الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

تاجدارِ ختمِ نبوت ﷺ

ورفعنالک ذکرک

اور بلند کیا ہم نے آپ ﷺ کا ذکر

مولانا مفتی غلام جیلانی مجددی سیفی

لائبریری خاتم النبیین والمرسلین (گلی نمبر ۱ علم دین بلاک شرقپور شریف روڈ بیگم کوٹ لاہور)

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

تاجدارِ ختمِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم

ورفعنا لک ذکرک

اولیائے کرام نے آپ ﷺ کا ذکر

اللہ
رسول
محمد

مولانا مفتی غلام جیلانی مجددی سیفی

لائبریری خاتم النبیین والمرسلین

(گلی نمبر ا علم دین بلاک شرقپور شریف روڈ بیگم کوٹ لاہور)

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب:۔ تاجدارِ ختمِ نبوت

مؤلّف:۔ مولانا غلام جیلانی مجدّدی سیفی

لائبریری خاتم النبیین والمرسلین

(گلی نمبر 1، علم دین بلاک، معراج پارک، شرقپور شریف روڈ، بیگم کوٹ لاہور)

پروف ریڈنگ:۔ قاری محمد فیاض اسماعیل (امام وخطیب جامعہ مسجد حضرت بلال)

کمپوزنگ:۔ حافظ محمد غضنفر علی و حافظ محمد مزمّل حسین (متعلمان جامعہ نظامیہ)

تعداد:۔

صفحات:۔

طبع اوّل:۔

قیمت:۔

ملنے کا پتہ:

ہر اچھے بک سٹال سے طلب فرمائیں

0345.4335351 0301.4591854

0322.8741775 0321.4895789

Marfat.com

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

رسولِ مجتبیٰ ﷺ کہیے محمد مصطفیٰ ﷺ کہیے
خُدا کے بعد بس وہ ﷺ ہیں پھر اِس کے بعد کیا کہیے

شریعت کا ہے یہ اصرار ختم الانبیاء ﷺ کہیے
محبّت کا تقاضا ہے کہ محبوبِ ﷺ خُدا کہیے

جب اُن ﷺ کا ذِکر ہو دُنیا سراپا گوش ہو جائے
جب اُن ﷺ کا نام آئے مرحبا صلِّ علیٰ کہیے

محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبُوّت دائرہ ہے نُورِ وحدت کا
اِسی کو ابتدا کہیے، اِسی کو اِنتہا کہیے

مرے سرکار ﷺ کے نقشِ قدم شمعِ ہدایت ہیں
یہ وہ منزل ہے جس کو مغفرت کا راستہ کہیے

Marfat.com

نعت

باعثِ کائنات بھی حاصلِ کائنات بھی
حاملِ صد صفات ہے فخرِ رسلﷺ کی ذات بھی

دونوں جہاں کی عظمتیں تیرےﷺ وجود کی زکوٰۃ
تیرےﷺ شعور کی گواہ رمزِ صفات و ذات بھی

آپﷺ نہ تھے تو کچھ نہ تھا منزلِ ہست و بود میں
گوش گذارِ دل نہ تھا زمزمۂ حیات بھی

توﷺ جو نہیں تو کچھ نہیں محفلِ کائنات میں
تیرےﷺ کرم کا عکس ہے رونقِ کائنات بھی

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
(1)	فتویٰ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ	16
(2)	فتویٰ مفتی محمد امین دامت برکاتہم العالیہ	17
(3)	آیات ختم نبوت	45
(4)	احادیث ختم نبوت	55
(5)	حیات طیبہ جناب حضرت عیسیٰ علیہ السلام	75
(6)	ختم نبوت، قرآن حدیث اور صحابہؓ کی نظر میں	105
(7)	تعارف امام مہدی رحمۃ اللہ علیہ	127
(8)	تعارف اخبث الناس	133
(9)	جانثاران مصطفیٰ ﷺ	199
(10)	گستاخ رسول ﷺ کی سزا	241
(11)	جہاد کا ثبوت	247
(12)	روئیداد مناظرہ پیر مہر علی شاہ صاحب و مرزا قادیانی	277
(13)	کمالات مصطفیٰ ﷺ	293

Marfat.com

تقریظ سعید

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بمصطفیٰ برساں خویش راکہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نرسیدی تمام بو لہبی است

میرے مخدومی محترمی حضرت والہ ذیشان مولانا مفتی غلام جیلانی سیفی مجددی دامت برکاتہم العالیہ دینی اور علمی حلقوں میں جانے پہچانے ہیں وہ صاحب علم ہی نہیں بلکہ صاحب دل انسان بھی ہیں ان کا دل حب رسول مقبول ﷺ سے لبریز ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

محترم المقام حضرت علامہ صاحب قابل مبارک باد ہیں کہ انہوں نے ختم الرسل مولائے کل فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ختم نبوت کے ہر پہلو کو اجاگر کیا ہے اور اس سے پہلے بھی انہوں نے درود شریف سے متعلق کتاب جس کا نام ''انوار الصلوۃ'' ہے تحریر کی علامہ صاحب نے اس کتاب میں اپنے دلی خلوص اور بے انتہا عقیدت کا اظہار کیا ہے میرے نزدیک یہ اپنی نوعیت کی بے مثال کتاب ہے۔ میں نے اس کتاب کا بغور مطالعہ مختلف جگہ سے کیا ہے، مؤلف نے مستند ترین کتب سے نہایت دیدہ ریزی اور تحقیق سے مواد اکٹھا کیا۔ بلاشبہ کتاب

Marfat.com

تاجدارختم نبوت رسول اکرم ﷺ پر معلومات کا ایک انمول اور لاثانی خزانہ ہے تالیف مذکورہ نہ صرف سکولوں اور کالجوں کے طلباء اور اساتذہ کے لیے نعمت غیر مترقبہ ہے بلکہ عام مسلمانوں کے لیے بھی یکساں مفید ہے لاریب مسلمانوں کو ختم نبوت کے مسئلے سے روشناس کرانے کی یہ ایک مخلصانہ کوشش ہے۔

خالق و مالک سے دعا ہے کہ علامہ صاحب کی جدوجہد سعی مشکور ثابت ہو ان کی عمر، عقل، عمل اور علم میں اضافہ فرمائے اور ان کی محققانہ کوشش کو ان کے لیے توشہ آخرت بنائے

(آمین)

غلام مصطفیٰ تبسم رضوی
خطیب جامع مسجد اکبر گنج مغلپورہ لاہور
0321.9789322

Marfat.com

تقریظ جلیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین

والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّد الانبیاء والمرسلین

اما بعد

اللہ رب العلمین کے فضل وکرم سے ''**تاجدار ختم نبوّت**'' کتاب میرے ہاتھوں میں موجود ہے۔ مصنف کتاب علامہ مولانا ''مفتی غلام جیلانی مجددی سیفی'' اپنے جاہ وجلال اور فضل وکرم کے اعتبار سے اکابر علماء اہلسنت میں ایک خصوصی امتیاز کے ساتھ ممتاز ہیں۔ آپ ایک مسلم الثبوت ماہر درسیات، ساحر البیان، مقرر شیریں لسان ایک خصوصی طرز تحریر کے موجد وکامیاب مصنف اور بہترین خطیب ہونے کی بنا پر پورے پاکستان میں مشہور ہیں۔ آپ کی پہلی کتاب درود وسلام سے متعلق ''انوار الصلوٰۃ'' نے مجھے بہت زیادہ متاثر کیا۔ اور یہ کتاب عوام وخواص میں مقبولیت اور خراج تحسین حاصل کر چکی ہے۔

زیر نظر کتاب آپ نے عوام اور علماء کے لیے تصنیف فرمائی۔ اس کتاب کو پڑھ کہ میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ضرورت زمانہ کے لحاظ سے یہ کتاب بہت ہی اہم نہایت انمول اور بے حد مفید ہے۔

Marfat.com

خصوصاً یہ کتاب ختم نبوّت کے حوالے سے بڑی مفید ہے۔اس کتاب میں ایک خصوصی بات یہ ہے کہ اس میں جہاد سے متعلق بہت کچھ لکھا گیا ہے۔جبکہ جہاد کے موضوع پر بہت کم لوگوں نے قلم اٹھایا ہے۔اور یہ وقت کی ضرورت بھی تھی تا کہ لوگوں کو پتا چلے کہ اسلام میں تصور جہاد کیا ہے اور دہشتگردی میں فرق کیا ہے؟ کیا کسی مطالبہ کی خاطر اسلامی ریاست میں اسلحہ اٹھانا جائز ہے؟ کیا مزارات کوشرک کے اڈے کہہ کر بم سے اڑانا جہاد ہے؟ کیا ایسے جہادی جو مسلمانوں سے لڑتے مرتے ہیں وہ شہید ہیں؟ کیا اسلام تلوار کے زور سے پھیلا یا اخلاق حسنہ سے؟

کیا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات اپنے دفاع کی خاطر تھے یا کفار پر اسلام زبردستی مسلط کرنے کے لیے؟

مفتی صاحب نے بہترین انداز میں کتاب مرتب کر کے پروردگار کی کمزور مخلوق کی رہنمائی کی ہے۔

مولیٰ تعالیٰ قبلہ مفتی صاحب کو جزائے خیر عطاء فرمائے۔اور اسے قبول فرما کر زادِ آخرت بنائے۔

﴿ آمین ﴾

محمد عاصم شاہ الهاشمی
03455267158

Marfat.com

اظہار تشکر......

ان شاء اللہ تعالیٰ اس کتاب کا مطالعہ ناظرین میں ایمان کی بالیدگی وزیادتی کا باعث ہوگا جولوگ محبت کی نگاہ سے پڑھیں گے ان کے ایمان میں بالیقین جلا وچمک پیدا ہوگی اوران کے قلوب، انوار ربانی سے منور روشن ہوں گے دراصل یہ کتاب اہل ذوق حضرات کے لیے ایک بہترین تحفہ ہے اس کے ساتھ ہی میں اپنی طرف سے ان تمام احباب کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کے لکھنے اور نشر واشاعت میں ہماری مدد فرمائی ان میں بالخصوص محترم جناب عزت مآب جناب محترم ڈاکٹر ندیم مقبول صاحب ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور میری اس حقیر سی کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ (آمین)

دعا گو

مفتی غلام جیلانی مجددی

Marfat.com

انتساب

رونق بازار مصطفیٰ، حامل انوار مصطفیٰ،، ساکن مزار مصطفیٰ بعد الانبیا افضل البشر، خلیفۃ الرسول خلیفہ اول، امام طریقت سلسلہ عالیہ نقشبندیہ پیکر صدق وصفا

حضرت سیدنا

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

اور

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی

شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

جنہوں نے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں زندگی گزارتے ہوئے ہر باطل کا مقابلہ کیا

Marfat.com

کچھ مؤلّف کے بارے میں

عاشقان رسول میں مؤلف کتاب ہذا مولانا مفتی غلام جیلانی کا شمار ہوتا ہے۔آپ کی حیات مبارکہ کے چیدہ چیدہ احوال قارئین کرام کی خدمت عالیہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

تاریخ ولادت:۔

میاں خوشی محمد رحمت اللہ علیہ بصیر پور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے گاؤں اروڑہ میاں خاں میں حضرت خواجہ پیر طریقت رہبر شریعت حضور احمد علی صاحب رحمت اللہ علیہ بن خواجہ پیر طریقت رہبر شریعت حضرت سلطان محمود رحمت اللہ علیہ جو خلیفہ تھے آستانہ عالیہ تونسہ شریف کے جب حضور خواجہ احمد علی صاحب گاؤں کندووالہ میں محمد رفیق نمبردار کے گھر میں شادی کے موقع پر اپنی فیملی کے ساتھ تشریف لائے۔شادی والوں کے گھر میں خاص انتظام نہ ہونے کی وجہ سے اپنے ایک مرید میاں خوشی محمد کے گھر قیام کیا اور پوچھا کہ انکے بیٹے ہیں تو عرض کیا گیا جو بیٹے پیدا ہوتے ہیں وہ بچپن میں ہی فوت ہوجاتے ہیں۔تو آپ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور بعد از دعا فرمایا! کہ اللہ تعالیٰ آپکو ایک بیٹا عطا فرمائے گا جس کے دائیں پاؤں میں ٹیڑھا پن ہوگا۔اور سمجھ لینا کہ یہ اللہ تعالیٰ سے مانگ کرلیا ہے۔تو پھر یکم اگست ۱۹۶۶ء کو میاں خوشی محمد کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام غلام جیلانی رکھا گیا۔دوسال کے بعد خواجہ احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ گاؤں میں تشریف لائے تو غلام جیلانی کے ماموں خواجہ عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ مجاز خواجہ احمد علی صاحب نے آپ کو اٹھا کر خواجہ احمد علی صاحب کی گود میں ڈالا اور عرض کیا کہ خواجہ صاحب مائی صاحبہ آپ

Marfat.com

سے سبقت لے گئیں۔ آپ نے تعجب سے پوچھا کہ وہ کیسے کہا کہ مائی صاحبہ نے دعا کی تھی اور یہ لڑکا اللہ تعالیٰ سے لیکر دیا ہے۔ پھر حضور خواجہ احمد علی صاحب نے فرمایا کہ ہاتھ اٹھاؤ تو پھر انہوں نے دعا فرمائی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ ایک اور بیٹا عطا فرمائے گا۔تو بزرگوں کی دعا سے دوسرا بیٹا حکیم حاجی محمد اشرف پیدا ہوئے۔تو اس طرح ان بزرگوں کی وساطت سے دین اور دنیا میں کامیابی نصیب ہوئی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ خاندان عالیہ چشتیہ تونسویہ کو سلامت و باکرامت رکھے۔

سدا بہار رہوے اس باغے کدی خزاں نہ آوے
ہون فیض ہزاراں تائیں ہر بھکا پھل کھاوے

ابتدائی تعلیم :۔

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے ہی گاؤں میں حضرت خواجہ تاج دین سے حاصل کی بعد ازاں اپنے ماموں حکیم ولی محمد رحمت اللہ علیہ (خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ اروڑہ میاں خاں) سے فارسی کی کتب پڑھی اس کے بعد جامعہ حنفیہ فریدیہ بصیر پور شریف کے مہتمم فقیہ اعظم مولانا نور اللہ نعیمی اشرفی قادری کے پاس ہدایہ شریف تک پڑھا۔اور پھر فلسفہ و منطق مولانا منظور احمد صاحب سے قصبہ نوانجنڈانوالہ ضلع بھکر میں حاصل کیا اور آخر میں دورہ حدیث شریف جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور پاکستان میں مولانا شیخ الحدیث والفقہ مفتی محمد عبد العلیم سیالوی صاحب سے کیا۔

تدریسی خدمات :۔

درس نظامی کی سند حاصل کرنے کے بعد آپ نے کچھ عرصہ جامعہ نعیمیہ میں تدریسی فرائض سرانجام دئے اور اسکے بعد جامعہ سراجیہ نعیمیہ میں پانچ سال تک پڑھایا اور پھر جامعہ حیات القرآن بیگم کوٹ لاہور پاکستان میں دو سال تک پڑھاتے رہے۔ فی الحال جامعہ کریمیہ للبنات کھوکھر

Marfat.com

روڈ بادامی باغ لاہور میں تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

وجہ تالیف:۔

آپ تدریسی خدمات کے ساتھ ساتھ بے شمار دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں جس میں خطابت بھی شامل ہے اوراس وقت ان تمام دینی خدمات کے باوجود آپ نے چند احباب کے کہنے پر کتاب ہذا کو تحریر کیا جن میں

قاری محمد فیاض اسماعیل (امام خطیب جامع مسجد بلال)

قاری محمد آصف قادری (متعلم جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو)

حافظ محمد مزمل حسین نقشبندی (متعلم جامعہ نظامیہ لاہور)

حافظ محمد غضنفر علی نقشبندی (متعلم جامعہ نظامیہ لاہور) شامل ہیں۔

اور مؤلف نے بالخصوص سرکار ﷺ کے عشق ومحبت میں اس کتاب کو تحریر کیا۔اور مصنف نے اس سے پہلے بھی ایک کتاب درود شریف کے متعلقہ تحریر کی ہے۔

اس کتاب کی خصوصیات:۔

آپ نے اس کتاب (**تاجدار ختم نبوت**) میں چند ایک ایسی بحثیں شامل کی ہیں جو آج تک تقریباً جتنی بھی کتابیں ختم نبوت کے حوالہ سے تحریر ہوئی ہیں ان میں ایسی بحثیں شامل نہیں اور یہ بحثیں بحوالہ ختم نبوت بہت جامع اور مانع ہیں۔ان بحثوں کا جامع اور مانع ہونے کی وجہ سے یہ کتاب عوام کے ساتھ ساتھ طلبا اور علما کے لیے فائدہ مند ہے۔مؤلف کے یہ تمام معاملات اخلاق، کردار، اور گفتار میں آئے ہیں۔رب کائنات نے جہاں حضرت علامہ ومولانا غلام جیلانی صاحب کو مختلف علوم وفنون سے نوازا ہے۔وہاں اعلیٰ اخلاق و کردار اور اچھی گفتار جیسی نعمتوں

Marfat.com

سے بھی مالا مال کیا ہے۔اللہ کریم آپ کی عمر میں علم میں، عمل میں، اخلاق میں، اور اخلاص میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔اور آپ کو اسی طرح سرکار ﷺ کے دین کے لیے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دعا گو

حافظ محمد غضنفر علی نقشبندی

(معلم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

Marfat.com

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

(آپ فرماتے ہیں) قادیانی مرتد منافق ہیں۔ مرتد منافق یہ کہ کلمہ اسلام اب بھی پڑھتا ہے۔ اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول ﷺ کی توہین کرتا یا ضروریات دین میں سے کسی شے کا منکر ہے۔ اسکا ذبیح محض نجس مردار حرام قطعی ہے۔ مسلمانوں کے بائیکاٹ کے سبب قادیانیوں کو مظلوم سمجھنے والا اور ان سے میل جول چھوڑنے کو ظلم اور ناحق سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے۔ اور جو کافر کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر۔ (احکام شریعت) اور اس کے بعد پھر مزید فرمایا!

اس صورت میں فرض قطعی ہے کہ تمام مسلمان موت وحیات کے سب علاقے ان سے قطع کردیں بیمار پڑنے پر پوچھنے کو جانا حرام، مرجائے تو جنازے پر جانا حرام، اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام، اور اس کی قبر پر جانا حرام۔

(فتاوٰی رضویہ)

Marfat.com

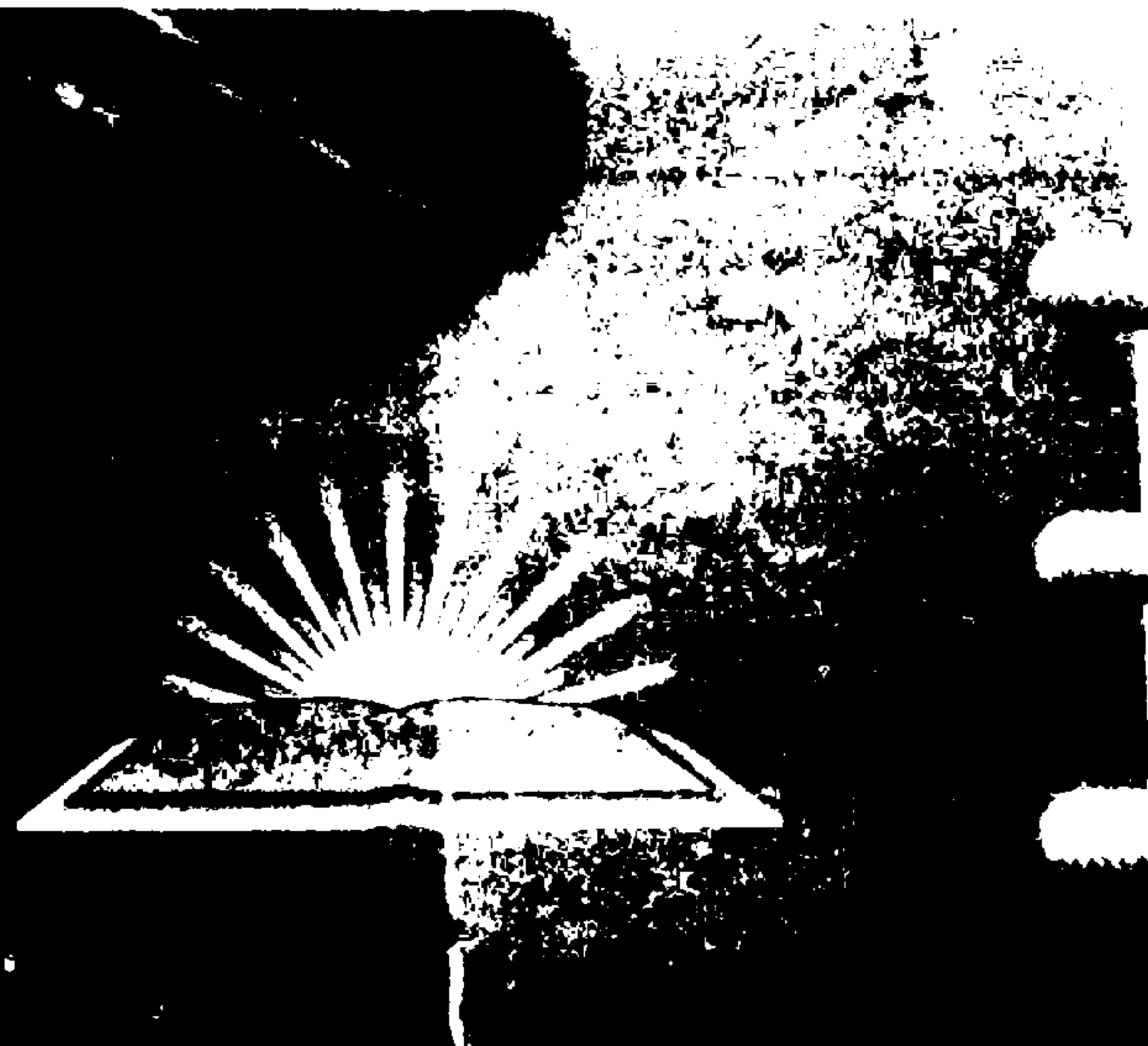

فتویٰ

مفتی محمد امین

دامت برکاتہم العالیہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء دین متین وفقہم اللہ للصواب حسب ذیل مسئلہ میں کوئی شخص یا جماعت کسی مدعی نبوت کا ذبہ پر ایمان لانے کی وجہ سے جو باتفاق امت دائرہ اسلام سے خارج ہو اور ان کا کفر یقینی اور شک وشبہ سے بالاتر ہو۔اس کے علاوہ ان میں حسب ذیل وجوہ بھی موجود ہوں۔:۔

(۱) وہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہوں اور تمام عالم اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہوں۔

(۲) مسلمانوں کو جانی ومالی ہر طرح کی ایذا پہنچانے میں تا مقدور کوتاہی نہ کرتے ہوں۔

(۳) ان کی مادی قوت اور مالی وسائل میں روز افزوں ترقی کا تمام تر انحصار مسلمانوں کے استحصال پر ہو۔اور وہ سیاسی واقتصادی وسائل پر قابض ہونے کی کوششیں کر رہے ہوں۔

(۴) ان کی سیاسی وعسکری تنظیمیں موجود ہوں۔اور ان کی زیر زمین سرگرمیاں تمام ملت اسلامیہ کے لیے بین الاقوامی سطح پر عظیم خطرہ ہوں۔

(۵) دشمن اسلام بیرونی طاقتوں، یہودی اور مسیحی حکومتوں اور ہندوستان کی اسلام دشمن قوت سے ان کے قوی روابط ہوں۔الغرض مسلمانوں کے لیے دینی، سیاسی، معاشی، اقتصادی اور معاشرتی اعتبار سے ان کا طرز عمل سنگین خطرات کا باعث ہو۔ بلکہ ان کی وجہ سے ایک اسلامی مملکت کو بغاوت وانقلاب کے خطرات تک لاحق ہوں۔

(۶) حکومت یا حکومت کی سطح پر یہ توقع نہ ہو کہ اس فتنہ سے ملک وملت کو بچانے کی کوئی تدبیر کی جائے گی اور یہ امید نہ ہو کہ جس شرعی سزا کے وہ مستحق ہیں۔ وہ ان پر جاری ہو سکے گی۔ اندریں حالات بے بس مسلمانوں کو اس فتنہ کی روک تھام کے لیے کیا کرنا چاہیئے؟۔اس سلسلہ میں شرعی

Marfat.com

طور پر ان پر کیا فریضہ عائد ہوتا ہے؟۔ کیا ان حالات میں اس جماعت یا فرد کی بڑھتی ہوئی جارحیت پر قدغن لگانے کے لیے حسب ذیل امور کے جواز یا وجوب کی شرعاً کوئی صورت ہے کہ:

الف۔۔۔امت اسلامیہ اس فرد یا جماعت کے ساتھ برادرانہ تعلقات منقطع کرے۔

ب۔۔۔ان سے سلام وکلام، میل وجول، نشست وبرخاست، شادی وغمی میں شرکت نہ کی جائے۔ بلکہ معاشرتی سطح پر ان سے مکمل طور پر قطع تعلق کرلیا جائے۔

ج۔۔۔ان سے تجارت، لین دین اور خرید وفروخت کی جائے یا نہیں؟۔

د۔۔۔ان کی تعلیم گاہوں، ہوٹلوں، ریستورانوں میں جانا جائز ہے یا نہیں؟۔

ر۔۔۔ان سے رواداری برتی جائے یا نہیں؟۔

ذ۔۔۔ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں کی مصنوعات استعمال کی جائیں یا نہیں؟۔ غرض ان سے مکمل بائیکاٹ یا مقاطعہ کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟۔ کیا تمام مسلمانوں کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ نہیں راہ راست پر لانے کے لیے ان کا بائیکاٹ کریں۔ جبکہ اس کے سوا اور کوئی چارہ اصلاح موجود نہ ہو؟ **افتونا ماجورین، واللّٰہ سبحانہ یجزل لکم الاجر والثواب، وھو المسئول الملھم للحق والثواب!**

المستفتی

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کراچی

الحمد للّٰہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

اما بعد

حدود وقصاص قائم کرنا حکومت کا کام ہے رعایا کا کام نہیں لیکن اگر معاشرہ میں بگاڑ پیدا ہو جائے کچھ افراد جرائم ومعاصی کا ارتکاب کرنے لگ جائیں تو ان کو درست اور سیدھا کرنے کے

Marfat.com

لیے معاشرہ برائیوں سے پاک صاف رکھنے کے لیے جرائم پیشہ افراد سے قطع تعلق (بائیکاٹ) کرنا ان کے ساتھ میل جول لین دین ترک کر دینا ان سے رشتہ ناطہ نہ کرنا ان کی تقریبات شادی غمی میں شریک نہ ہونا ان کو اپنی تقریبات میں شامل نہ کرنا نہایت ہی پُر امن بے ضرر اور موثر ذریعہ ہے۔ آج سے تقریباً نصف صدی پہلے تک ہر زمانہ کے مسلمان اسی بائیکاٹ کے ذریعہ اصلاح معاشرہ کرتے چلے آئے ہیں چنانچہ شرح مشکوٰۃ میں ہے۔ **وھکذا کان داب الصحابة ومن بعد هم من المومنين في جميع الازمان فا نهم كانو يقا طعون من حادالله ور سوله مع حاجتهم اليه واثررو ارضاء الله تعالىٰ على ذالك۔**

(مرقات شرح مشکوٰۃ ج ۱۰ صفحہ نمبر ۲۹۰)

"یعنی صحابہ کرامؓ اور ان کے بعد والے ہر زمانہ کے ایمان والوں کی یہ عادت رہی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ اور کے رسول ﷺ کے مخالفوں دشمنوں کے ساتھ بائیکاٹ کرتے رہے۔ حالانکہ ان ایمانداروں کو دنیوی طور پر ان مخالفوں کی احتیاج بھی ہوتی تھی لیکن وہ مسلمان خدا تعالیٰ کی رضا کو ترجیح دیتے ہوئے بائیکاٹ کرتے تھے خدا تعالیٰ مسلمانوں کو اپنی رضا جوئی کی اور صحابہ کرامؓ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔" (آمین)

یہ بائیکاٹ قرآن وحدیث کے عین مطابق ہے بلکہ سیّد عالم ﷺ نے عملی طور پر بھی اس کو نافذ فرمایا۔ جب غزوہ خیبر میں یہودیوں کا محاصرہ کیا اور یہودی قلعہ میں محصور ہو گئے اور کئی دن گزر گئے تو ایک یہودی آیا اور اس نے کہا کہ اے ابو القاسم ﷺ اگر آپ مہینہ بھر ان کا محاصرہ رکھیں تو ان کو پرواہ نہیں کیونکہ ان کے قلعہ کے نیچے پانی ہے وہ رات کے وقت قلعہ سے اترتے ہیں اور پانی پی کر واپس چلے جاتے ہیں تو اگر آپ ان کا پانی بند کر دیں تو جلدی کامیابی ہوگی۔ اس پر سیّد عالم ﷺ نے ان کا پانی بند کر دیا تو وہ مجبور ہو کر قلعہ سے اتر آئے۔ **فسار رسول الله ﷺ الى مائهم فقطعه عليهم فلما قطع عليهم خرجوا۔**

Marfat.com

(زادالمعادابن قیم ج ۳ص ۲۳۴علی حاشی مواہب للزرقانی ج ۴ص ۲۰۵)

''اور ایک مرتبہ جبکہ حضرت سیدنا کعب بن مالکؓ صحابی اور ان کے ساتھ دو اور صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہم غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے۔ واپسی پر سید دو عالم ﷺ نے جواب طلبی فرمائی۔ اور تمام مسلمانوں کو حکم دیا کہ ان تینوں کے ساتھ بات چیت ترک کر دی جائے۔ حضرت کعبؓ فرماتے ہیں ''و نھی النبی ﷺ عب کلامی و کلام صاحبی''

(صحیح بخاری ص ۶۷۵ ج ۲ باب وعلی الثلاثۃ الذین خلفوحتیٰ اذا الخ)

''یعنی رسول اکرم نے میرے ساتھ اور میرے دو ساتھیوں کے ساتھ بات چیت کرنے سے منع فرمادیا۔'' ''فاجتنب الناس کلامنا''

(صحیح بخاری ص ۶۷۵ ج ۲ باب وعلی الثلاثۃ الذین خلفوحتیٰ اذا الخ)

ہمارے ساتھ کوئی بات نہ کرتا تھا۔ انتہی۔ اور اس بائیکاٹ کا اثر یہ ہوا کہ زمین باوجود وسیع ہونے کے ان پر تنگ ہوگئی۔ بلکہ وہ اپنی جانوں سے بھی تنگ آگئے۔ ''و ضاققت علیھم الارض بما رحبت و ضاقت علیھم انفسھم وظنوا الا ملجاً من اللہ الا الیہ'' (توبہ آیت ۱۱۸) یہ بائیکاٹ جب چالیس دن تک پہنچا تو رسول اکرم علیہ السلام نے حکم دیا کہ اب ان کی بیویاں بھی ان سے الگ ہو جائیں۔ پھر جب پورے پچاس دن ہو گئے تو خدا تعالیٰ نے انکی توبہ قبول فرمائی۔ اور اس کا حکم بذریعہ وحی نازل فرمایا۔ (روح البیان)

تنبیہ:۔

یہ صحابہ کرامؓ رضی اللہ عنہ حضرات تھے ان سے لغزش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صاحب لولاک ﷺ کی برکت سے ان کی لغزش کو معاف فرمایا ان کی معافی کی سند قرآن مجید میں نازل فرمائی ان کے درجات بلند کئے، لہٰذا اب کسی شخص کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ ان حضرات

Marfat.com

کے متعلق کوئی ادب سے گری ہوئی بات کہے یا دل میں بدگمانی رکھے۔ کیونکہ صحابہ کرام کے ساتھ ایسا کرنا سراسر ہلاکت ہے۔ اور دین کی بربادی ہے خدا تعالیٰ ادب کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

قطع تعلقی (بائیکاٹ) کے متعلق قرآن میں ہے۔" ولا ترکنوا الی الذین ظلموا افتمسکم النار " (ھود ۱۱۳) یعنی ظالموں کی طرف مائل نہ کرو ورنہ تمہیں نار جہنم پہنچے گی۔

نیز قرآن پاک میں ہے کہ "فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القو م الظلمین " (انعام ٦٨) یعنی یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس نہ بیٹھو،

اور حدیث پاک میں ہے "عن عبداللہ بن مسعودؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لما وقعت بنوا اسرائیل فی المعاصی فنھتھم علمائھم فلم ینتھوا فجالسو ھم فی مجالسھم واکلوھم وشاربوھم لضرب اللہ قلوب بعضھم علی بعض ولعنھم علیٰ لسان داؤد وعیسیٰ بن مریم ذالک بما عصوا و کانوا یعتدون قال فجلس رسول اللہ ﷺ وکان متکئاً فقال والذی نفسی بیدہ حتیٰ تاطروھم اطرا۔

(ترمذی شریف ج ۲ ص ۱۳۵ باب تفسیر من سورۃ المائدہ)

"یعنی رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلاء ہوئے تو ان کو ان کے علماء نے منع کیا مگر وہ باز نہ آئے پھر ان علماء نے ان کے ساتھ ان کی مجلسوں میں بیٹھنا شروع کر دیا اور ان کے ساتھ کھاتے پیتے رہے (بائیکاٹ نہ کیا) تو خدا تعالیٰ نے ان کے ایک دوسرے کے دلوں پر مار دیا اور حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ کی زبانی ان پر لعنت بھیجی کیونکہ وہ نافرمانی کرتے کرتے حد سے بڑھ گئے تھے۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ

Marfat.com

تکیہ لگائے تشریف فرماتھے حضور اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ جرائم پیشہ لوگوں کو روک لو۔''

مذکورہ بالا بائیکاٹ ایسے لوگوں کے متعلق ہے جو عملی طور پر جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں لیکن جو لوگ دین کے ساتھ دشمنی کریں اور خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کی شان و عظمت پر حملے کریں۔ ایسے بد مذہبوں کے لیے سخت حکم ہے۔ ان کے ساتھ بائیکاٹ کرنا میل ملاپ، محبت دوستی کرنا سخت حرام ہے۔ اگر چہ وہ ماں باپ ہوں یا بیٹے بیٹیاں ہوں، بہن بھائی کنبہ برادری ہو۔ قرآن پاک میں ہے!

''یا ایھا الذین امنوا لا تتخذو ابائکم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن یتولھم منکم فاولئك ھم الظلمون''

(التوبۃ ۲۳)

''یعنی اے ایمان والو! اگر تمہارے باپ دادا اور تمہارے بہن بھائی ایمان پر کفر کو پسند کریں تو ان سے محبت و دوستی نہ کرو اور جو تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے گا، وہ ظالموں میں سے ہوگا۔'' نیز قرآن پاک میں ہے۔

لا تجدقو ما یو منو ن باللّٰہ والیوم الأ خر یو ادون من حاد اللّٰہ ور سولہ ولو کانوا اباء ھم او ابنائھم او اخوانھم او عشیر تھم اولئك کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منہ ویدخلھم جنت تجری من تحتھا الانھر خلدین فیھا رضی اللّٰہ عنھم ورضواعنہ اولئك حزب اللّٰہ الاان حزب اللّٰہ ھم المفلحون ''

(سورۃ المجادلہ ۲۲)

''یعنی تم نہ پاؤ گے کسی ایسی قوم کو جو خدا تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہوں وہ دوستی کریں

Marfat.com

ایسے لوگوں سے جو دشمنی اور مخالفت کریں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ سے اگرچہ وہ دشمنی کرنے والے ان کے باپ ہوں یا بیٹے ہوں بھائی ہوں یا کنبہ برادری ہو۔ ایسے ایمان والوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان نقش فرمادیا ہے اور ان کی روح سے مدد فرماتا ہے اور انھیں بہشتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ ان بہشتوں میں وہ ہمیشہ رہیں گے خداتعالیٰ ان سے راضی وہ خدا سے راضی یہ لوگ خداتعالیٰ کی جماعت ہیں اور خداتعالیٰ کی جماعت ہی دونوں جہانوں میں کامیاب ہے۔"

آیت مذکورہ کا مفہوم یہ کہ خداتعالیٰ پر ایمان اور اس کے رسول کے دشمنوں کے ساتھ دوستی یہ دونوں چیزیں اکٹھی ہو ہی نہیں سکتیں چنانچہ تفسیر روح المعانی میں ہے۔

"والکلام علی ما فی الکشاف من باب التخیل خیل ان من الممتنع المحال ان تجد قوما مؤمنین یوادون المشرکین"

(روح المعانی ج ۲۸ ص ۳۵)

"یعنی آیت مبارکہ میں تصور دلایا گیا ہے کہ کوئی قوم مومن بھی ہو اور کفار ومشرکین کے ساتھ اس کی دوستی ومحبت بھی ہو یہ محال وممتنع ہے۔" نیز اسی میں ہے۔

"مبالغة فی النهی والزجز عن ملابسة والتصلب فی مجانبة اعداء الله تعالیٰ"

(روح المعانی ج ۲۸ ص ۳۵)

"یعنی آیت مذکورہ میں خداتعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ محبت ودوستی کرنے سے مبالغہ کے ساتھ منع فرمایا اور ایسا کرنے والوں کے لیے زجرو توبیخ ہے اور خداتعالیٰ کے دشمنوں سے الگ رہنے کی تاکید کی گئی ہے۔ خداتعالیٰ جل مجدہ نے اپنے

Marfat.com

حبیب پاک ﷺ کے صحابہ کرامؓ کے دلوں میں ایسا ایمان نقش کر دیا تھا کہ ان کی نظروں میں حبیب خدا ﷺ کے مقابلہ میں کسی کی کوئی وقعت ہی نہ تھی، خواہ وہ باپ ہو کہ بیٹا، بھائی ہو کہ بہن چنانچہ سیّدنا امیر المومنین ابوبکر صدیقؓ نے اپنے باپ ابو قحافہ کی زبان سے سیّد دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی سنی تو اس کو ایسا مُکا رسید کیا کہ وہ گر گیا جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا اور حضور ﷺ نے پوچھا

"افعلت یا ابا بکر "اے ابوبکر آپ نے ایسا کیا ہے؟ عرض کی ہاں یا رسول اللہ ﷺ

"قال لا تعبد قال واللہ لو کان السیف قریباً منی لضربتہ

(روح المعانی نمبر ۲۸ ص ۳۷)

"یا رسول اللہ ﷺ خدا کی قسم اگر میرے پاس تلوار ہوتی تو میں اس کو مار دیتا، اس پر آیت مذکورہ نازل ہوئی (روح المعانی) اور سیدنا ابو عبیدہ بن جراحؓ نے اپنے باپ کے منہ سے اپنے آقا محبوب ﷺ کی شان میں کوئی ناپسندیدہ بات سنی تو اسے منع کیا وہ باز نہ آیا تو اس نے اپنے باپ کو قتل کر دیا جیسے روح المعانی میں ہے۔

"عن انس قال کان ای ابو عبیدہ قتل اباہ وھو من جملة اساری بدر بیدہ لما سمع منہ فی رسول اللہ ﷺ ما یکرہ ونھاہ فلم ینتہ"

(روح المعانی ج ۲۸ ص ۳۷)

یوں ہی حضرت عمر فاروق اعظم نے اپنے ماموں عاص بن ہشام کو بدر کے دن اپنے ہاتھ سے قتل کر دیا اور حضرت علی مولا شیر خداؓ اور حضرت حمزہؓ اور حضرت عبیدہ بن حارثؓ نے عتبہ شیبہ کو قتل کر دیا اور حضرت مصعب بن عمیرؓ نے اپنے بھائی عبید بن عمیر کو اپنے ہاتھ سے قتل کر دیا۔ خدا تعالیٰ ان پاک روحوں پر لاکھوں، کروڑوں، اربوں، کھربوں، رحمتیں نازل فرمائے، جنہوں

Marfat.com

نے امت کو عشق مصطفیٰ ﷺ کا درس دیا اور یہ ثابت کر دیا کہ ناموس مصطفیٰ ﷺ کے سامنے سب ہیچ ہیں۔ حضور رحمت دو عالم ﷺ کی عزت وعظمت کے سامنے نہ کسی استاد کی عزت ہے نہ کسی پیر کا تقدس رہ جاتا ہے۔ نہ ماں باپ کا وقار نہ بیوی بچوں کی محبت آڑے آتی ہے۔ نہ مال و دولت ہی رکاوٹ بن سکتی ہے۔

"سبحان من الکتب الایمان فی قلوب المؤمنین وایدھم بروح منه۔"

صحابہ کرام کے عشق ومحبت ہی کی بناہ پر خدا تعالیٰ نے ان کے جذبات کی تعریف فرمائی ہے۔

"اشداء علی الکفار رحماء بینھم " (الفتح ۲۹) یعنی وہ کافروں دشمنوں پر بڑے ہی سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں بلکہ اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ خدا اور رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی اور شدت کی بناہ پر ہی عشق ومحبت کا نکھار ہوتا ہے، جو شخص محبت کا دعویٰ تو کرے لیکن محبوب کے دشمنوں کے ساتھ بغض وعداوت نہ رکھے۔ وہ محبت میں سچا نہیں وہ محبت محبت ہی نہیں۔ بلکہ وہ بربریت ہے دھوکہ ہے فریب ہے۔ الحاصل خدا تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کے دوستوں کے ساتھ دوستی اور انکے دشمنوں کے ساتھ دشمنی افضل الاعمال ہیں۔ حدیث پاک میں ہے کہ

"افضل الاعمال الحب فی اللہ والبغض فی اللہ "

(ابوداؤد شریف ج ۲ ص ۲۴ اباب مجانبہ اھل الاھوا)

یعنی عملوں میں سے افضل ترین عمل خدا تعالیٰ کے دوستوں سے محبت کرنا اور خدا تعالیٰ کے دشمنوں سے دشمنی کرنا ہے۔ اور رسول اکرم ﷺ دربار الٰہی میں یوں فرماتے ہیں۔

"اللھم اجعلنا ھادین مھتدین غیر ضالین ولا مضلین سلما لا ولیئك وعدا والا عدائك نحب بحبك من احبك و نعادی بعد عداوتك من خالفك اللھم ھذا الدعا وعلیك الاجابة "

(ترمذی شریف ج ۲ ص ۹ ۷ اباب مایقول اذا قام من اللیل)

Marfat.com

"یا اللہ! ہم کو ہدایت دہندہ ہدایت یافتہ کر یا اللہ ہم کو گمراہ اور گمراہ کرنے والا نہ کر یا اللہ ہم کو اپنے دوستوں کے ساتھ محبت و دوستی کرنے والا اور اپنے دشمنوں کے ساتھ دشمنی و عداوت رکھنے والا بنا۔ یا اللہ ہم تیری محبت کی وجہ سے تیرے دوستوں سے محبت کرتے ہیں اور تیرے دشمنوں کے ساتھ ان کی عداوت کی وجہ سے ہم ان سے عداوت رکھتے ہیں۔ یا اللہ یہ ہماری دعا ہے اسے قبول فرما" ان ارشادات عالیہ کو وہ مصلح کلی حضرات آنکھیں کھول کر دیکھیں جو لوگ بے سوچے سمجھے جھٹ کہہ دیتے ہیں کہ حضور تو کافروں کو بھی گلے لگا لیتے تھے۔ ان حضرات سے سوال ہے کہ رسول اکرم ﷺ خدا تعالیٰ کے ارشاد مبارک "**یا ایھا النبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیھم** (التوبہ ۷۳) کے مطابق حکم الٰہی کی تعمیل کرتے تھے یا نہیں۔ ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ احکام خداوندی کی تکمیل حضور علیہ السلام سے بڑھ کر کوئی نہیں کر سکتا اور نہ کسی نے کی ہے۔ بنابریں رسول اکرم ﷺ نے مسجد نبوی شریف سے منافقوں کا نام لے کر نکال دیا۔ سیدنا ابن عباس نے فرمایا!

"قام رسول اللہ ﷺ یوم الجمعة خطیباً فقال قم یا فلان فاخرج فانك منافق اخرج یا فلان فانك منافق فاخرجھم باسمائھم ففضحھم ولم یك عمر بن الخطاب شھد تلك الجمعة لحاجه كانت له فلقیھم وھم یخرجون من المسجد فاختبأ منھم استحیا انه لم یشھد الجمعة وظن ان الناس قد انصرفوا واختبأوا منه وظنوا انه قد علم بامرھم فدخل المسجد فاذا الناس لم ینصرفوا فقال له رجل ابشر یا عمر فقد فضح اللہ تعالیٰ المنافقین الیوم۔"

(تفسیر روح المعانی ج ۱۱ ص ۱۰ تفسیر مظہری ج ۴ ص ۲۸۹ تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۳۸۴ تفسیر خازن ج ۳ ص ۱۱۵ تفسیر بغوی علی الخازن ج ۳ ص ۱۱۵ تفسیر روح البیان ج ۳ ص ۴۹۳)

Marfat.com

"یعنی رسول اکرم جب جمعہ کے دن خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے تو فرمایا! اے فلاں تو منافق ہے لہٰذا مسجد سے نکل جا۔ اے فلاں تو بھی منافق ہے مسجد سے نکل جا۔ حضور ﷺ نے کئی منافقوں کے نام لے کر نکالا اور ان کو سب کے سامنے رسوا کیا۔ اس جمعہ کو حضرت فاروق اعظمؓ ابھی مسجد شریف میں حاضر نہیں ہوئے تھے کسی کام کی وجہ سے دیر ہوگئی تھی، جب وہ منافق مسجد سے نکل کر رسوا ہو کر جا رہے تھے۔ تو فاروق اعظمؓ شرم سے چھپ رہے تھے کہ مجھے تو دیر ہوگئی ہے۔ شاید جمعہ ہو گیا۔ لیکن منافق فاروق اعظمؓ سے اپنی رسوائی کی وجہ سے چھپ رہے تھے۔ پھر جب فاروق اعظمؓ مسجد میں داخل ہوئے تو ابھی جمعہ نہیں ہوا تھا۔ بعد میں ایک صحابی نے کہا اے عمرؓ تجھے مبارک ہو کہ آج خدا تعالیٰ نے کافروں کو رسوا کر دیا ہے۔ اور سیرت ابن ہشام میں عنوان قائم کیا ہے۔

" طرد المنافقين من مسجد رسول الله تعالیٰ عليه وسلم"

(سیرت ابن ہشام ج ا ص ۵۲۸)

اور اس کے تحت فرمایا کہ منافق لوگ مسجد میں آتے اور مسلمانوں کی باتیں سن کر ٹھٹھے کرتے دین کا مذاق اڑاتے تھے ایک دن کچھ منافق مسجد نبوی شریف میں اکٹھے بیٹھے تھے۔ اور آہستہ آہستہ آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ ایک دوسرے کے ساتھ قریب قریب بیٹھے تھے۔ رسول اکرم ﷺ نے دیکھ کر فرمایا!

"فامر بهم رسول الله ﷺ فاخرجوا من المسجد اخراجا عنيفا"

(سیرت ابن ہشام ج ا ص ۵۲۸)

رسول اللہ ﷺ نے سختی سے حکم دیا کہ ان منافقوں کو مسجد سے نکال دیا جائے اس ارشاد پر حضرت ابو ایوبؓ خالد بن زید اٹھ کر کھڑے ہوئے اور عمر بن قیس کو ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹتے گھسیٹتے

Marfat.com

مسجد سے باہر پھنک دیا پھر حضرت ابوایوب رافع بن ودیعہ کو پکڑا اس کے گلے میں چادر ڈال کر خوب بھینچا اور اس کے منہ پر طمانچہ مارا اور اس کو مسجد سے نکال دیا اور ساتھ حضرت ابوایوب فرماتے جاتے "اف لك منافقا خبيثا"

(سیرت ابن ہشام ج ا ص ۵۲۸)

"ارے خبیث منافق تجھ پر افسوس ہے۔اے منافق رسول اکرم ﷺ کی مسجد سے نکل جا اور ادھر حضرت عمارہ بن حزمؓ نے زید بن عمرو کو داڑھی سے پکڑا زور سے کھینچا اور کھینچتے کھینچتے مسجد سے باہر نکال دیا اور پھر اسکے سینے پر دونوں ہاتھوں سے تھپڑ مارا کہ وہ گر گیا اور اس منافق نے کہا اے عمارہ تو نے مجھے عذاب دیا ہے۔تو صحابی حضرت عمارہ نے فرمایا! خدا تجھے دفع کرے جو خداتعالیٰ نے تیرے لیئے عذاب تیار کیا ہے وہ اس سے بھی سخت تر ہے۔" فلا تقربن من مسجد رسول الله ﷺ"

(سیرت ابن ہشام ج ا ص ۵۲۹)

آئندہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد کے قریب نہ آنا۔اور بنو نجار قبیلہ کے دو صحابی ابو محمدؓ جو کہ بدری صحابی تھے اور ابو محمد مسعودؓ نے قیس بن عمرو کو جو کہ منافقین میں سے نوجوان تھے گدی پر مارنا شروع کیا حتیٰ کہ مسجد سے باہر نکال دیا اور حضرت عبداللہ بن حارثؓ نے جب سنا کہ حضور ﷺ نے منافقوں کے نکال دینے کا حکم دیا ہے حارث بن عمرو کو سر کے بالوں سے پکڑ کر زمین پر گھسیٹتے گھسیٹتے مسجد سے باہر نکال دیا وہ منافق کہتا تھا اے ابن حارثؓ تو نے مجھ پر بہت سختی کی ہے تو انہوں نے جواب میں فرمایا اے خدا کے دشمن تو اسی لائق ہے تو نجس ہے پلید ہے آئندہ مسجد کے قریب نہ آنا۔ادھر ایک صحابی نے اپنے بھائی زری بن حارث کو سختی سے نکال کر فرمایا افسوس کہ تجھ پر شیطان کا تسلط ہے۔

(سیرت ابن ہشام ج ا ص ۵۲۹)

Marfat.com

نیز خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو ارشاد فرمایا کہ تم ابراہیم علیہ السلام کی پیروی میں خدا تعالیٰ اور اس کے حبیب علیہ السلام کے دشمنوں سے ہمیشہ نفرت اور بیزاری رکھو، ارشاد ہے۔

"قد كانت لكم اسوة حسنة فى ابراهيم والذين معه اذ قالوا لقومهم انا براؤ منكم ومما تعبدون من دون الله كفرنا بكم وبدابيننا وبينكم العداوة والبغضاء ابدا حتى تومنوا بالله وحده "

(سورۃ ممتحنہ ۴)

یعنی اے ایمان والو تمہارے لیے ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ماننے والوں میں اچھی پیروی ہے۔ جبکہ انھوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم سے اور تمہارے بتوں سے بیزار ہیں انکاری ہیں اور ہمارے تمہارے درمیان جب تک تم خدا وحدہٗ پر ایمان نہ لاؤ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دشمنی ٹھن گئی ہے۔

اور تفسیر روح المعانی میں حدیث قدسی منقول ہے۔

"يقول الله تبارك وتعالىٰ وعزتى لا ينال رحمتى من لم يوال او ليائى ويعاد اعدائى"

(ص ۳۵ ج ۲۸)

"یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے میری عزت کی قسم جو شخص میرے دوستوں کے ساتھ دوستی نہیں کرتا اور میرے دشمنوں کے ساتھ دشمنی نہیں کرتا وہ میری رحمت حاصل نہیں کر سکتا۔"

اور درۃ الناصحین میں علامہ خوبوی نے ایک حدیث پاک ذکر کی ہے

"روى عن رسول الله ﷺ انه قال اوحى الله تعالى الى موسى عليه الصلوة والسلام قال يا موسى هل علمت لى عملا قط قال الهى صليت لك

Marfat.com

وصمت لك وتصدقت لك وذكرت لك قال الله يا موسیٰ ان الصلوٰة لك برهان والصوم لك جنة والصدقة لك ظل والذكر لك نور فای عمل عملت لی فقال دلنی علی عمل هو لك قال یا موسی هل والیت لی ولیاقط وهل عادیت لی عدوا"

(درة الناصحین ص ۲۱۰)

"یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی بھیجی اے موسیٰؑ تو نے میرے لیے بھی کوئی عمل کیا ہے۔

موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی یا اللہ میں تیرے لیے نماز پڑھی خدا تعالیٰ نے فرمایا نماز تو تیرے لیے ہی برہان بنے گی۔ عرض کی یا اللہ میں نے تیرے لیے روزے رکھے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ روزہ تو تیرے ہی لیے ڈھال بنے گا۔ پھر عرض کی میں نے تیرے لیے صدقہ دیا خدا تعالیٰ نے فرمایا صدقہ تو تیرے ہی لیے سایہ بنے گا۔ عرض کی میں نے تیرے لیے تیرا ذکر کیا۔ فرمایا اے موسیٰ ذکر تو تیرے ہی لیے نور ہوگا۔ بتا تو نے میرے لیے کون سا عمل کیا ہے موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی میرے پروردگار تو ہی بتا دے کہ وہ کون سا عمل ہے جو تیرے لیے ہو۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا اے پیارے موسیٰ کیا تو نے میرے دوستوں کے ساتھ محبت و دوستی کی ہے اور کیا تو نے میرے دشمنوں کے ساتھ دشمنی کی ہے۔" اسی طرح ایک اور واقعہ ایک ولی اللہ کے ساتھ پیش آیا۔ جیسا کہ (تفسیر روح البیان ج ۴ ص ۳۷۸ پر ہے)

اس سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کے دربار میں خدا تعالیٰ کے دوستوں کے ساتھ محبت کرنا جتنا مقبول و محبوب عمل ہے اتنا ہی خدا تعالیٰ کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی و عداوت رکھنا مقبول و محبوب عمل ہے نیز خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت اور ان کے

Marfat.com

دشمنوں گستاخوں کی محبت آپس میں ضدین ہیں یہ دونوں بیک وقت ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ مخدوم الاولیاء سیدنا امام ربانی خواجہ مجدد الف ثانی سرہندی قدس سرہ نے فرمایا۔ در محبت تنافی یہ جمع نشوند جمع ضدین را محال گفتہ اند محبت یکے مستلزم عداوت دیگر ست۔

(مکتوبات امام ربانی مکتوب نمبر ۱۶۵ جلد اول)

یعنی دو محبتیں جو ایک دوسرے سے ضد ہوں ایک دل میں نہیں ہو سکتیں کیونکہ اجتماع ضدین محال ہے اگر خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کی دل میں محبت ہوگی تو خدا اور اس کے رسول ﷺ کے دشمنوں کی محبت دل میں نہیں آسکتی خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کے دشمنوں کی جتنی محبت و دوستی دل میں آئے گی تو خدا تعالیٰ اور رسول (ﷺ) کی محبت اتنی ہی کم ہو جائے گی۔ نیز فرمایا علامت کمال محبت کمال بغض است با اعداء او ﷺ۔

(مکتوب ج ا نمبر ۱۶۵)

''یعنی تاجدار مدینہ ﷺ کے ساتھ کمالِ محبت کی یہ علامت ہے کہ سیّد دو عالم ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ کمال بغض و عداوت ہو۔ نیز فرمایا۔

وبا کفار کہ دشمناں خدائے عزوجل اند و دشمناں رسول وے علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات دشمن باید بود و در ذل و خواری ایشاں سعی باید نمود و ہیچ وجہ عزت نباید داد و ایں بیدولتاں را در مجلس خود راہ نباید داد''

(مکتوب ج ا ص ۱۶۵)

''یعنی کافروں کے ساتھ جو کہ خدا تعالیٰ اور اسکے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمن ہیں دشمنی رکھنی چاہیئے اور ان کو ذلیل، خوار کرنے میں کوشش کرنی چاہیئے اور کسی طرح ان کی عزت نہیں کرنی چاہیئے اور ان بدبختوں کو اپنی مجلس میں نہیں آنے دینا چاہیئے۔

Marfat.com

"نیز فرمایا، دررنگ سگاں ایشاں رادور باید داشت"

(مکتوب ج ا ص ۱۶۳)

"یعنی خدااور رسول کے دشمنوں کو کتوں کی طرح دور رکھنا چاہیئے۔ نیز فرمایا، پس عزت اسلام درخواری کفر واہل کفر است کسیکہ اہل کفر را عزیز داشت اہل اسلام را خوار ساخت۔

(مکتوب ج ا ص ۱۶۳)

"یعنی اسلام کی عزت اسی میں ہے کہ کفر و کفار کو خوار ذلیل کیا جائے جو شخص کفر والوں کی عزت کرتا ہے وہ حقیقت میں مسلمانوں کو ذلیل کرتا ہے۔"

نیز سیدنا امام ربانیؒ نے فرمایا" راھیکہ بجناب قدس جد بزرگوار شما علیہ آلہ الصلوٰت والتسلیمات مے رساند ایں است اگر باایں راہ رفتہ نشود وصول بانجناب قدس دشوار است۔"

(مکتوب ج ا ص ۱۶۵)

"یعنی رسول اکرم شفیع معظم ﷺ کی بارگاہ تک لے جانے والا یہی ایک راستہ ہے۔"
اور یہ بھی مسلم کہ سید اکرم نور مجسم فخر آدم ﷺ تک رسائی ہی دین ہے۔ ڈاکٹر علامہ اقبال مرحوم نے کیا خوب کہا ہے۔

بمصطفٰی برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست
اگر باو نرسیدی تمام بو لہبی ست

یعنی تو اپنے آپ کو مصطفٰی ﷺ کے مبارک قدموں تک پہنچادے اور اگر ان تک نہ پہنچ سکا تو تیرا سب کچھ ہی ابولہب ہے۔

بدمذہبوں (قادیانیوں کے ساتھ بائیکاٹ کے متعلق چند احادیث مبارکہ بیان کی جاتی ہیں۔

Marfat.com

حدیث نمبرا

”عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یأتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا آبائکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتونکم“

(مسلم شریف ج ا ص ١٠ باب النھی عن الروایۃ الخ)

”حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں کچھ لوگ کذاب دجال بہت جھوٹے دھوکہ باز آئیں گے۔ وہ تم سے ایسی باتیں کریں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے باپ دادا نے سنی ہوں گی۔
لہٰذا اے میری امت تم ان کو اپنے سے بچاؤ اور اپنے آپ کو ان سے بچاؤ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔“

سبحان اللہ ! کیا شان ہے تاجدار مدینہ ﷺ کی۔ آپ نے نور نبوت سے پہلے ہی دیکھ لیا کہ دین کے ڈاکو آئیں گے۔ بھولے بھالے مسلمانوں کو اَن سنی اور بناوٹی باتیں سنا کر اپنے دجل و فریب سے ان کا ایمان لوٹیں گے۔ لہٰذا اس شفیق امت ﷺ نے پہلے سے ہی امت کو بچنے کی تدبیر بتائی کہ اے میری امت بے دینوں کے قریب مت بھٹکنا اور نہ ان کو اپنے قریب آنے دینا ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ لیکن امت کے کچھ بے لگام افراد ہیں جو کہتے پھرتے ہیں جی صاحب ہر کسی کی بات سننی چاہیئے دیکھیں بھلا کہتے کیا ہیں۔ اسی بنا پر بد مذہبوں (قادیانیوں) کے جلسوں پر جانے والے ان کا لٹریچر پڑھنے والے ان کی تقریریں سننے والے ہزاروں لوگ گمراہ بد دین ہو گئے۔ جہنم کا ایندھن بن گئے۔

Marfat.com

"حسبنا الله ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الّا باللہ العلی العظیم"

اے میرے مسلمان بھائیوں ہوشیار، خبردار غیروں کے جلسوں میں مت جاؤ۔ ان کی تقریریں مت سنو! ان کے رسائل واخبارات مت پڑھو ورنہ پچھتاؤ گے۔ اگر تقریریں سنو تو اس کی جس کا دل عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم لبریز ہے۔ کتابیں اور رسالے پڑھو تو ان کے جن کے سینے عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے معمور ہیں۔ سیدنا محمد بن سیرینؓ کے متعلق منقول ہے۔

"عن اسماء بن عبید قال دخل رجلان من اصحاب الا ھو علیٰ ابن سیرین فقالا یا ابا بکر فحدثکم بحدیث فقال لا فقالا فنقرء علیك آیة من کتاب الله فقال لا لتقو ما ن علی اولا تو من قال فخرجا فقال بعض القوم یا ابا بکروما کان علیك ان یقراء علیك آیة من کتاب الله قال انی خشیت ان یقراء علیٰ آیة فیقراء ذلك فی قلبی"

"یعنی حضرت ابن سیرینؒ بیٹھے تھے کہ دو بد مذہب (اہل بدعت) آئے اور انھوں نے عرض کیا حضرت اجازت ہو تو ہم آپ کو ایک حدیث پاک سنائیں آپ نے فرمایا نہیں، پھر انھوں نے عرض کیا کہ اجازت ہو تو قرآن پاک کی ایک آیت پڑھ کر سنائیں آپ نے فرمایا ہرگز نہیں یا تو تم یہاں سے اٹھ کر چلے جاؤ یا میں اٹھ کر چلا جاتا ہوں اس پر وہ دونوں خائب وخاسر ہو کر چلے گئے تو کسی نے عرض کیا حضور اس میں حرج تھا کہ وہ دو آدمی قرآن پاک کی کوئی آیت پاک سناتے اس پر حضرت سیدنا محمد بن سیرین قدس سرہٗ نے فرمایا کہ یہ دونوں بد مذہب تھے اگر یہ آیت پاک بیان کرتے وقت اپنی طرف سے اس میں پچر لگا دیتے تو مجھے ڈر تھا کہ کہیں وہ تحریف میرے دل میں بیٹھ جاتی (اور میں بھی بد مذہب ہو جاتا)

سبحان اللہ! وہ امام بن سیرین جلیل القدر محدث قوم کے پیشوا۔ وقت کے علامہ، علم کا

Marfat.com

ٹھاٹھیں مارتا سمندر، وہ تو بد مذہبوں سے اتنا پرہیز کریں کہ قرآن پاک کی آیت ان سے سننے کے روادار نہیں اور آج کے اَن پڑھ دین سے بے خبر اتنی بے باکی اور جرائت سے کہہ دیتے ہیں کہ جی صاحب ہر کسی کی بات سننی چاہیئے۔

"ولا حول ولا قوة آلّا باللہ العلی العظیم"

یونہی حضرت سعید بن جبیرؓ سے کسی نے کوئی بات پوچھی تو آپ نے اس کو جواب نہ دیا

"فقیل لہ فقال ازا یشان"

کسی نے عرض کیا کہ حضرت آپ نے اس کو جواب کیوں نہیں دیا۔آپ نے فرمایا یہ بد مذہبوں میں سے تھا۔

حدیث پاک نمبر۲

"قال رسول اللہ ﷺ ان مجوس ھذہ الامة المکذبون باقدرار اللہ ان مرضوا فلا تعود وھم وان ماتوا فلا تشھدوا وان لقیتموھم فلا تسلموا علیھم"

(ابن ماجہ شریف ص۱۰ باب فی القدر)

"یعنی رسول للہ ﷺ نے فرمایا وقدر کو جھٹلانے والے اس امت کے مجوسی ہیں (حالانکہ وہ نمازیں بھی پڑھتے ہیں روزے بھی رکھتے ہیں قادیانیوں کی طرح) فرمایا کہ اگر وہ بیمار پڑیں تو ان کو پوچھنے مت جاؤ اور اگر ہ مر جائیں تو ان کے مرنے پر ان کے جنازہ وغیرہ میں مت شریک ہوا گر تم سے ملیں تو ان کو سلام مت کرو۔

بزرگان دین کے ارشادات

حضرت سیدنا سہیل تستریؒ نے فرمایا

Marfat.com

"صحح ایمانه واخلصتوحیده فانه لا یانس الیٰ مبتدع ولا یجلسه ولا یوا کله ولا یشاربه لا یصاحبه ویظهرله من نفسه العداوة والبغضاء"

(روح المعانی ج۲۸ص۳۵)

یعنی جس شخص نے اپنا ایمان درست کیا اور اپنی توحید کو خالص کیا وہ کسی مذہب (بدعتی) سے انس ومحبت نہ کرے گا۔ نہ اس کے پاس بیٹھے گا نہ اس کے ساتھ کھائے پیئے گا نہ اس کے ساتھ آئے گا بلکہ اپنی طرف سے اس کے لیے دشمنی اور بغض ظاہر کرے گا۔

نیز فرمایا

"من ضحك الی مبتدع نزع الله تعالیٰ نور الایمان من قبله ومن لم یصدق فلیجرب"

(روح المعانی ج۲۸ص۳۵)

"یعنی جو شخص کسی بد مذہب (بدعتی) کے ساتھ خوش طبعی کرے، خداتعالیٰ اس کے دل سے نور ایمان نکال لے گا۔ جس بندے کو اس بات کا اعتبار نہ آئے وہ تجربہ کر کے دیکھ لے۔"

تفسیر روح البیان میں ہے

"روی عن ابن المبارك روی فی المنام فقیل له ما فعل الله بك فقال عاتبنی وواقفنی ثلاثین سنة بسبب انی نظرت باللطف یوما الیٰ مبتدع فقال انك لم تعاد عدوی فی الدین"

(روح البیان ص۴۱۹ ج۴)

Marfat.com

''وفات کے بعد کوئی شخص خواب میں سیدنا ابن مبارکؒ کی زیارت سے مشرف ہوا اور عرض کیا حضرت خدا تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا تو فرمایا مجھے عتاب فرمایا اور مجھے تیس سال ایک روایت میں ہے تین سال کھڑے کیا اور اس عتاب کا سبب یہ کہ میں نے ایک دن ایک بد مذہب (بدعتی) کی طرف شفقت سے دیکھا تھا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا اے ابن مبارک تو نے میرے ایک دین کے دشمن کے ساتھ دشمنی کیوں نہیں کی۔'' یہ واقعہ لکھنے کے بعد صاحب تفسیر روح البیان فرماتے ہیں

''فکیف حال القاعد بعد الذکریٰ مع القوم الظلمین ''

(روح البیان ج ۴ ص ۴۲۰

پس کیا حال ہوگا اس شخص کا جو دیدہ دانستہ دین کے ظالموں کے پاس بیٹھتا ہے۔

عارف باللہ حضرت علامہ حقی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مبارک

''ان القرین السوء یجر المرء الی النار ویحله دار البوار فینبغی للمؤمن المخلص السنی ان یجتنب عن صحة اهل الکفر والنفاق والبدعة حتیٰ لا یسرق طبعه من اعتقادهم السوء وعملهم السیء''

(روح البیان ج ۴ ص ۴۱۹)

یعنی برا ہم نشین انسان کو دوزخ کی طرف کھینچ کر لے جاتا ہے اور ہلاکت کے گڑھے میں ڈال دیتا ہے لہٰذا مخلص اور سنی مومن کو چاہیئے کہ وہ کافروں منافقوں اور بد مذہبوں (بدعتیوں) کی صحبت سے بچے تاکہ اس کی طبیعت میں ان کا بدعقیدہ اور برا عمل سرایت نہ کر جائے۔

نیز عارف باللہ علامہ حقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

''افی الحدیث من احب قوما علی عملهم حشر فی زمرتهم و حوسب

Marfat.com

بحاسبهم وان لم یعمل بعملهم"

(روح البیان ج۹ص۴۹۴)

"یعنی حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص کسی قوم سے محبت کرے گا ان کے کسی عمل کو پسند کرے گا وہ اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا اور اس قوم کے ساتھ حساب میں شریک ہوگا۔ اگر چہ اس کے ساتھ اعمال میں شریک نہیں تھا۔"

نیز روح البیان میں ہے

"ان الغلظة علی اعداء الله تعالیٰ من حسن الخلق فان ارحم الرحماء اذکان ماھورا بالغلظة علیھم فما ظنك بغیره فھی لاتنافی الرحمة علی الحباب کما قال تعالیٰ اشداء علی الکفار"

(روح البیان ج۱۰ص۶۷)

"یعنی خدا تعالیٰ کے دشمنوں پر سختی کرنا یہ بھی حسن خلق میں داخل ہے اس لیے کہ جب سب مہربانوں سے مہربان آقا کو اعدائے دین پر سختی کرنے کا حکم ہے تو دوسرے کا کیا شمار۔ لہٰذا دشمنانِ دین پر سختی کرنا یہ دوستوں پر مہربانی کے منافی نہیں ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ صحابہ کرام کی مدح کرتے ہوئے فرماتا ہے وہ دشمنوں پر بڑے سخت ہیں اور اپنوں پر بڑے مہربان۔"

حضرت سیدنا فضیل بن عیاضؓ کا ارشاد گرامی

"من احب صاحب بدعة احبط الله عمله واخرج نور الایمان من قبله"

(غنیۃ الطالبین ج۱ص۸۰)

یعنی جس کسی نے بدمذہب (بدعتی) سے محبت کی، خدا تعالیٰ اس کا عمل برباد کردے گا اور اس کے دل سے نور ایمان نکال دے گا۔ نیز فرمایا

"واذ اعلم الله عزوجل من رجل انه مبغض لصاحب بدعته رجوت الله

Marfat.com

عمله واخرج نور الایمان من قبله "

(غنیۃ الطالبین ج ۱ص ۸۰)

"یعنی خداتعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ فلاں بندہ بدمذہبوں (بدعتیوں جیسے قادیانیوں) سے بغض رکھتا ہے مجھے امید ہے کہ خداتعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا اگرچہ اس کی نیکیاں تھوڑی ہوں۔"

حضرت سفیان بن عینیہؒ کا ارشاد گرامی

"من تبع الجنازة مبتدع لم یزل فی سخط الله تعالی حتی یرجع

(غنیۃ الطالبین ج ۱ص ۸۰)

"یعنی جو شخص کسی بدمذہب (بدعتی) کے جنازہ میں گیا وہ لوٹتے تک خداتعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا۔"

سرکار غوث اعظم محبوب سبحانی قطب ربانیؓ کا ارشاد مبارک

"وان لا یکاثر اهل البدع ولا یدانیهم ولا یسلم علیهم

(غنیۃ الطالبین ج ۱ص ۸۰)

"یعنی بدمذہبوں (بدعتی جیسے قادیانی) کے (جلسوں وغیرہ میں شرکت کرکے) ان کی رونق نہ بڑھائے اور ان کے قریب نہ آئے اور ان پر سلام نہ کرے۔"

نیز فرمایا

"ولا یجالسهم ولا یقرب منهم ولا یهنهم فی الاعیاد واوقات السرور ولا یصلی اذا ماتوا اولا بترحم علیهم اذا ذکر وابل یبانیهم و یعادیهم فی الله عزوجل معتقد ابطلان مذهب اهل بدعة محتسبا بذالك الثواب الجزیل

Marfat.com

والاجر الکثیر"

(غنیۃ الطالبین ج۱ص۸۰)

"یعنی بدمذہبوں (جیسے قادیانی) کے ساتھ نہ بیٹھے اور ان کے قریب نہ جائے اور نہ ہی انھیں عیدوغیرہ شادی کے موقع پر مبارک دے اور جب وہ مرجائیں تو ان کا جنازہ نہ پڑھے اور جب ان (جیسے قادیانیوں) کا ذکر ہو تو رحمۃ اللہ نہ کہے بلکہ ان سے الگ رہے اور ان سے خدا تعالیٰ کی رضا کے لیے عداوت رکھے یہ اعتقاد کرتے ہوئے کہ ان کا مذہب باطل ہے اور ایسا کرنے میں ثواب کثیر اور اجر عظیم کی امید رکھے۔"

امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق اعظمؓ نماز مغرب پڑھ کر مسجد سے تشریف لائے تھے کہ ایک شخص نے آواز دی کون ہے جو مسافر کو کھانا کھلائے۔ سیدنا فاروق اعظمؓ نے خادم سے فرمایا اس کو ساتھ لے آؤ وہ لے آیا۔ فاروق اعظمؓ نے اسے کھانا منگا کر دیا اس نے کھانا شروع کیا اس کی زبان سے ایک بات نکلی جس سے بدمذہبی کی بو آتی تھی آپ نے فوراً اس کے سامنے سے کھانا اٹھالیا اور اس کو نکال دیا۔

(ملفوظات مولانا احمد رضا خان حصہ اوّل ص ۱۰۷)

پھر یہ کہ خدا تعالیٰ کے باغیوں اور منکرین ختم نبوت (قادیانیوں) کے ساتھ بائیکاٹ کرنا یہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ یہ بائیکاٹ پہلی امتوں سے چلا آتا ہے۔ قرآن پاک میں ہے۔ "وسئلھم عن القریۃ التی کانت حاضرۃ الجرا اذ یعودون فی السبت از تاتیھم حیتانھم یوم سبتھم شرعا ویوم لا یسبتون لا تاتیھم"

(الاعراف ۱۶۳)

یعنی اصحاب سبت جن کی بستی دریا کے کنارے واقع تھی انہوں نے ہفتہ کے دن

Marfat.com

مچھلیاں پکڑ کر خدا اور اس کے نبی کی نافرمانی کی تو اس قوم کے تین گروہ ہو گئے ایک گروہ نافرمانی کرنے والا دوسرا برائی سے روکنے والا، تیسرا خاموش آخر فرمان بردار گروہ نے نافرمانوں سے ایسا بائیکاٹ کیا کہ درمیان دیوار کھڑی کر دی نہ یہ اُدھر جاتے نہ وہ ادھر آتے۔ جب نافرمانوں کی نافرمانی حد سے بڑھ گئی تو وہ بندر بنا کر ہلاک کر دیے گئے۔

(تفسیر مظہری جلد سوم سورۃ اعراف ص ۴۷۶ تفسیر روح المعانی سورۃ اعراف جلد نمبر ۹ ص ۸۲)

پھر طرفہ یہ کہ ہر نمازی نماز وتر کی دعائیں پڑھتا ہے۔

"ونخلع ونترك من يفجرك"

یا اللہ ہم ہر اس شخص سے قطع تعلق کریں گے اور علیحدہ ہو جائیں گے جو تیرا نافرمان ہے۔ عجیب معاملہ ہے کہ مسلمان مسجد میں دربار الٰہی میں کھڑا ہو کر مؤدبانہ ہاتھ باندھ کر عہد کرتا ہے کہ یا اللہ ہم تیرے نافرمانوں مخالفوں کے ساتھ بائیکاٹ کریں گے لیکن مسجد سے باہر آ کر ساری باتیں بھول جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ عہد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

مسلمان بھائیوں سے اپیل

میرے مسلمان بھائیو! تاجدار مدینہ ﷺ کے بھولے بھالے امتیو ہوشیار، خبردار، اپنے ایمان کو بچاؤ۔ اپنے بیگانے کو پہچانو اور اگر شیطان دھوکہ دینے کی کوشش کرے تو مندرجہ بالا ارشادات کو بار بار پڑھو خدا تعالیٰ دوست و دشمن کی پہچان نصیب کرے۔

"ان اريد الا صلاح ما استطعت وما توفيقى الا بالله تعالى"

طالب دعا: سگ دربار سلطانی

فقیر ابو سعید محمد امین غفرلہ

۳ جمادی الآخری ۱۳۹۴ھ

Marfat.com

تتمہ: نمبر ا:........ یہ تھا دنیا میں مسلمانوں کا خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ بائیکاٹ لیکن قیامت کے دن خدا تعالیٰ کی طرف سے بائیکاٹ ہوگا۔ چنانچہ قرآن پاک میں ہے.

"یوم یقول المنافقین والمنافقات للذین آمنوا انظرونا فنقتبس من نورکم قیل ارجعوا ورائککم فالتمسوا نورا فضرب بینهم بسور له باب باطنه فیه الرحمة وظاهره من قبله العذاب" (حدید۱۳)

یعنی قیامت کے دن (جب پل صراط سے گزر ہوگا اور خدا تعالیٰ ایمان والوں کو نور عطا فرمائے گا) اس نور کو دیکھ کر منافق مرد اور عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے کہ ہمیں ایک نگاہ دیکھو کہ ہم تمہارے نور سے کچھ حصہ لیں اس پر فرمایا جائے گا اپنے پیچھے لوٹو وہاں نور ڈھونڈو پھر جب لوٹیں گے تو ان کے درمیان دیوار کھڑی کردی جائے گی جس کا ایک دروازہ ہوگا اس کے اندر کی طرف رحمت ہوگی اور باہر کی طرف عذاب ہوگا یعنی دیوار کے ذریعہ ایسا مکمل بائیکاٹ کردیا جائے گا کہ منافق لوگ ایمان والوں کے نور کی روشنی بھی نہ لے سکیں گے۔

نمبر....۲ جب قیامت کا دن ہوگا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے اعلان ہوگا

"وامتاز الیوم ایها المجرمون"

(یٰسین ۵۹)

یعنی اے نافرمانو، کافرو آج میرے بندوں سے الگ ہو جاؤ۔ خدا تعالیٰ سب کو دین اسلام کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

Marfat.com

وہ دانائے سُبل ختم الرُسل ﷺ مولائے کُل ﷺ جس نے
غُبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیِ سینا
نگاہِ عشق و مستی میں وہی ﷺ اوّل وہی ﷺ آخر
وہی ﷺ قرآں وہی ﷺ فُرقاں وہی ﷺ یٰسیں وہی ﷺ طٰہٰ

Marfat.com

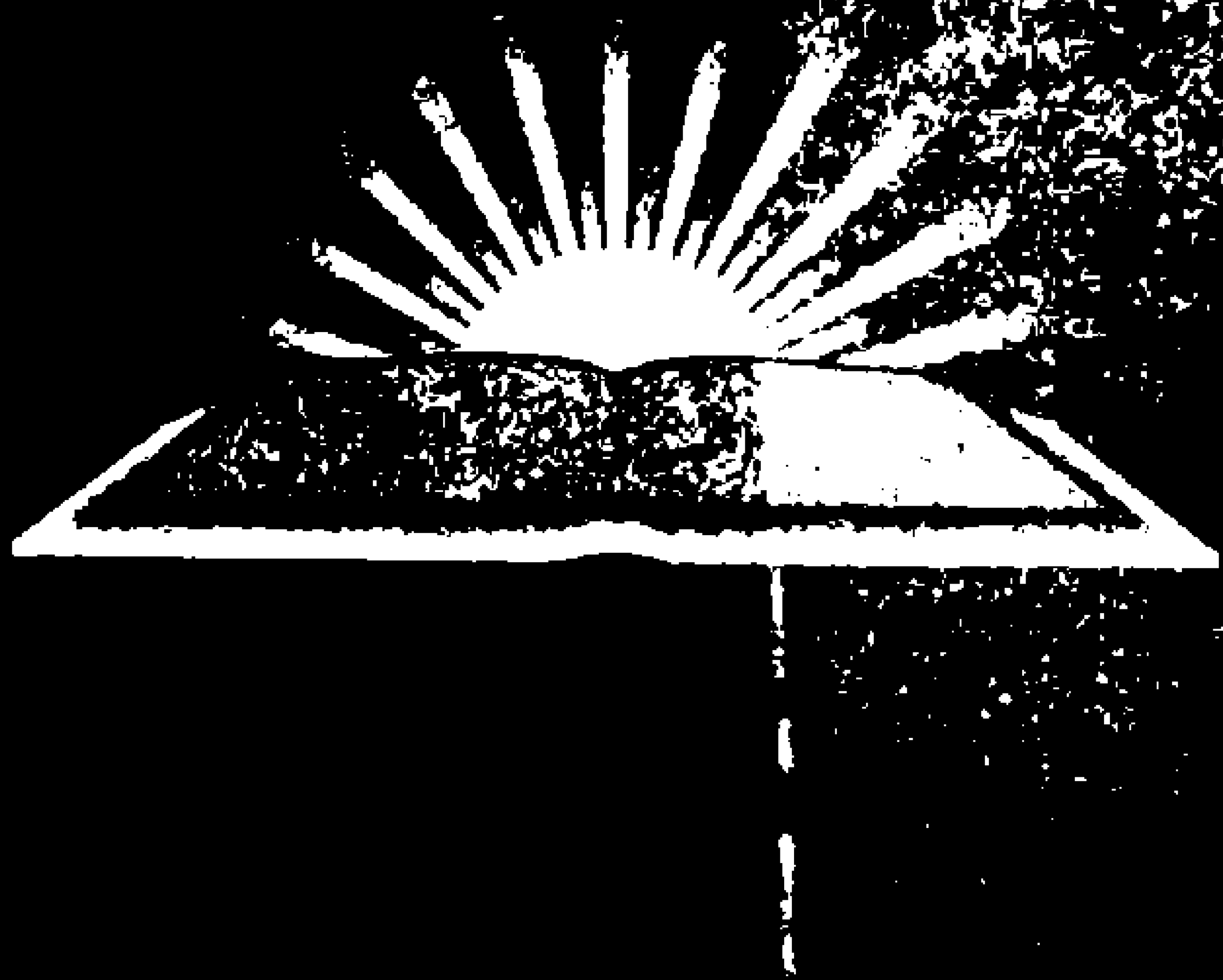

آیاتِ ختم نبوت

Marfat.com

آیت نمبر(۱)

" مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍمن رِجَالِكُمْ وَلٰكِن رَّسُوْلَ اللّٰه وَخَاتَمَ النَّبِيّين وَكَانَ اللّٰه بِكُلِّ شَیءٍ عَلِيماً"

(سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۴۰)

ترجمہ:۔

محمد ﷺ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے

(کنزالایمان)

آیت نمبر(۲)

"كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّتٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسْ"

(سورۃ آل عمران آیت ۱۱۰)

ترجمہ:۔

تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں۔

(کنزالایمان)

آیت نمبر(۳)

"وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُصَدِّقاًلِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوْرٰةِ وَمُبَشِّراًبِرَسُوْلٍ يَّاْتِىْ مِنْ بَعْدِاسْمُه اَحْمَدْ"

(سورۃ الصف)

Marfat.com

ترجمہ:۔

اور یاد کرو جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔

(کنزالایمان)

آیت نمبر (۴)

وَاِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ

(سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۳)

ترجمہ:۔

اور اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے (خاص) بندے پر اتارا تو اس جیسی ایک سورت تو لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمایتیوں کو بلا لو اگر تم سچے ہو۔

(کنزالایمان)

آیت نمبر (۵)

"اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ"

(سورۃ التکویر آیت نمبر (۲٦)

ترجمہ:۔

وہ تو نصیحت ہی ہے سارے جہاں کے لیے

(کنزالایمان)

Marfat.com

آیت نمبر(۶)

''وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ''

(سورۃالزمر آیت ۶۵)

ترجمہ:۔

اور بیشک وحی کی گئی تمہاری طرف اورتم سے اگلوں کی طرف۔

(کنزالایمان)

آیت نمبر(۷)

''وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ''

(سورۃ البقرۃ آیت نمبر (۱۴۳)

ترجمہ:۔

اور بات یوری ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل، کہ تم لوگوں پر گواہ ہو۔

(کنزالایمان)

آیت نمبر(۸)

''وَاُوْحِیَ اِلَیَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ لِاُنْذِرَکُمْ بِہٖ وَمَنْ بَلَغْ''

ترجمہ:۔

اور میری طرف اس قرآن کی وحی ہوئی ہے کہ میں اس سے تمہیں ڈراؤں اور جن جن کو پہنچے۔

(کنزالایمان)

Marfat.com

آیت نمبر(۹)

''ھُدًی لِّلنَّاس'' (البقرة۱۸۵)

ترجمہ:۔

لوگوں کے لیے ھدایت۔

(کنزالایمان)

آیت نمبر(۱۰)

''کَذَالِکَ یُوْحِیْ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ''

(سورۃ الشوریٰ ۳)

ترجمہ:۔

یونہی وحی فرماتا ہے تمہاری طرف اور تم سے اگلوں کی طرف۔

(کنزالایمان)

آیت نمبر(۱۱)

'' یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ آمَنُوْا آمِنُوْ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالْکِتَابِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَالْکِتَابِ الَّذِیْ اُنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ''

(سورۃ النساء آیت نمبر۱۳۶)

ترجمہ:۔

پہلی آیت کی طرح اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو فرمایا کہ ایمان لے آؤ اللہ رسول اور اس کتاب پر جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ پر نازل کی اور ان کتابوں پر ایمان لے

Marfat.com

آؤ جو اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے نازل کیں۔ اگر قرآن کے بعد کسی کتاب نے نازل ہونا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس پر ایمان لانے کے بارے میں فرماتا کہ اس پر بھی ایمان لے آؤ۔ لیکن قرآن کریم کے نزول کے بعد کسی کتاب کے نزول کی گنجائش ہی باقی نہ رہی۔

آیت نمبر (۱۲)

"لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ"

(سورة النساء آیت نمبر ١٦٢)

ترجمہ:۔

ہاں جو ان میں علم میں پکے اور ایمان والے ہیں وہ ایمان لاتے ہیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا۔

(کنزالایمان)

آیت نمبر (۱۳)

"وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ"

(سورة البقرة آیت نمبر ٤)

ترجمہ:۔

اور وہ کہ ایمان لائے اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا۔

(کنزالایمان)

آیت نمبر (۱۴)

" اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَكُمْ

Marfat.com

اَلْاِسْلَامَ دِیْنًا"

(سورة المائدہ آیت نمبر ۳)

ترجمہ:۔

آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو پسند کیا۔

(کنزا لایمان)

آیت نمبر (۱۵)

"وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیثَا قَ النَّبِیّٖنَ لَمَا اٰتَیْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَّ حِكْمَةٍ"

(سورۃآل عمران آیت نمبر ۸۱)

ترجمہ:۔

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں۔

(کنزا لایمان)

آیت نمبر (۱۶)

"فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُوْ لُو العَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ"

(سوۃالا حقاف آیت نمبر ۳۰)

ترجمہ:۔

تو تم صبر کرو جیسا ہمت والے رسولوں نے صبر کیا۔

(کنزا لایمان)

آیت نمبر (۱۷)

"وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُ و اعَلٰی مَا كُذِّ بُوْ ا"

(سورۃ الا للنام ۳٤)

Marfat.com

ترجمہ:۔

اورتم سے پہلے رسول جھٹلائے گئے تو انھوں نے صبر کیا اس جھٹلانے پر۔

(کنزا لایمان)

آیت نمبر (۱۸)

"یٰاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَ کُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّکُمْ"

(سورۃ النساء آیت نمبر ۱۷)

ترجمہ:۔

اے لوگو تمہارے پاس یہ رسول حق کے ساتھ تمہارے رب کی طرف سے تشریف لائے۔

(کنزا لایمان)

آیت نمبر (۱۹)

"وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًاوَّ نَذِیْرًا"

(سورۃ السبا آیت ۲۸)

ترجمہ:۔

اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوشخبری سناتا اور ڈرسناتا۔

(کنزا لایمان)

آیت نمبر (۲۰)

"تَبَارَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعَالَمِیْنَ نَذِیْرًا"

سورۃ الفرقان آیت نمبر (۱)

Marfat.com

ترجمہ:۔

بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو۔

(کنزا لایمان)

آیت نمبر (۲۱)

" وَاَرْ سَلْنَا كَ لِلنَّا سِ رَسُوْلًا وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا" سُورة النساء آیت (۷۹)

ترجمہ:۔

اور اے محبوب ہم نے تمہیں سب لوگوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا اور اللہ کافی ہے گواہ۔

آیت نمبر (۲۲)

" الٓرٰ كِتَابٌ اَنْزَ لْنَا هُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ"

سورة ابراهيم آیت نمبر (۱)

ترجمہ:۔

ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری کہ تم لوگوں کو اندھیروں سے اجالے میں لاؤ۔

(کنزا لایمان)

Marfat.com

حرفِ آخر ہے جو حشر تک کیلئے
خاتم الانبیاء آپ ﷺ کی ذات ہے

Marfat.com

احادیثِ ختم نبوت

Marfat.com

احادیث ختم نبوت کی صحیح تعداد

ہم درج ذیل میں چند احادیث کا ذکر کر رہے ہیں جن میں ہمارے نبی سیدنا محمد ﷺ کے آخری نبی ہونے کی صاف تصریح ہے، ہم اس سلسلہ میں مکرر احادیث کا ذکر نہیں کریں گے اور نہ ایسی احادیث کا ذکر کریں گے جو ختم نبوت پر التزامی، تضمنی اور محض تعداد بڑھانے اور بھرتی کے لیے ہوں۔

حدیث نمبر ۱:۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"كُنْتُ اَوَّلَ النَّبِيِّنَ فِى الْخَلْقِ وَ اٰخِرُهُمْ فِى الْبَعْثِ"

میں اول ہوں تخلیق میں سب نبیوں سے اور بعثت میں آخر ہوں

(طبقات ابن سعد)

حدیث نمبر ۲:۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"اَوَّلُ الرُّسُلُ اٰدَمُ وَ اٰخِرُهُمْ مُحَمَّدٌ"

رسولوں میں اول آدم اور آخر میں محمدؐ ہیں۔

(نوادر الاصول)

حدیث نمبر ۳:۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"لا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ ثَلاثُوْنَ كَذَّابُوْنَ مِنْهُمْ مُسَيْلَمَةُ وَالْعَنْسِى

Marfat.com

وَالْمُخْتَارُ"

قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس کذّاب نہ نکلیں گے، ان میں مختار، عنسی، اور مسیلمہ بھی شامل ہیں۔

(مسند ابو یعلیٰ)

حدیث نمبر ٤:۔

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہؓ کے والد، چچا اور بھائی کو ارشاد فرمایا!

"اَسْاَلُکُمْ اَنْ تَشْهَدُوْا اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّی خَاتَمُ اَنْبِیَائِهٖ وَرُسُلِهٖ وَاُرْسِلُهُ مَعَکُمْ"۔

(مستدرك للحاكم)

میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ تم گواہی دو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کے نبیوں اور رسولوں میں سب سے آخری ہوں۔ تو میں زید کو تمہارے ساتھ بھیج دوں گا۔

حدیث نمبر ٥:۔

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

"عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَ مَعِیْ کِتَابٌ اَصَبْتُهٗ مِنْ بَعْضِ اَهْلِ الْکِتَابِ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ اَنَّ مُوْسٰی کَانَ حَیًّا اَلْیَوْمَ مَا وَسِعَهٗ اِلَّا اَنْ یَّتَّبِعَنِیْ"

(خصائص الكبرىٰ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس حال میں آیا کہ میرے پاس ایک کتاب تھی جو مجھے بعض اہل کتاب سے ملی تھی۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے مجھے اس

Marfat.com

ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر اس وقت موسیٰ زندہ ہوتے تو وہ بھی میری ہی اتباع کرتے۔

حدیث نمبر ٦:۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰه عَنْه اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ"

(بخاری شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! ہم یعنی میں اور میری امت ہم سب سے آخر میں آئے ہیں، سب سے آگے نکل گئے ہیں۔

حدیث نمبر ٧:۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"کَانَتْ بَنُوْاِسْرَائِیْلَ لسُوْسَهُم الْاَنْبِیَاءُ کُلَّمَا هَلَكَ نبیٌ خَلْفَهٗ نَبِیٌ وَلَا نَبِیَّ بَعْدِیْ

(بخاری شریف)

بنی اسرائیل کے انبیاء سیاست فرماتے۔ایک نبی کہ بعد دوسرا نبی آجاتا، اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حدیث نمبر ٨:۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"ذَهَبَتِ النُّبُوَّةَفَلَا نُبُوَّةَ بَعْدِیْ" (کنز العمال)

Marfat.com

نبوت تو چلی گئی، پس میرے بعد کوئی نبوت نہیں ہوسکتی۔

حدیث نمبر ۹:۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا! مجھے فرشتے نے کہا:

"اَنْتَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ الْمُقَفِّیُ الْحَاشِرُ" (دلائل النبوۃ)

آپ محمد، اللہ کے رسول ہیں، آخری نبی اور حاشر ہیں۔

حدیث نمبر ۱۰:۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَنِیْ فَاتِحًا وَخَاتِمًا" (ابن کثیر)

تمام تعریفیں اس رب کی ہیں جس نے مجھے فاتح (کھولنے والا) بھی بنایا اور خاتم (بند کرنے والا) بھی بنایا ہے۔

حدیث نمبر ۱۱:۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"عَنْ اَبِیْ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ يَهُوْدُ خَيْبَرَ تُقَاتِلُ غَطْفَانَ فَلَمَّا الْتَقَوْا هَزَمَتْ يَهُوْدُ خَيْبَرَ فَعَادَتِ الْيَهُوْدُ بِهٰذَ الدُّعَاءِ فَقَالَتْ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ وَعَدْتَنَا اَنْ تُخْرِجَهُ لَنَا فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ اِلَّا نَصَرْتَنَا عَلَيْهِمْ قَالَ وَ كَانُوْا اِذَا الْتَقَوْا دَعَوْا بِهٰذَا الدُّعَاءِ فَهَزَمُوْا غَطْفَانَ" (دلائل النبوۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خیبر کے یہود کی اہل غطفان سے لڑائی ہوئی، تو خیبر کے یہود بھاگ گئے پھر یہودی اس دعا کے ساتھ واپس آئے، پھر یہود نے کہا، اے اللہ! ہم

Marfat.com

تجھ سے نبی امی محمد ﷺ کے واسطے سے دعا کرتے ہیں جن کا تو نے ہم سے وعدہ فرمایا ہے کہ تو ان کو آخری زمانہ میں ہمارے لیے بھیجے گا اور ہم تجھ سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتے مگر یہ کہ تو ان پر ہماری مدد کرے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جب بھی یہودی حملہ کرتے تھے یہی دعا مانگتے تھے جس پر انہوں نے غطفان کو شکست دی تھی۔

حدیث نمبر ۱۲:۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ اَنَا رَسُوْلُ مَنْ اَدْرَكْتُ حيًّا وَمَنْ يُوْلَدُ بَعْدِيْ" (خصائص الکبریٰ)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اس کا رسول ہوں جس کو میں نے زندہ پایا اور اس کا بھی جو میرے بعد پیدا ہوگا۔

حدیث نمبر ۱۳:۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنُ مِنِّي بِمَنْزِلَةِهَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى غَيْرَ اَنَّهٗ لا نَبِيَّ بَعْدِيْ"

اے علی! کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم میرے نزدیک وہی ہو جو موسیٰ کے نزدیک ہارون تھے، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

حدیث نمبر ١٤:۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"اِنَّمَا بُعِثْتُ فَاتِحًا و خَاتِمًا"

بے شک مجھے فاتح اور خاتم بنا کر بھیجا گیا ہے۔

Marfat.com

حدیث نمبر ۱۵:۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"لَمْ یَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ الرُّءْیَا الصَّالِحَة" (بخاری شریف)

نبوت سے کچھ باقی نہیں بچا مگر اچھے خوابوں کی بشارت۔

حدیث نمبر ۱۶:۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"وَاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّةً وَّ خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْن" (مسلم شریف)

میں تمام مخلوق کی طرف رسول ہوں، مجھ پر انبیاء کرام علیہ السلام ختم ہوئے۔

حدیث نمبر ۱۷:۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"وَاَنَا الْمُقَفِّی قضت النَّبِیِّیْنَ عَامَةً وَاَنَا قُثَم"

اور میں تمام نبیوں کے آخر میں آیا ہوں اور نہایت کامل ہوں۔

حدیث نمبر ۱۸:۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ اُمَّتِیْ هُمُ الْاَوَّلِیْنَ وَ الْاٰخِرِیْنْ" (ابن کثیر)

تمام تعریفیں اس خدا کی ہیں جس نے میری امت کو اول بھی بنایا اور آخر بھی بنایا (''اول'' جنت میں جانے کے لحاظ سے اور'' آخر'' دنیا میں آنے کے لحاظ سے)

حدیث نمبر ۱۹:۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"اَنَا نَبِیٌّ وَلَا نَبِیَّ بَعْدِیْ" (السنة لا ابن ابی عاصم)

Marfat.com

میں نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حدیث نمبر ۲۰:۔

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

"دعوتُهُمْ يَا رَبِّ دعا فا شيا فِي الْاٰخِرِيْنَ اُمَّةُ بَعْدَ اُمَّة حَتّٰى انتَهى اِلٰى اخر النَّبِيِّيْنَ احْمدَ فَا نتَسَخه وَقَرَاه و اٰمَنَ بِه وَصدَقه"

(مستدرك حاكم)

اے اللہ میں نے اپنی قوم کو ایسی دعوت دی جو سب قوموں میں مشہور ہوگئی، حتیٰ کہ احمد مصطفیٰ، آخری نبی تک بات جا پہنچی، انہوں نے اس دعوت کو لکھا، پڑھا، اس پر ایمان لائے اور اسکی تصدیق کی۔

حدیث نمبر ۲۱:۔

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

"انَّ الرِّسالَةَ و النُّبُوَّةَ قدانْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِىْ وَلَا نَبِىَّ بَعْدِىْ،،

(جامع ترمذی)

بیشک رسالت ونبوت منقطع ہوچکی ہے، لہٰذا میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ کوئی نبی۔

حدیث نمبر ۲۲:۔

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

"قال آدَمُ منْ مُحَمَّدٌ قالَ اٰخِرُ وُلْدِ كَ مِنَ الْاَنْبِيَآءِ،،

(حلیۃالاولیاء)

حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا، کون، محمد، جبریل نے کہا نبیوں میں آپ کے آخری فرزند۔

Marfat.com

حدیث نمبر ۲۳:۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"وَلا سأَلْتُ اللّٰهَ شَيْأً اِلَّا اَعْطَانِيه غَيْرَ اِنَّهٗ قِيْلَ لِيْ لا نَبِيَّ بَعْدَكَ،،

(معجم اوسط طبرانی)

میں نے جو کچھ بھی اللہ سے مانگا اس نے ضرور عطا کیا مگر مجھے یہ کہا گیا کہ تیرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حدیث نمبر ۲۴:۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"فو اللّٰه لَاَنَا الْحَاشِرُ وَ اَنَا الْعَاقِبُ وَاَنَا النَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى،،

(مستدرك حاكم)

اللہ کی قسم میں حاشر ہوں، اور میں عاقب (بعد میں آنیوالا) ہوں اور میں نبی مصطفٰے ہوں۔

حدیث نمبر ۲۵:۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بن اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِي اَوْفٰى اَرَاَيْتَ اِبْرَهِيْمَ ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ مَاتَ وَهُوَ صَغِيْرٌ وَلَوْ قَضٰى اَنَّ يَكُوْنَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيٌّ لَعَاشَ اِبْنُهٗ وَلٰكِنْ لَّا نَبِيَّ بَعْدَهٗ،،

(ابن ماجه شريف)

حضرت اسماعیل بن ابی خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے کہا

Marfat.com

کہ کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ کو دیکھا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن اوفیؓ کہنے لگے ہاں، حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ حالت صغر میں وصال فرما گئے، اگر حضرت محمد ﷺ کے بعد نبی ہوتا تو وہ ضرور زندہ رہتے، لیکن رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے، اس لیے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ زندہ نہیں رہے۔

حدیث نمبر ۲۶:۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْ لُ اللّٰہِ ﷺ بُعِثْتُ اَنَاوَالسَّا عَۃُ کَھَا تَیْنِ،،

(صحیح بخاری شریف)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے (انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی کو ملا کر) فرمایا کہ میں اور قیامت اس طرح ملے ہوئے بھیجے گئے ہیں جس طرح یہ دونوں انگلیاں ملی ہوئی ہیں۔

حدیث نمبر ۲۷:۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"نَحْنُ الْاٰ خِرُوْنَ مِنْ اَھْلِ الدُّنْیَا وَالْاَوَّلُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الْمُقْضٰی لَھُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ،،

(سنن ابن ماجہ)

ہم دنیا والوں میں سب سے بعد آنے والے ہیں، اور قیامت کے دن سب سے پہلے ہیں، تمام مخلوق سے پہلے ہمارے لیے حکم نافذ ہوگا۔

Marfat.com

حدیث نمبر ۲۸:۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"انا مُحَمَّدُ ابْنِ عَبْدِاللّٰه بن عَبْدِ الْمُطَّلب بْنِ هَاشِم الْعَرَبِی الْحَرَمِیْ الْمَکّی لا نَبِّی بَعْدِیْ،،

(تنبیه الغافلین)

میں محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم عربی حرمی مکی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حدیث نمبر ۲۹:۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنه اَنَّ النَّبِی ﷺ قَالَ اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَفِیعٍ وَلَا فَخْرَ،،

(مشکوٰۃ شریف)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سارے رسولوں کا سردار میں ہوں اور فخر کوئی نہیں۔ سارے رسولوں کا قائد میں ہوں اور میں فخر نہیں کرتا۔ اور میں نبوت کے دروازے کو بند کرنے والا ہوں، میں نبیوں کا خاتم ہوں، یہ شان بڑی ہے مگر میں فخر نہیں کرتا۔ اور میں سب سے پہلا شفاعت کرنے والا ہوں قیامت کے دن سب سے پہلے رب جن کی بات مانے گا وہ میں ہوں میں فخر نہیں کرتا۔

حدیث نمبر ۳۰:۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعَمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیّ ﷺ قَالَ اَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ

Marfat.com

الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَهٗ نَبِیٌّ،،

(صحیح مسلم شریف)

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں عاقب ہوں اور عاقب وہ شخص ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

حدیث نمبر ۳۱:۔

"اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ اَرْ سلَنِیْ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ وَکَا فَّةً لِّلنَّا سِ بَشِیْرًا وَنَذِیْرًا وَاَنْزَلَ عَلَیَّ الْفُرْ قَانَ فِیْهِ تِبیَانٌ لِّکُلِّ شَیْءٍ وَّجَعَلَ اُمَّتِیْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِ جَتْ لِلنَّاسِ وَجَعَلَ اُمَّتِیْ هُمُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فَا تِحاً وَّ خَاتِمًا،،

(مسند ابو یعلیٰ)

تمام تعریف اللہ کے لیے جس نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اور تمام لوگوں کے لیے بشیر ونذیر بنایا، مجھ پر فرقان نازل فرمایا جس میں ہر چیز کا بیان ہے، میری امت کو بہتر امت قرار دیا، اسے اول و آخر قرار دیا، میں ہی فاتح اور خاتم (آخری نبی) ہوں۔

حدیث نمبر ۳۲:۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"یَاعَمُّ اقم مَکَا نَکَ الَّذِیْ اَنْتَ فِیْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ یَخْتِمُ بِكَ الْهِجْرَةَ کَمَاخَتَمَ بِیَ النُّبُوَّةَ"

(فضائل الصحابه)

اے چچا عباس اپنی جگہ سکون کریں، اللہ تعالیٰ نے آپؓ پر ہجرت ختم فرمائی جیسے مجھؐ پر نبوت ختم فرمائی۔

Marfat.com

حدیث نمبر ۳۳:۔

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

"مِثْلِیْ وَ مَثَلُ الْاَنْبِیَاءِ کَمَثَلِ قَصْرٍ اُحْسِنَ بُنْیَانُہٗ تُرِکَ مِنْہُ مَوْضِعُ لَبِنَۃٍ فَطَافَ بِہِ النُّظَّارُ یَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ حُسْنِ بُنْیَانِہٖ اِلَّا مَوْضِعُ تِلْکَ اللَّبِنَۃِ فَکُنْتُ اَنَا سَدَدْتُّ مَوْضِعَ اللَّبِنَۃِ خُتِمَ بِیَ الْبُنْیَانُ وَخُتِمَ بِیَ الرُّسُلُ وَفِیْ لَفْظِ الشَّیْخَیْنِ فَاَنَا اللَّبِنَۃُ وَ اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ" **(بخاری شریف)**

یعنی میری اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی مثال ایک محل کی طرح ہے۔ جو نہایت اچھا بنایا مگر اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہی۔ اسے دیکھنے والے اس کی خوبصورتی پر متعجب ہوتے ہیں۔ لیکن وہی ایک اینٹ کی جگہ انہیں کھٹکتی، میں صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر وہ جگہ پُر کر دی لہٰذا مجھ پر وہ محل مکمل ہو گیا۔ میں ہی آخری رسول ہوں میں ہی وہ آخری اینٹ کی صورت ہوں اور میں ہی تمام نبیوں کا آخری نبی ہوں۔

حدیث نمبر ۳٤:۔

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

"عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ"

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہونگے، جن میں سے ہر ایک یہی کہے گا۔ کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

Marfat.com

حدیث نمبر ۳۵:۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"سَمَّاكَ بِالْاَوَّلِ لِاَنَّكَ اَوَّلُ الْاَنْبِيَاءِ خَلْقًاوَّ سَمَّاكَ بِالْاٰخِرِ لِاَنَّكَ اٰخِرُ الْاَنْبِيَاء فِيْ الْعَصْرِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِيَاء اِلٰى اٰخِرِ الْاُمَمِ" (شفاتلمسانی)

آپؐ کا نام اول ہے کہ آپ تخلیق میں سب نبیوں سے اول ہیں اور آپ کا نام آخر ہے اس لیے کہ آپؐ زمانہ میں سب نبیوں سے آخر ہیں۔ آپؐ آخری امت کی طرف آخری نبی بن کر آئے۔

حدیث نمبر ۳۶:۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"اَنَامُحَمَّدٌ،وَاَحْمَدُ وَالْمُقَفّٰى وَالْحَاشِرُ" (مسلم شریف)

میں محمدؐ، احمدؐ، آخری نبی اور حاشر ہوں۔

حدیث نمبر ۳۷:۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِیْ لِتَمَامِ مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَكَمَالِ مَحَاسِنِ الْاَفْعَالِ'

(مشکوۃ شریف)

بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے ﷺ اخلاق کے درجات مکمل کرنے اور اچھے اعمال کے کمالات پورے کرنے کے لیے بھیجا۔

حدیث نمبر ۳۸:۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

Marfat.com

"اِنِّیْ مَکْتُوْبٌ عِنْدَاللّٰہِ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ لَخَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ وَاَنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدَلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ" (کنز الاعمال)

میں اللہ تعالیٰ کے ہاں لوح قدرت میں آخری نبی لکھا گیا تھا جب کہ آدم اپنی مٹی میں تھے۔

حدیث نمبر ۳۹:۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"قَالَ النَّبِیُّ اَنَا خَاتِمُ الْاَنْبِیَاءِ وَمَسْجِدِیْ خَاتِمُ مَسَاجِدِ الْاَنْبِیَاءِ" (کنز الاعمال)

میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد مساجد انبیاء کی خاتم ہے۔

حدیث نمبر ۴۰:۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"فَقَالَ یَا رَبِّ مَنْ ھٰذَا قَالَ ھٰذَا اِبْنُکَ اَحْمَدُ ھُوَ الْاَوَّلُ وَھُوَ الْاٰخِرُ وَھُوَ اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ" (ابن عساکر)

حضرت آدمؑ نے عرض کی اے مولا! یہ نور کس کا ہے۔ فرمایا یہ تیرا بیٹا احمد ہے وہ اوّل بھی ہے وہ آخر بھی ہے۔ اور وہ پہلے شفاعت کرنے والا ہے۔ اور پہلے اس کی ہی شفاعت قبول ہوگی۔

حدیث نمبر ۴۱:۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"فَیَاتُوْنَ مُحَمَّدًا فَیَقُوْلُوْنَ یَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ"

(جامع ترمذی)

قیامت کے دن سب محمد ﷺ کے حضور آکر عرض کریں گے اے محمد مصطفیٰ ﷺ، آپ اللہ کے رسول اور نبی آخر ہیں۔

Marfat.com

حدیث نمبر ۴۲:۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"اِنَّ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کَتَبَ مَقَادِیْرَ الْخَلْقِ قَبْلَ اَنْ یَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بِخَمْسِیْنَ اَلْفِ سَنَۃٍ فَکَا ن عَرْشُہٗ عَلَی الْمَآءِ وَمِنْ جُمْلَۃٍ مَا کَتَبَ فِی الذِّکْرِ وھُوَ اُمُّ الْکِتٰبِ اَنَّ مُحَمَّدًا خَا تَمُ النَّبِیّیْنَ،، (مسلم شریف)

یعنی بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے زمینوں آسمانوں کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے مخلوق کی تقدیر لکھی، اس کا عرش پانی پر تھا، ان تقدیروں سمیت ذکر میں جو کہ کتاب کی جان ہے، یہ لکھا کہ بیشک محمد ﷺ تمام نبیوں سے آخری نبی ہیں،،

حدیث نمبر ۴۳:۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

قَالَ صَدَقْتَ یَا آدَمُ اِنَّہٗ لَاَ حَبُّ الْخَلْقِ اِلَیَّ وَ اِذْ سَأَلْتَنِیْ بِحَقِّہٖ فَقَدْ غَفَرْتُ لك وَلَوْ لا مُحَمَّدٌ ما خَلَقْتُكَ وَھُوَ اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ مِنْ ذُرِّیَّتِكَ،

(معجم کبیر طبرانی)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تو نے سچ کہا، وہ مجھے ساری مخلوق سے پیارا ہے۔اور جب تو نے اس کے وسیلے سے مجھ سے مانگا تو میں نے تیری مغفرت فرمادی، اور اگر محمد مصطفٰے ﷺ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا، وہ تیری اولاد سے آخری نبی ہے۔

حدیث نمبر ۴۴:۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

عَنْ عِرْبَا ضِ بْنِ سَارِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنِّی عَبْدُاللّٰہِ وَخَاتِمُ النَّبِیِّیْنَ،،

(مستدرک الحاکم)

Marfat.com

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور تمام انبیاء کا خاتم ہوں۔

حدیث نمبر ۴۵:۔

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

" اَنْتَ رَسُوْ لُ رَبِّ الْعَالِمِیْنَ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ "

(معجم اوسط طبرانی)

آپ تمام جہانوں کے رب کے رسول اور آخری نبی ہیں۔

حدیث نمبر ۴۶:۔

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

" عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِی صلی اللہ علیہ وسلم وَمَعِیْ کِتَابٌ اَصَبْتُہٗ مَنْ بَعْضِ اَھْلِ الْکِتَابِ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَنَّ مُوْسٰی کَا نَ حَیًّا الْیَومَ مَا وَسِعَہٗ اِلَّا اَنْ یَّتَّبِعَنِی "

(خصائص الکبریٰ)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور میرے پاس کتاب تھی، جس کو میں نے بعض اہل کتاب سے پایا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ اگر موسیٰ علیہ السلام آج زندہ ہوتے تو ان کے لیے بھی میری اتباع ضروری ہوتی۔

حدیث نمبر ۴۷:۔

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

" عَنْ اَبِیق اُمَامَةَ البَا ھِلِیِّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ یَآ یُّھَاالنَّا سُ اِنَّہٗ لَا

Marfat.com

نَبِیٌّ بَعْدِیْ وَلَا اُمَّةَ بَعْدَ کُمْ اَلَّا فَاعْبُدُوْا رَبَّکُمْ وَصَلُّوا خَمَسَکُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَ کُمْ وَاَدُّوازَ کٰوةَ اَمْوَالِکُمْ طَیِّبَةً بِهَا اَنْفُسَکُمْ وَاَطِیْعُوا وُلَاةَ اَمْرِ کُمْ تَدخُلُوْا جَنَّةَ رَبَّکُمْ،،

(ترمذی شریف)

رسول اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں ہے۔ خبردار اپنے رب کی عبادت کرو پانچ وقت نماز پڑھو رمضان کے مہینے کے روزے رکھو خوشی سے اپنے مالوں کی زکوٰۃ دو اپنے اماموں کی اطاعت کرو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ فرمایا: میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں۔ لہٰذا میں جو تمہیں دے رہا ہوں اس پر قائم رہو اور دین پر پوری طرح تم پختہ رہو۔ نماز پڑھتے رہو، روزے رکھتے رہو۔ میں نے تمہیں جامع دین دے دیا ہے۔ اب کسی نئے نبی کے آنے کی گنجائش ہی باقی نہیں رہی کیونکہ اللہ نے مجھے آخری نبی بنایا ہے اور تمہیں آخری امت بنایا ہے۔

حدیث نمبر ۴۸:۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

”عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ بِسِتٍّ اُعطِیْتُ جَوَامِعُ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْمَغَانِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضَ مَسْجِدًا وَطُهُوْرًا اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّةً وَخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ،،

(مسلم شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ چھ چیزوں کی بنیاد پر مجھے تمام انبیاء علیہم السلام پر فضیلت دی گئی۔

(وہ چھ فضیلتیں صرف مجھ میں ہیں، میرے سوا کسی پیغمبر میں نہیں)

Marfat.com

نمبر:(۱) مجھے جامع کلمات دیئے گئے۔
نمبر:(۲) میری رعب سے مدد کی گئی۔
نمبر:(۳) میرے لیے غنیمتیں حلال کی گئیں۔
نمبر:(۴) میرے لیے زمین کو مسجد اور طہور بنادیا گیا۔
نمبر:(۵) مجھے ساری مخلوق کی طرف رسول بنا کے بھیجا گیا ہے۔
نمبر:(۶) مجھے نبیوں کا خاتم بنایا گیا ہے۔

حدیث نمبر ۴۹:۔

حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا!

"عَنِ النُّعمَانِ بْنِ بَشِيْر قَالَ بَيْنَمَا زَيدُ بنُ خَارِ جَةَ يَمشِى فِىْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ اِذْ خَرَّ ميتًا بَيْنَ الظُّهرِ وَالعَصرِ فَنقِلَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَسُجِّىَ بَينَ بُرْدَ تَيْنِ وَكَسَا ءَ فَلَمَّا كَانَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالعِشَآءِ اِجتَمَعَ نِسْوَةٌ مِنَ الاَصَارِ يَصْرُ خْنَ حَوْلَهٗ اِذْ سَمِعُوْ اصَوْتًا مِنْ تَحْتِ الكِسَا ءِ يَقُوْلُ اَنصِتُوا اَيُّهَا النَّا سُ مَرَّ تينِ فَحَسَرُوا عَنْ وَّجْهِهٖ وَسَدْرِه فَقَالَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلنَّبِىُّ الْاُمِّىُّ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن كَانَ ذٰلِكَ فِى الْكِتَابِ الْاَ وَّلِ،،

(المعجم الکبیر)

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے مدینہ شریف کی کسی گلی میں جا رہے تھے چلتے چلتے دورہ پڑا تو وہ فوت ہو گئے انصار کی عورتیں اکٹھی ہوگئیں اور وہ چیخ چلا رہی تھیں جتنے بھی وہاں جمع تھے سب کو چادر کے نیچے سے آواز آئی کہ زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ بول رہے تھے، آواز یہ تھی خاموش ہو جاؤ، چپ ہو جاؤ۔ دو مرتبہ انہوں نے

Marfat.com

کہا۔تو حضرت زید بن رضی اللہ عنہ کے چہرے سے چادر کو پیچھے ہٹا دیا گیا۔فوت ہونے کے بعد بولے۔حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں نبی امی ہیں،وہ خاتم النبیین ہیں۔یہ پہلی کتاب میں بھی لکھا ہوا ہے۔

حدیث نمبر ۵۰:۔

حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

"عَنْ مُحَمَّدِبْنُ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ عَنْ اَبِیہِ قَالَ قَالَ رَسُوْ لُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لِی خَمسَۃُ اَسْمَا ء اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَا حِیُ الَّذِی یَمْحُوْ اللّٰہُ بِیَ الْکُفرَ وَاَنَا الْحَا شِرُ الَّذِیْ یَحْشُرُ النَّا سُ عَلٰی قَدَمِیْ وَاَنَا العَا قِبُ"،

(بخاری شریف)

محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے باپ جبیر بن مطعم سے روایت کرتے ہیں۔کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میرے پانچ نام ہیں۔

میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں،احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں،اور میں ماحی صلی اللہ علیہ وسلم ہوں کہ جس کو بھیج کر اللہ نے کفر کو مٹا دیا ہے اور میں حاشر صلی اللہ علیہ وسلم ہوں کہ سارے لوگ میرے قدموں پہ اٹھیں گے۔اور میں عاقب صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔

(یعنی جس کے بعد کوئی نبی نہ آسکے۔لہٰذا یہ ختم نبوت والا نام ہے)

Marfat.com

وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۙ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ

اور انہوں نے ان (عیسیٰ) کو یقینی بات ہے کہ قتل نہیں کیا۔ بلکہ ان کو خدا تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھا لیا۔

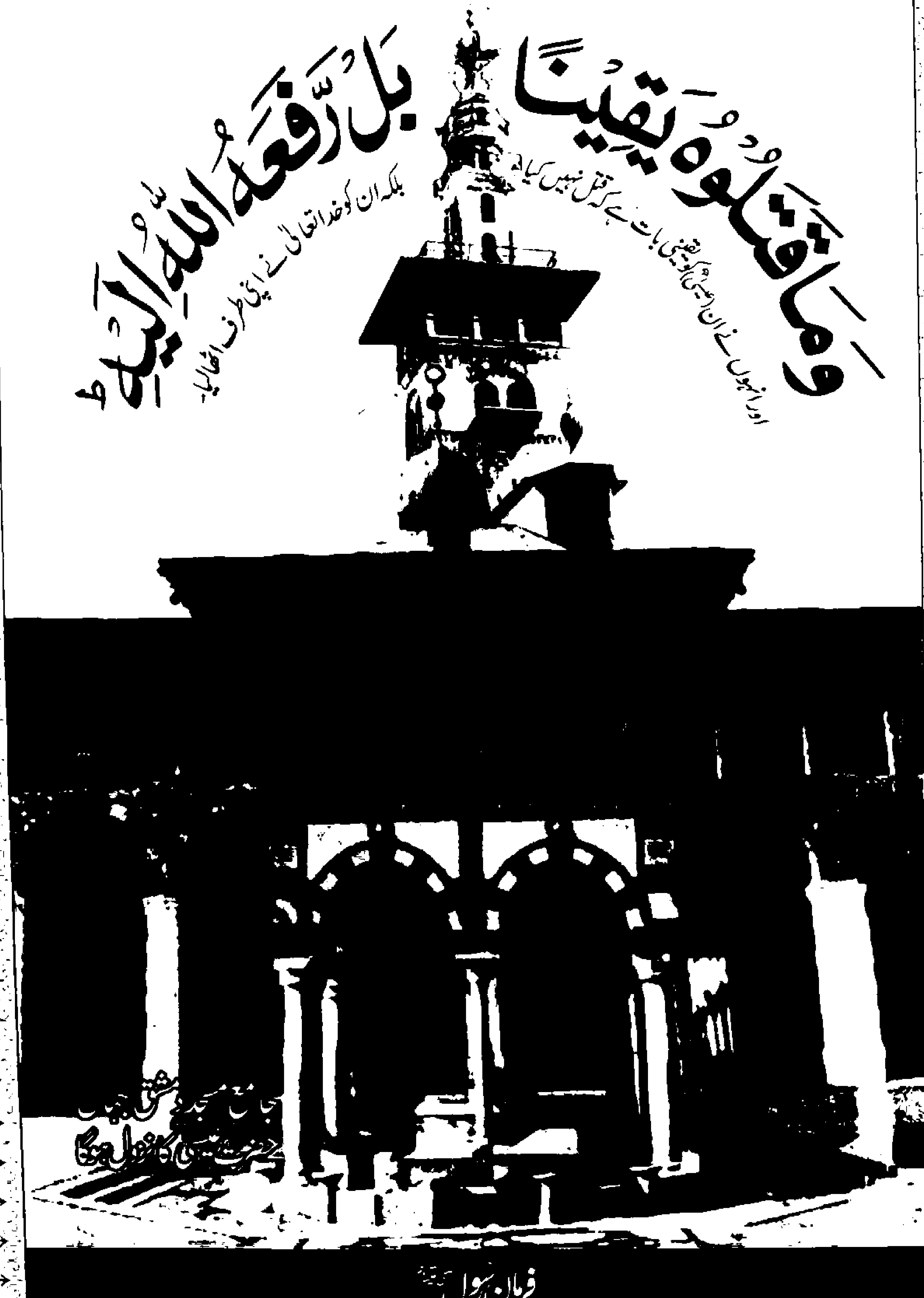

فرمان رسول ﷺ

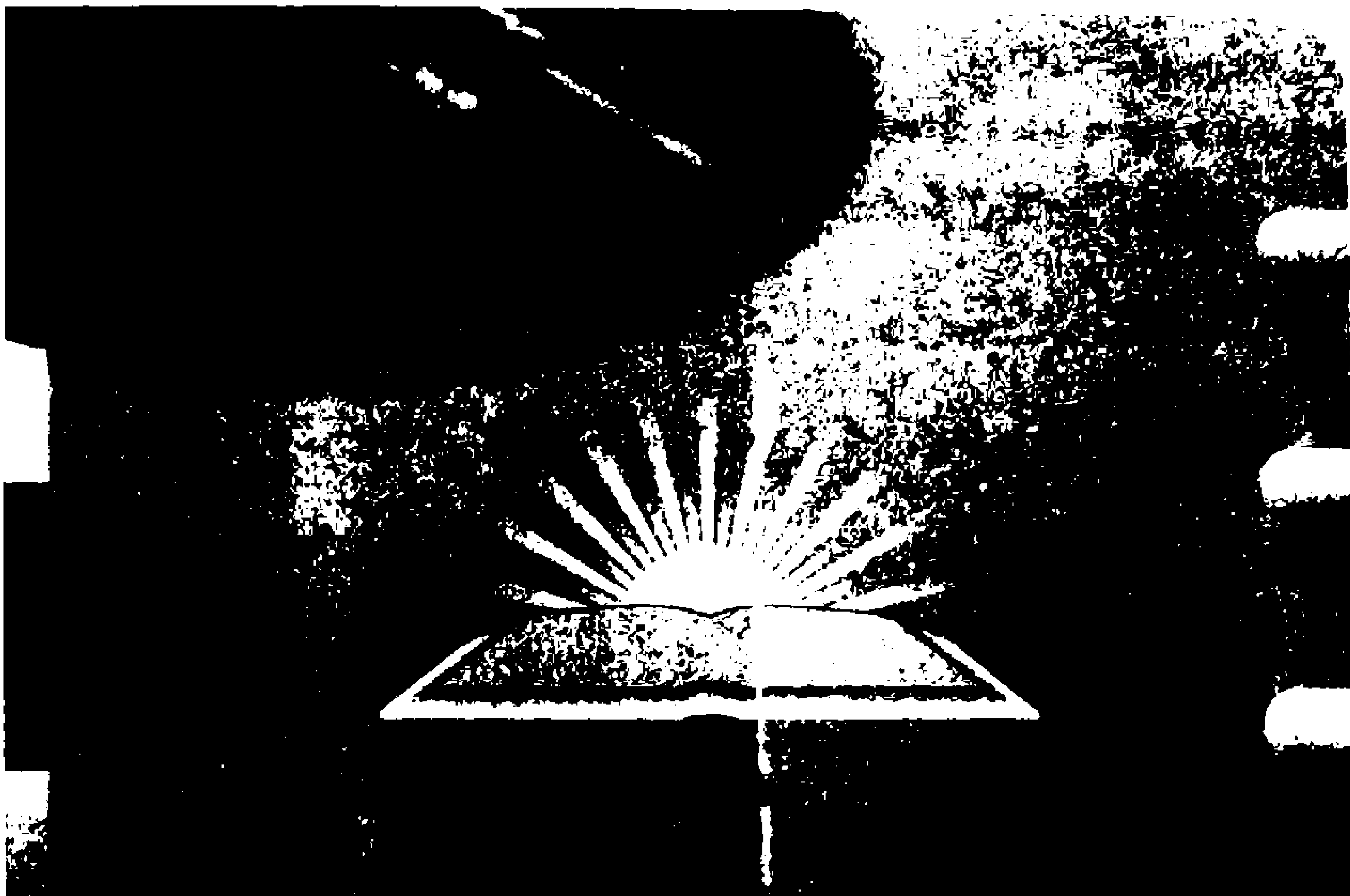

حیاتِ طیبہ

جناب حضرت عیسیٰ

علیہ السلام

Marfat.com

کے لیے اقامت ہو رہی ہو گی اور مہدی معہود امامت کیلیے مصلے پر پہنچ چکے ہوں گے کہ اچانک ایک آواز سب کو اپنی جانب متوجہ کرلے گی مسلمان آنکھ اٹھا کر دیکھیں گے تو سفید بادل چھایا ہوا نظر آئے گا اور تھوڑے سے عرصہ میں یہ مشاہدہ ہوگا کہ (عیسیٰ علیہ السلام) دو زرد حسین چادروں میں لپٹے ہوئے اور فرشتوں کے بازوؤں کا سہارا لیے ہوئے ملاء اعلیٰ سے اتر رہے ہیں فرشتے ان کو مسجد کے منارہ شرقی پر اتار دیں گے اور واپس چلے جائیں گے اب حضرت عیسیٰ ؑ کا تعلق کائنات ارضی کے ساتھ دوبارہ وابستہ ہو جائے گا اور وہ عام قانون فطرت کے مطابق صحن مسجد میں اترنے کے لیے سیڑھی کے طالب ہونگے فوراً تعمیل ہوگی اور وہ مسلمانوں کے ساتھ نماز کی صفوں میں آ کھڑے ہونگے۔

مسلمانوں کا امام (مہدی معہود) از راہِ تعظیم پیچھے ہٹ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے امامت کی درخواست کرے گا آپ فرمائیں گے کہ یہ اقامت تمہارے لیے کہی گئی ہے اس لیے تم ہی نماز پڑھاؤ۔ فراغت نماز کے بعد اب مسلمانوں کی امامت حضرت مسیح (علیہ السلام کے ہاتھوں میں آجائے گی اور وہ حربہ لے کر مسیح ضلالت (دجال) کے قتل کے لیے روانہ ہو جائیں گے اور شہر پناہ کے باہر اس کو باب لد پر مقابل پائیں گے دجال سمجھ جائے گا کہ اس کے دجل اور زندگی کے خاتمہ کا وقت آ پہنچا اس لیے خوف کی وجہ سے رانگ (نرم دھات) کی طرح پگھلنے لگے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آگے بڑھ کر اس کو قتل کر دیں گے اور پھر جو یہود دجال کی رفاقت میں قتل سے بچ جائیں گے وہ اور عیسائی سب اسلام قبول کرلیں گے اور مسیح ہدایت کی سچی پیروی کے لیے مسلمانوں کے شانہ بشانہ کھڑے ہو جائیں گے اس کا اثر مشرک جماعتوں پر بھی پڑے گا

Marfat.com

اوراس طرح اس زمانہ میں اسلام کے ماسوا کوئی مذہب باقی نہیں رہے گا۔ان واقعات کے کچھ عرصہ بعد ''یاجوج وماجوج'' کا خروج ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو اس فتنہ سے محفوظ رکھیں گے۔حضرت مسیح (علیہ السلام) کا دورِ حکومت چالیس سال رہے گا اور اس درمیان میں وہ ازدواجی زندگی بسر کریں گے اور ان کے دورِ حکومت میں عدل وانصاف اور خیر و برکت کا یہ عالم ہوگا کہ بکری اور شیر ایک گھاٹ پانی پئیں گے اور بدی اور شرارت کے عناصر دب کر رہ جائیں گے۔

دیگر حالات:۔

نمبر:(۱)

حضرت ابوہریرہ (۵۶ھ) کی ایک طویل حدیث میں ہے کہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کا قد میانہ ہوگا۔رنگ سرخ وسفید، کنگھی کیے ہوئے سیدھے سیدھے بال، یوں معلوم ہوگا کہ سر سے پانی ٹپکنے والا ہے اگرچہ اس پر کہیں تری کا نام نہ ہوگا۔دو گیرو (ارغوانی) رنگ کی چادریں اوڑھے ہونگے۔

نمبر:(۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام زمین پر اتریں گے تو وہ نکاح کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی، دنیا میں ان کی مدت قیام پینتالیس برس ہوگی پھر اس کی وفات ہوجائے گی اور وہ میری قبر یعنی میرے مقبرہ میں میرے پاس دفن کیے جائیں گے، (چنانچہ قیامت کے دن) میں اور عیسیٰ دونوں ایک مقبرہ سے

Marfat.com

ابو بکرؓ اور عمرؓ کے درمیان اٹھیں گے۔

(مشکوٰۃ ص ۴۸۰ باب نزول عیسیٰ علیہ السلام)

نمبر: (۳)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تورات میں حضرت محمد ﷺ کی صفات میں سے ایک صفت یہ بھی لکھی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آپ کے پاس دفن ہونگے۔

(ترمذی ج ۲ ص ۲۰۲ حدیث ۳۶۱۷)

نمبر: (۴)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونے کے بعد عرب کے مشہور قبیلہ ازد کی ایک خاتون سے نکاح کریں گے۔ اس قبیلہ کا تعلق قوم شعیب علیہ السلام سے ہوگا۔ اور آپ کی اولاد ہوگی۔

نمبر: (۵)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونے کے بعد یزد قبیلہ کی ایک خاتون سے نکاح کریں گے۔ اور ان کے دو لڑکے پیدا ہوں گے ایک کا نام ''موسیٰ'' اور دوسرے کا نام ''محمد'' رکھیں گے۔ چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تورات کے مصدق تھے اور وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔ اس نسبت سے ایک بیٹے کا نام موسیٰ رکھیں گے اور آسمان سے نازل ہونے کے بعد آنحضرت ﷺ کی شریعت اسلام کو نافذ کریں گے اس لحاظ سے دوسرے لڑکے کا نام محمد رکھیں گے۔

نمبر: (۶)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے نزول کے بعد چالیس سال تک زندہ رہیں گے اس کے بعد

Marfat.com

آپ کی وفات ہوگی اور آپ علیہ السلام کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک میں دفن کیا جائے گا۔
(مشکوٰۃ ص ۴۸۰ باب نزول عیسیٰ علیہ السلام)

اب مرزا قادیانی پر ایک نظر کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی کا نام ''غلام احمد'' ہے اس کے والد کا نام ''غلام مرتضیٰ'' اور اس کی والدہ کا نام ''چراغ بی بی'' عرف گھسیٹی ہے۔ یہ باون سال تک مسلمانوں کے اجتماعی عقیدہ کے ساتھ منسلک رہا۔ حضرت ''محمد المہدی'' اور سیدنا ''عیسیٰ علیہ السلام'' کو علیحدہ علیحدہ شخصیات مانتا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمانوں پر اٹھائے جانے کا اور پھر دوبارہ نزول آسمانی کا قائل تھا۔ اس کے بعد پھر اس پر وحی (شیطانی) نازل ہوتی ہے کہ تو عیسیٰ ہے۔ پھر اس وحی کو بیس سال تک لوگوں سے مخفی رکھتا ہے۔ اور خود کہتا ہے کہ مجھے ڈر تھا کہ لوگ میرے خلاف ہو جائیں گے۔ پھر لوگوں کو اپنے دام میں پھنسانے کے لیے پہلے مجدد اور مصلح پھر مہدی اور مسیح موعود (عیسیٰ علیہ السلام) کے یکے بعد دیگر دعوے کرتا رہا۔ اس کے بعد آخر کار ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کیا اور اپنے آپ کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل قرار دیا۔ اور پھر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں بمرض ہیضہ لیٹرین میں واصل جہنم ہوا۔

Marfat.com

حیات طیبہ جناب حضرت سیدنا عیسیٰ قرآن کی روشنی میں

دلیل نمبر ۱

"وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا"

اور (نزول مسیح کے وقت) اہل کتاب میں سے ہر شخص اس کی موت سے پہلے ضرور اس پر ایمان لے آئے گا، اور قیامت کے دن عیسیٰ علیہ السلام ان پر گواہ ہوں گے۔ (النساء: ۱۵۹)

اس آیت کی دو تفسیریں ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ "قبل موتہ" کی ضمیر کے مرجع میں دو احتمال ہیں، ایک احتمال یہ ہے کہ یہ ضمیر اہل کتاب کی طرف راجع ہے اور دوسرا احتمال یہ کہ یہ ضمیر حضرت عیسیٰ کی طرف راجع ہے۔ پہلی صورت میں اس آیت کا معنی ہوگا: اہل کتاب میں سے ہر شخص اپنی موت سے پہلے ضرور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے گا، حضرت ابن عباسؓ کا یہی قول مختار ہے، امام ابن جریر اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں: علی بن ابی طلحہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کوئی یہودی اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لے آئے۔

(جامع البیان جز۶ ص ۲۷، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

Marfat.com

عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی یہودی محل کے اوپر سے گرے تو وہ زمین پر پہنچنے سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے گا۔

سدی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: ہر یہودی اور نصرانی اپنے مرنے سے پہلے حضرت عیسیٰ بن مریمؑ پر ایمان لے آئے گا، ان پر ان کے ایک شاگرد نے اعتراض کیا جو شخص ڈوب رہا ہو، یا آگ میں جل رہا ہو، یا اس پر اچانک دیوار گر جائے، یا اس کو درندہ کھا جائے وہ مرنے سے پہلے کیسے ایمان لائے گا، حضرت ابن عباس نے فرمایا اس کے جسم سے اس کی روح اس وقت تک نہیں نکلے گی جب تک کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائے،

(جامع البیان جز ۶ ص ۲۸۔۲۷، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

یہ تفسیر مرجوح ہے کیونکہ جو یہودی یا نصرانی لڑائی میں اچانک دشمن کے حملہ سے مرجاتا ہے یا خودکشی کرلیتا ہے یا وہ کسی بھی حادثہ میں اچانک مرجاتا ہے اس کو کب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کا موقع ملے گا، اور راجح دوسری تفسیر ہے جس میں یہ ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہے، امام ابن جریر نے بھی اسی تفسیر کو راجح قرار دیا ہے اور اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے آسمان سے زمین پر نازل ہونگے، واضح رہے کہ مرزائی پہلی تفسیر کو راجح قرار دیتے ہیں تاکہ نزول مسیح نہ ثابت ہو، بہر نوع اس صورت میں معنی یہ ہے: اور (نزول مسیح کے وقت) اہل کتاب میں سے ہر شخص عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے ضرور ان پر ایمان لے آئے گا۔ امام ابن جریر اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریمؑ

Marfat.com

کی موت سے پہلے۔ ابو مالک نے اس کی تفسیر میں کہا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریمؑ کا زمین پر نزول ہوگا تو اہل کتاب میں سے ہر شخص ان پر ایمان لے آئے گا۔ حسن نے اس کی تفسیر میں کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے، بہ خدا وہ اب بھی زندہ ہیں لیکن جب وہ زمین پر نازل ہوں گے تو ان پر سب ایمان لے آئیں گے۔ ابن زید نے کہا جب عیسیٰ علیہ السلام بن مریمؑ نازل ہوں گے تو دجال کو قتل کردیں گے اور روئے زمین کا ہر یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے گا

(جامع البیان جز۶ ص ۲۶۔۲۵، مطبوعہ دارالفکر بیروت)

دلیل نمبر ۲

اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَھِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْۤا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَاَحْکُمُ بَیْنَکُمْ فِیْمَا کُنْتُمْ فِیْہِ تَخْتَلِفُوْنَ"

جس وقت اللہ نے کہا اے عیسیٰ میں لے لوں گا تجھ کو اور اٹھالوں گا اپنی طرف اور پاک کروں گا تجھ کو کافروں سے اور رکھوں گا ان کو جو تیرے تابع ہیں۔ غالب ان لوگوں سے جو انکار کرتے ہیں قیامت کے دن تک پھر میری طرف ہے تم سب کو آنا پھر فیصلہ کردوں گا تم میں جس میں تم جھگڑتے ہو۔"

یہودیوں نے عیسیٰؑ کو پکڑنے اور قتل کرنے کی خفیہ تدبیریں کیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت اور عصمت کی ایسی تدبیر فرمائی جو ان کے وہم وگمان سے بھی بالا اور برتر تھی۔ وہ یہ کہ ایک شخص کو حضرت عیسیٰؑ کا ہم شکل بنادیا اور عیسیٰؑ کو اپنی طرف اٹھالیا اور جب یہودی گھر میں داخل

Marfat.com

ہوئے تو اس ہم شکل کو پکڑ کر لے گئے اور عیسیٰؑ سمجھ کر قتل کیا اور سولی پر چڑھایا اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر تدبیر فرمانے والا ہے۔ کوئی تدبیر اللہ کی تدبیر کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کی پریشانی دور کرنے کے لیے یہ فرمایا کہ اے عیسیٰ گھبراؤ نہیں، تحقیق میں تم کو تمہارے ان دشمنوں سے بلکہ اس جہاں ہی سے پورا پورا لے لوں گا۔ اور بجائے اس کہ کے یہ نا ہنجار تجھ کو پکڑ کر لے جائیں۔ اور صلیب پر چڑھائیں میں تم کو اپنی پناہ میں لے لوں گا۔ اور آسمان پر اٹھاؤں گا جہاں کوئی پکڑنے والا پہنچ ہی نہ سکے گا۔ اور تجھ کو ان ناپاک اور گندوں سے نکال کر پاک اور صاف مطہر اور معطر جگہ میں پہنچا دوں گا کہ تجھ کو کفر اور عداوت کا رائحہ بھی محسوس نہ ہو۔ اور یہ نا ہنجار تجھ کو بے عزت کر کے تیرے اور تیرے دین کی اتباع سے لوگوں کو روکنا چاہتے ہیں۔ اور میں اس کے بالمقابل تیرے پیروؤں کو تیرے کفر کرنے والوں پر قیامت تک غالب اور فائق رکھوں گا۔ تیرے خدام اور غلام ان پر حکمران ہوں گے۔ اور یہ ان کے محکوم اور باج گزار ہوں گے۔ قیامت کے قریب تک یوں ہی سلسلہ رہے گا کہ نصاریٰ ہر جگہ یہود پر غالب اور حکمران رہیں گے۔ اور اپنی ذلت اور مسکنت کا اور حضرت مسیح بن مریم کے نام لیواؤں کی عزت و رفعت کا مشاہدہ کرتے رہیں گے۔ اور اندر سے تلملاتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ جب قیامت قریب آ جائے گی۔ اور دجال کو جیل خانہ سے چھوڑ دیا جائے گا۔ تاکہ یہود اپنی عزت اور حکومت قائم کرنے کے لیے اس کے ارد گرد جمع ہو جائیں۔ تو یکا یک عیسیٰ علیہ السلام بصد جاہ و جلال آسمان سے نازل ہوں گے۔ اور دجال کو جو یہود کا بادشاہ بنا ہوا ہو گا اس کو خود اپنے ہاتھ سے قتل فرمائیں گے۔ اور باقی یہود کا قتل و قتال اور اس جماعت کا بالکلیہ استیصال امام مہدی اور مسلمانوں کے سپرد ہو گا۔ دجال کے متبعین کو چن چن کر قتل کیا جائے گا۔ نزول سے پہلے یہود اگرچہ حضرت مسیحؑ کے غلام اور محکوم تھے مگر زندہ رہنے کی تو اجازت تھی۔ مگر حضرت مسیحؑ کے نزول کے

Marfat.com

بعد زندہ رہنے کی بھی اجازت نہ ہوگی۔ ایمان لے آؤ یا اپنے وجود سے بھی دست بردار ہو جاؤ اور نصاریٰ کو حکم ہوگا کہ میری الوہیت اور ابنیت کے عقیدہ سے تائب ہو جاؤ اور مسلمانوں کی طرح مجھ کو اللہ کا رسول اور بندہ سمجھو وہ صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ کو ختم کریں گے۔ اور سوائے دین اسلام کے کسی دین کو قبول نہ فرمائیں گے۔ الغرض نزول کے بعد اس طرح تمام اختلافات کا فیصلہ فرمائیں گے جیسا کہ آئندہ آیت میں اس طرف اشارہ فرماتے ہیں۔ پھر تم سب کا میری طرف لوٹنا ہے۔ پس اس وقت میں تمہارے اختلافات کا فیصلہ کروں گا۔ وہ فیصلہ یہ ہوگا کے عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے یہود کا یہ زعم باطل ہو جائے گا کہ ہم نے حضرت مسیحؑ کو قتل کر دیا۔

"كَمَاقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ"

اور نصاریٰ کا یہ زعم باطل ہوگا کہ وہ خدا یا خدا کے بیٹے ہیں اور حیات مسیحؑ کے مسئلہ کا فیصلہ ہو جائے گا اور روز روشن کی طرح تمام عالم پر یہ واضح ہو جائے گا کہ عیسیٰ علیہ السلام اسی جسد عنصری کے ساتھ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے تھے۔ اور اسی جسم کے ساتھ آسمان سے اترے ہیں۔

دلیل نمبر ۳

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ۔

(ال عمران)

اے مریمؑ اللہ تجھ کو بشارت دیتا ہے اپنے ایک حکم کی جس کا نام مسیح ہے عیسیٰ مریم کا بیٹا۔ مرتبہ والا دنیا میں اور آخرت میں اور اللہ کے مقربوں میں"

Marfat.com

حضرت مسیحؑ کو قرآن وحدیث میں کئی جگہ ''کلمۃ اللہ'' فرمایا ہے جیسا کہ سورۃ النساء کی آیت نمبر ۱۷۱ میں یوں تو اللہ کے کلمات بے شمار ہیں جیسا کہ دوسری جگہ سورۃ کہف کی آیت نمبر ۱۰۹ لیکن بالتخصیص حضرت مسیح کو ''کلمۃ اللہ'' (اللہ کا حکم کہنا) اس حیثیت سے ہے کہ ان کی پیدائش باپ کے توسط کے بدون عام سلسلہ اسباب کے خلاف محض خدا کے حکم سے ہوئی اور جو فعل عام اسباب عادیہ کے سلسلہ سے خارج ہو۔ عموماً اس کی نسبت براہ راست حق تعالیٰ کی طرف کر دی جاتی ہے۔ جیسے سورۃ انفال کی آیت نمبر ۱۷ میں'' ''مسیح'' اصل عبرانی میں ''ناشیخ'' یا ''نشیخا'' تھا۔ جس کے معنی مبارک کے ہیں۔ معرب ہو کر ''مسیح'' بن گیا۔ باقی دجال کو جو ''مسیح'' کہا جاتا ہے وہ بالاجماع عربی لفظ ہے جس کی وجہ تسمیہ اپنے موقع پر کئی طرح بیان کی گئی ہے۔ ''مسیح'' کا دوسرا نام یا لقب ''عیسیٰؑ'' ہے۔ یہ اصل عبرانی میں ''ایسوع'' تھا۔ معرب ہو کر ''عیسیٰؑ'' بنا۔ جس کے معنی سید کے ہیں۔ یہ بات خاص طور پر قابل غور ہے کہ قرآن کریم نے یہاں ''ابن مریمؑ'' کو حضرت مسیحؑ کے لیے بطور جزء علم استعمال کیا ہے کیونکہ خود مریمؑ کو بشارت سناتے وقت یہ کہنا کہ تجھے ''کلمۃ اللہ'' کی خوشخبری دی جاتی ہے جس کا نام ''مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام'' ہوگا۔ عیسیٰؑ کا پتہ بتلانے کے لیے نہ تھا بلکہ اس پر متنبہ کرنا تھا کہ باپ نہ ہونے کی وجہ سے اس کی نسبت صرف ماں کی ہی طرف ہوا کرے گی حتیٰ کہ لوگوں کو خدا کی یہ آیت عجیبہ ہمیشہ یاد دلانے اور مریم کی بزرگی ظاہر کرنے کے لیے گویا نام کا جزء بنا دی گئی۔ ممکن تھا کہ حضرت مریم کو بتقاضائے بشریت یہ بشارت سن کر تشویش ہو کہ دنیا کس طرح باور کرے گی کہ تنہا عورت سے لڑکا پیدا ہو جائے۔ ناچار مجھ پر تہمت رکھیں گے اور بچہ کو ہمیشہ برے لقب سے مشہور کر کے ایذا پہنچائیں گے۔ میں کس طرح برأت کروں گی؟ اس لیے آگے وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ کہہ کر اطمینان دلا دیا کہ خدا اس کو نہ صرف آخرت میں بلکہ دنیا میں بھی بڑی عزت و وجاہت عطا کرے

Marfat.com

گا اور دشمنوں کے سارے الزام جھوٹے ثابت کردے گا۔ ''وجیہ'' کا لفظ یہاں ایسا سمجھو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے متعلق سورۃ احزاب کی آیت نمبر ۶۹ میں فرمایا! گویا جو لوگ ''وجیہ'' کہلاتے ہیں ان کو حق تعالیٰ خصوصی طور پر جھوٹے طعن و تشنیع یا الزامات سے بری کرتا ہے حضرت مسیح علیہ السلام کے نسب پر جو خبیث باطن طعن کریں گے یا خدا کو یا کسی انسان کو جھوٹ موٹ ان کا باپ بتلائیں گے یا خلاف واقع ان کو مصلوب و مقتول یا بحالت زندگی مردہ کہیں گے یا الوہیت و ابنیت وغیرہ کے باطل عقائد کی مشرکانہ تعلیم ان کی طرف منسوب کریں گے۔ اس طرح کے تمام الزامات سے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اعلانیہ بریت ظاہر کرکے ان کی وجاہت و نزاہت کا علیٰ روس الاشہاد اظہار فرمائے گا جو وجاہت ان کو ولادت و بعثت کے بعد دنیا میں حاصل ہوئی اس کی پوری پوری تکمیل اس کے نزول کے بعد ہو گی جیسا کہ اہل اسلام کا اجماعی عقیدہ ہے۔ پھر آخرت میں خصوصیات کے ساتھ ان سے **أَنتَ قلت للناس اتخذونی الخ** کا سوال کرکے اور انعامات خصوصی یاد دلا کر تمام اولین و آخرین کے روبرو وجاہت و کرامت کا اظہار ہو گا جیسا کہ سورۃ ''مائدہ'' میں مذکور ہے اور نہ صرف یہ کہ دنیا اور آخرت میں باوجاہت ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کے اخص خواص مقربین میں ان کا شمار ہو گا۔

دلیل نمبر ۴

''هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ''

(سورۃ توبہ آیت نمبر ۳۳)

''اسی نے بھیجا اپنا رسول ہدایت اور سچا دین دے کر تا کہ اسے غلبہ دے ہر دین پر اور اگرچہ

Marfat.com

مشرک برا مانیں' بعینہ اسی طرح یہی آیت سورۃ صف آیت نمبر ۸ میں اس میں بجائے مشرکون کے کافرون ہے۔

تفسیر انوار البیان ج ۴ص ۲۶۶۔۲۶۷ پر غالب ہونے کی تین صورتیں بیان کی گئی ہیں:

نمبر(۱): دلیل وحجت کے ساتھ غلبہ یہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

نمبر(۲): اسلام کے غالب ہونے کی یہ صورت کہ مسلمان اقتدار کے اعتبار سے غالب ہوں جب صرف تین براعظم دنیا میں مصروف تھے تو قیصر وکسریٰ۔ ایشیا وافریقہ یورپ پر مسلمان غالب رہے اس وقت بھی دنیا کے بڑے حصہ پر مسلمان برسر اقتدار ہیں:

نمبر(۳): تمام اقوام جو مختلف ادیان کے ماننے والے ہیں۔ مسلمان ہو جائیں اور دنیا میں اسلام ہی اسلام ہو ایسا قیامت سے پہلے ضرور ہوگا۔ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مہدی کے زمانہ میں اسلام خوب پھیل جائے گا۔'' (ملخص) دونوں مقامات پر ان آیات سے قبل کی آیات میں سیدنا مسیح علیہ السلام کا تذکرہ ہے۔ چناچہ مفسرین نے ان آیات کو مسیح علیہ السلام کی دوبارہ تشریف آوری سے متعلق قرار دیا ہے۔ سورۃ صف آیت نمبر ۸ کے فائدہ میں ہے: اسلام کا غلبہ باقی ادیان پر معقولیت اور حجت ودلیل کے اعتبار سے۔ یہ تو ہر زمانہ میں بحمد اللہ نمایاں طور پر حاصل رہا ہے۔ باقی حکومت وسلطنت کے اعتبار سے وہ اس وقت حاصل ہوا ہے اور ہوگا جبکہ مسلمان اصول اسلام کے پوری طرح پابند اور ایمان وتقویٰ کی راہوں میں مضبوط اور جہاد فی سبیل اللہ میں ثابت قدم تھے یا آئندہ ہوں گے اور دین حق کا ایسا غلبہ کہ باطل ادیان کو مغلوب کر کے بالکل صفحہ ہستی سے محو کر دے، یہ نزول مسیح علیہ السلام کے بعد قربِ قیامت ہونے والا ہے۔''

دلیل نمبر ۵

''اَیَّدْنَا هُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ''

(سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۵۳)

Marfat.com

ترجمہ: ''ہم نے مسیح کو جبرائیلؑ کے ساتھ تائید دی''

جو مدعا بالا کی مؤید ہے یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو بوقت محصوری آسمان پر لے جانے کو حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے جیسا کہ سابقاً بروایت ابن عباسؓ جن کو ''علم قرآن بدُعا نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حاصل تھا'' مذکور ہو چکا ہے۔ اسی کی طرف قرآن مجید میں بار بار توجہ دلائی گئی ہے۔ تفصیل اسکی یوں ہے کہ اگر چہ تمام انبیاء کہ پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آتے رہے۔ مگر اس طرح کا واقعہ کسی نبی کے ساتھ پیش نہیں آیا جیسا مسیح علیہ السلام کے ساتھ، یعنی یہ کہ جبرائیل علیہ السلام انہیں دشمنوں کے نرغے سے نکال کر آسمان پر لے گئے ہوں یہی وجہ ہے کہ خاص مسیح علیہ السلام کے متعلق آیت میں بار بار آیا ہے۔ ''اَیَّدْنَا ہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ'' ہم نے مسیح کو جبرائیل کے ساتھ تائید دی۔ اسی طرح خدا تعالیٰ قیامت کے دن مسیح علیہ السلام کو یہ انعام یاد دلائے گا۔

''اِذْ اَیَّدْتُکَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ'' (سورۃ مائدہ آیت نمبر ۱۱۰)

''اے عیسیٰ علیہ السلام وہ وقت یاد کر جب میں نے تجھے روح القدس سے تائید بخشی یعنی آسمان پر زندہ اٹھایا۔

(تفسیر کبیر جلد ۱ صفحہ نمبر ۲۲۶)

آیت بالا کی موجودگی میں یہ اعتقاد رکھنا کہ معاذ اللہ یہود نے حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب پر چڑھا دیا اور آپ کے ہاتھوں میں میخیں ٹھوک دیں۔ ایک صریح گندہ اور کفریہ عقیدہ ہے۔ یقیناً حضرت مسیح علیہ السلام باعانت حضرت جبرائیل علیہ السلام بحکم و بموجب وعدہ الٰہی جو جلد پورا ہونے والا تھا۔ یہود کے ہاتھوں میں مبتلائے آلام ہونے سے پیشتر زندہ آسمان پر اٹھائے گئے۔

Marfat.com

دلیل نمبر ٦

"وَمَکَرُوْ وَمَکَرَ اللّٰہِ ـ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمٰکِرِیْنَ"

(سورۃ آل عمران آیت نمبر ۵۴)

اور مکر کیا انہوں نے اور اللہ تعالیٰ نے خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر تدبیر فرمانے والا ہے۔

کہ مکر کہتے ہیں لطیف وخفیہ تدبیر کو۔ اگر وہ اچھے مقصد کے لیے ہو تو اچھا ہے اور اگر برے مقصد کے لیے ہو تو برا ہے۔ اسی لیے "وَلَا یَحِیْقُ الْمکر السیّٔ" میں مکر کے ساتھ "سیّ" کی قید لگائی اور یہاں خدا کو خیر الماکرین کہا۔ مطلب یہ ہے کہ یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف طرح طرح کی سازشیں اور خفیہ تدبیریں شروع کر دیں۔ حتیٰ کہ بادشاہ کہ کان بھر دیے کہ یہ شخص (معاذ اللہ) ملحد ہے تورات کو بدلنا چاہتا ہے۔ سب کو بددین بنا کر چھوڑے گا۔ اس نے مسیح علیہ السلام کی گرفتاری کا حکم دے دیا۔ ادھر یہ ہو رہا تھا۔ اور ادھر حق تعالیٰ کی لطیف و خفیہ تدبیران کے توڑ میں اپنا کام کر رہی تھی۔ بیشک خدا کی تدبیر سب سے مضبوط ہے جسے کوئی نہیں توڑ سکتا۔

"تفسیر مواہب الرحمٰن جلد ۳ صفحہ ۱۹۹ پر ہے کہ "مکرو" بنی اسرائیل نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واسطے ایسے شخص کو مقرر کیا جو ان کو فریب میں دھوکے سے قتل کر ڈالے۔ "ومکر اللہ" اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کی شباہت اس پر ڈال دی جس نے عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کا قصد کیا تھا۔ پس کافروں نے اسی کو قتل کر ڈالا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھالیا۔

Marfat.com

دلیل نمبر ۷

"وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ 0

(سورۃ مائدہ آیت نمبر ۱۱۰)

''اور جب روکا میں نے بنی اسرئیل کو تجھ سے جب تو لے کر آیا ان کے پاس نشانیاں تو کہنے لگے کافر تھے جو ان میں، اور کچھ نہیں یہ تو جادو ہے صریح''

''معجزات اور فوق العادات تصرفات کو جادو کہنے لگے اور انجام کار حضرت مسیح علیہ السلام کے قتل کے درپے ہوئے حق تعالٰی نے اپنے لطف و کرم سے حضرت مسیح علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا۔ اس طرح یہود کو ان کے ناپاک مقاصد میں کامیاب ہونے سے روک دیا گیا۔

Marfat.com

حیات طیبہ جناب حضرت سیدنا عیسیٰ

احادیث کی روشنی میں

حدیث نمبرا

امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ روایت کرتے ہیں:

حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک صبح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر فرمایا اور اس کے ذکر میں آپ نے آواز پست بھی کی اور بلند بھی (یا اس کو بہت معمولی بھی قرار دیا اور بہت ہولناک بھی) حتیٰ کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ وہ کھجوروں کے جھنڈ میں (یہیں کہیں) ہے، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے واپس ہوئے اور پھر حاضر ہوئے، آپ نے ہمارے چہروں کو وحشت زدہ دیکھ کر پوچھا! تمہیں کیا ہو گیا؟ ہم نے کہا: یارسول اللہ! آپ نے دجال کا ذکر کیا اور اسکی حقارت اور ہولناکی کو بیان کیا حتیٰ کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ وہ کھجوروں کہ جھنڈ میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال سے زیادہ مجھے تم پر ایک اور چیز کا خدشہ ہے اگر (بالفرض) میرے سامنے دجال کا ظہور ہوا تو میں تمہارے بجائے اس کے خلاف حجت پیش کروں گا۔ اور اگر دجال کا ظہور اس وقت ہوا جب میں تم میں نہیں ہوں گا تو ہر شخص خود اس کے مقابلے میں حجت پیش کرے گا، اور میری طرف سے ہر مسلمان کا اللہ محافظ ہے، دجال گھنگھریالے بالوں والا جوان ہوگا، اس کی ایک آنکھ مٹی ہوئی ہوگی، (کانا ہوگا) گویا کہ میں اس کو (زمانہ جاہلیت کہ ایک شخص) عزیٰ بن قطن کے غلام کے مشابہ پاتا ہوں، تم میں سے جو شخص اس کو دیکھے وہ سورہ کہف

Marfat.com

کی ابتدائی آیات پڑھے، آپ نے فرمایا کہ وہ شام اور عراق کے درمیان سے نکلے گا، اور دائیں بائیں فساد پھیلائے گا، اے اللہ کہ بندو: ثابت قدم رہنا! ہم نے عرض کیا! یارسول اللہ: اس کا قیام زمین میں کتنی مدت کے لیے ہوگا؟ آپ نے فرمایا! چالیس دن تک، ایک دن ایک سال کی طرح ہوگا، اور ایک دن ایک مہینے کی طرح ہوگا، اور ایک دن ایک جمعہ (سات دنوں) کی طرح ہوگا، اور باقی دن تمہارے دنوں کی طرح ہونگے، ہم نے عرض کیا! یارسول اللہ: یہ بتلایئے کہ جو دن ایک سال کی طرح ہوگا اس میں ہمیں ایک دن کی نمازیں کافی ہونگیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں لیکن تم اندازہ سے نماز کے اوقات مقرر کر لینا، ہم نے عرض کیا! یارسول اللہ ﷺ: وہ زمین میں کس قدر تیز رفتاری سے چلے گا؟ آپ نے فرمایا! جس تیز رفتاری سے ہوا بادلوں کو چلاتی ہے، پھر وہ لوگوں کے پاس جا کر انکو اپنی دعوت دے گا، اور لوگ اس کی تکذیب کریں گے، اور اس پر رد کریں گے، اور جب وہ وہاں سے واپس ہوگا تو ان لوگوں کے اموال اس کے ساتھ چل پڑیں گے، اور صبح کو وہ لوگ خالی رہ جائیں گے، پھر وہ دوسرے لوگوں کے پاس جائے گا، اور دعوت دے گا، اور وہ لوگ اس کی دعوت کو قبول کرلیں گے، اور اس کی تصدیق کریں گے، اور وہ آسمان کو بارش برسانے کا حکم دے گا تو بارش ہونے لگے گی، اور زمین کو درخت اگانے کا حکم دے گا تو وہ درخت اگائے گی، شام کو انکے مویشی اپنی چراگاہوں میں اس طرح لوٹیں گے کہ انکے کوہان لمبے، کولہے چوڑے اور پھیلے ہوئے اور تھن دودھ سے بھرے ہوں گے، پھر وہ ایک ویران زمین سے کہے گا کہ اپنے خزانے نکالو، اور جب وہ لوٹے گا تو زمین کے خزانے اس کے پیچھے شہد کی مکھیوں کے سرداروں کی طرح (بہ کثرت) چل رہیں ہوں گے پھر وہ ایک جوان شخص کو بلائے گا، جو بھرپور جوان ہوگا، اور تلوار سے اس کے دو ٹکڑے کردے گا، تو پھر اس کو بلائے گا تو وہ ہنسی خوشی اس کے پاس آئے گا، اور وہ اسی حال میں ہوگا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم جامع مسجد دمشق کے سفید مشرقی

Marfat.com

منارہ پر اس حال میں اتریں گے کہ انہوں نے ہلکے زرد رنگ کے دو حلے پہنے ہوئے ہوں گے اور انہوں نے دو فرشتوں کے بازؤں پر ہاتھ رکھے ہوئے ہوں گے، جب آپ سر نیچا کریں گے تو سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوں گے، اور جب آپ سر اٹھائیں گے تو سفید موتیوں کی طرح چاندی کہ سفید دانے جھڑ رہیں ہوں گے، جس کافر تک آپ کے سانس کی بو پہنچے گی وہ مر جائے گا، اور آپ کے سانس کی بو حد نگاہ تک پہنچے گی، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے حتی کہ اس کو لد کے دروازے پر پا کر قتل کر دیں گے اور پھر جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا عیسیٰ علیہ السلام وہاں رہیں گے، پھر اللہ تعالیٰ آپکی طرف وحی کرے گا، کہ میرے بندوں کو کوہ کی طرف جمع کرو، کیونکہ میں وہاں اپنی ایک ایسی مخلوق اتاروں گا جس سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں ہے، آپ نے فرمایا! اللہ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا اور اللہ کے ارشاد کے مطابق ہر بلندی سے دوڑتے آئیں گے، آپ نے فرمایا! یہ لوگ پہلے بحیرہ طبریہ سے گزریں گے، اور اس کا سارا پانی لے جائیں گے، پھر یہاں سے انکے آخری لوگ گذریں گے، اور کہیں گے کہ شاید کبھی یہاں پر بھی پانی تھا، پھر وہ چلتے چلتے بیت المقدس کے پہاڑ تک پہنچے گے، اور کہیں گے کہ ہم نے زمین والوں کو تو اب قتل کر لیا چلو اب آسمان والوں کو قتل کریں، وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے، اللہ انکے خون آلودہ تیر واپس بھیج دے گا، اور حضرت عیسیٰ ابن مریم اور ان کے اصحاب کا محاصرہ کیا جائے گا حتیٰ کہ (بھوک کی وجہ سے) بیل کا سر تمہارے سو دینار سے زیادہ قیمتی ہوگا، پھر حضرت عیسیٰ ابن مریم اور ان کے اصحاب اللہ سے دعا کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ ان (یاجوج ماجوج) کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کرے گا، حتیٰ کہ وہ سب یک لخت مر جائیں گے، پھر جب عیسیٰ علیہ السلام اپنے اصحاب کے ساتھ اتریں گے تو ان کی بدبو، اور انکی چربی اور انکے خون سے ایک بالشت جگہ بھی خالی نہیں پائیں گے، پھر حضرت عیسیٰ اور انکے اصحاب دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ لمبی

Marfat.com

گردن والے اونٹوں کو مثل پرندے بھیجے گا، جو انہیں اٹھا کر پہاڑ کی غاروں میں پہنچا دیں گے، مسلمان انکے تیر و ترکش سات سال تک جلائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ایک بارش بھیجے گا جو ہر گھر اور ہر خیمہ تک پہنچے گی، اور تمام زمین کو دھو کر شیشہ کہ طرح صاف شفاف کر دے گی، پھر زمین سے کہا جائے گا اپنے پھل باہر نکال اور اپنی برکتیں لوٹا، سو اس دن ایک جماعت ایک انار کھائے گی، اور اس کے چھلکے کے سائے میں بیٹھے گی، دودھ میں اتنی برکت ہو گی کہ ایک اونٹنی کا دودھ پوری جماعت کے لیے کافی ہو گا، ایک گائے کے دودھ سے ایک قبیلہ سیر ہو جائے گا، اور ایک بکری کا دودھ ایک چھوٹے قبیلے کے لیے کافی ہو گا، وہ اس حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا، جو ہر مؤمن کی روح کو قبض کر لے گی، پھر (برے) لوگ باقی رہ جائیں گے، وہ عورتوں سے اس طرح کھلم کھلا جماع کریں گے، جس طرح گدھے کرتے ہیں انہی لوگوں پر قیامت ہو گی، یہ حدیث حسن صحیح ہے

(سنن ترمذی حدیث نمبر ۲۲۴۷، المستدرک ج ۴ ص ۹۲، صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۹۳۷)

حدیث نمبر ۲

امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا! عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب کو مٹائیں گے، اور ان کے لیے نماز جماعت سے پڑھائی جائے گی، وہ مال عطا کریں گے، حتیٰ کہ اس کو کوئی قبول نہیں کرے گا۔ وہ خراج کو موقوف کر دیں گے، وہ مقام روحاء پر نازل ہوں گے، وہاں حج یا عمرہ کریں گے، یا قران کریں گے پھر ابو ہریرہ نے یہ آیت تلاوت کی ”وامن اھل الکتاب الّا لیؤمنن بہ“ حنظلہ کا

Marfat.com

خیال ہے کہ حضرت ابو ہریرہ نے "قبل موت عیسیٰ" پڑھا تھا، پتا نہیں یہ بھی حدیث کا جزء ہے کہ نہیں یا ابو ہریرہ نے خود اس کی تفسیر کی ہے۔ (مسند احمد ج ۲ ص ۲۹۰، مکتب اسلامی بیروت مطبوعہ)

حدیث نمبر ۳

امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہو گی جب تک تم میں عیسیٰ بن مریم نازل نہ ہو جائیں، احکام نافذ کرنے والے، عدل کرنے والے، وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ کو موقوف کر دیں گے، اور اس قدر مال عطا کریں گے کہ اس کو لینے والا کوئی نہیں ہو گا۔

(صحیح البخاری حدیث نمبر ۲۴۷۶، صحیح مسلم حدیث نمبر ۱۵۵)

حدیث نمبر ۴

امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے عنقریب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے، احکام نافذ کرنے والے، عدل کرنے والے، وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ کو موقوف کر دیں گے، اور اس قدر مال لوٹائیں گے کہ اس کو قبول کرنے والا کوئی نہیں ہو گا، حتیٰ کہ ایک سجدہ کرنا دنیا اور مافیھا سے بہتر ہو گا، اور تم چاہو تو (اس کی تصدیق میں) یہ آیت پڑھو "وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ" اہل کتاب میں سے ہر شخص حضرت عیسیٰ کی موت سے پہلے ان پر ایمان لے آئے گا۔

(سنن ترمذی حدیث نمبر ۲۲۴۰، سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۰۷۸)

Marfat.com

حدیث نمبر۵

یزید بن اصم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ تم دیکھتے ہو کہ میں بہت بوڑھا ہو چکا ہوں، اور بڑھاپے کی وجہ سے میں جاں بلب ہو رہا ہوں، اور بہ خدا مجھے امید ہے کہ میں عیسیٰ کو پالوں گا اور ان کو میں رسول اللہ ﷺ کی احادیث بیان کروں گا، اور وہ میری تصدیق کریں گے۔

(مصنف عبدالرزاق ج ۱۱ حدیث نمبر ۲۰۸۴۶)

حدیث نمبر۶

امام جعفر صادق اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! خوش ہو جاؤ اور لوگوں کو خوشخبری دو، میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے پتا نہیں اس کے اول میں خیر ہے یا آخر میں، یا اس باغ کی طرح ہے جس سے ایک سال تک ایک فوج کھاتی رہی پھر دوسرے سال ایک اور فوج کھاتی رہی، اور شاید دوسری فوج زیادہ وسیع، عریض اور حسین تھی اور وہ امت کیسے ہلاک ہوگی جس کے اول میں، میں ہوں، وسط میں مہدی ہے، اور آخر میں مسیح ہے لیکن ان کے درمیان ایسے ٹیڑھے لوگ بھی ہوں گے جو نہ مجھ سے ہیں اور نہ میں ان سے ہوں۔

(مشکوۃ شریف صفحہ نمبر ۵۸۳ مطبوعہ دہلی)

حدیث نمبر۷

اما احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ روایت کرتے ہیں:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! میری امت میں سے بعض لوگ ہمیشہ حق پر قائم رہیں گے، جو ان سے عداوت رکھے گا، ان پر غالب رہیں

Marfat.com

گے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے گا اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے،

(مسند احمد ج ۴ ص ۴۲۹)

حدیث نمبر ۸

امام ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب نسائی متوفی ۳۰۳ھ روایت کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! کہ میری امت کی دو جماعتوں کو اللہ آگ سے محفوظ رکھے گا، ایک وہ جماعت جو ہند میں جہاد کرے گی، دوسری وہ جماعت جو عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ساتھ ہوگی۔

(المعجم الاوسط حدیث نمبر ۶۷۳۷)

حدیث نمبر ۹

امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! کہ اس وقت تمہاری کیا شان ہوگی جب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

(صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۴۴، صحیح البخاری حدیث نمبر ۳۴۴۹)

حدیث نمبر ۱۰

امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ روایت کرتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! سنو عیسیٰ بن مریم اور میرے درمیان نہ کوئی نبی ہے اور نہ ہی کوئی رسول ہے، سنو وہ میری امت میں میرے بعد خلیفہ ہوں گے، سنو وہ دجال کو قتل کریں گے، اور صلیب کو توڑ دیں گے، اور جزیہ کو موقوف کریں گے اور جنگ اپنے بوجھ اتار دے گی، سنو تم میں سے جو شخص ان کو پائے وہ انہیں میرا اسلام

Marfat.com

پہنچادے۔

(المعجم الصغیر حدیث نمبر ۷۲۵)

حدیث نمبر ۱۱

امام دیلمی نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! روئے زمین کے آٹھ سو بہترین مرد اور چار سو بہترین عورتوں پر عیسیٰ بن مریم نازل ہوگا۔

(جامع الحادیث الکبیر ج ۹، حدیث نمبر ۲۸۹۰۶)

حدیث نمبر ۱۲

امام ابو داؤد الطیالسی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ دجال پر حضرت عیسیٰ بن مریم کے سوا اور کسی کو مسلط نہیں کیا جائے گا۔

(الجامع الصغیر ج ۲ حدیث نمبر ۷۲۶۳)

حدیث نمبر ۱۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں (سیدنا) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے۔ فج روحاء میں ضرور حضرت عیسیٰ حج یا عمرہ یا قران کا تلبیہ پڑھیں گے۔

(شرح السنۃ ج ۷ حدیث نمبر ۴۱۷۲)

Marfat.com

حیات طیبہ جناب حضرت سیدنا عیسیٰ پر اجماع امت

﴿۱﴾

علامہ محمود آلوسی اپنی تفسیر روح المعانی پارہ ۲۲ زیر آیت خاتم النبیین ص ۳۲ پر فرماتے ہیں کہ "نزول عیسیٰ علیہ السلام پر امت کا اجماع ہے اس کی احادیث حد شہرت کو پہنچ گئی ہیں شاید تواتر معنوی کا ان کو درجہ حاصل ہے، اس قول پر کتاب اللہ گواہ ہے۔ اس پر ایمان لانا واجب ہے۔ اس کا منکر کافر ہے جیسے فلاسفیہ (یا آج کل کے قادیانی)

﴿۲﴾

علامہ زمخشری امام المعتزلین تفسیر کشاف ص ۵۴۴۔۵۴۵ ج ۳ میں لکھتے ہیں کہ "اگر تو کہے کہ حضور علیہ السلام آخر الانبیاء کیسے ہوئے حالانکہ عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں نازل ہوں گے، میں کہوں گا کہ آخر الانبیاء علیہ السلام ہونے کے معنی یہ ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں بنایا جائیگا اور عیسیٰ علیہ السلام ان نبیوں میں سے ہیں جن کو نبوت پہلے مل چکی ہے۔ معلوم ہوا کہ معتزلہ بھی اس عقیدہ میں خلاف نہیں ہیں جیسا کہ عقیدہ سفارینی میں مذکور ہے صرف ملاحدہ اور متفلسفہ خلاف ہیں اور بعض علماء نے جو لکھا ہے کہ معتزلہ اس کے خلاف ہیں وہ وہی معتزلہ ہیں جو فلسفی العقیدہ ہو کر ملاحدہ میں جا ملے یہ بالکل لایعبا بہ ہیں۔ اجماع میں ان کے خلاف سے کچھ خلل لازم نہیں آتا۔

Marfat.com

﴿۳﴾

کتاب الاذاعہ صفحہ نمبر ۷۷ میں یوں عبارت ہے ''پس ثابت ہو چکا کہ وہ احادیث جو مہدی موعود کے بارے میں وارد ہیں متواتر ہیں اور وہ احادیث جو نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے بارے میں وارد ہیں۔ انتہی کلام الشوکانی لیکن اجماع پس سفارینی نے لوامع میں فرمایا کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام پر امت کا اجماع ہے کسی نے اہل شریعت میں سے اس میں خلاف نہیں کیا بس صرف فلاسفہ اور ملاحدہ نے انکار کیا ہے جن کے اختلاف کا کچھ اعتبار نہیں اور تحقیق امت کا اجماع منعقد ہوا کہ وہ نازل ہوں گے اور شریعت محمدیہ ﷺ پر حکم کریں گے اور آسمان سے نزول کے زمانہ میں شریعت مستقل لے کر نازل نہ ہوں گے۔ اگرچہ نبوت انکے ساتھ قائم ہے اور وہ نبوت کے ساتھ متصف ہوں گے۔

﴿۴﴾

حافظ عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ تلخیص الحبیر ج ۳ صفحہ نمبر ۴۶۲ مطبوعہ مکہ روایت نمبر ۱۶۰۷ میں فرماتے ہیں۔ ''یعنی تمام محدثین اور مفسرین اس پر متفق ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی بدن کے ساتھ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے اختلاف صرف اس بارے میں ہے کہ رفع الی السماء سے پہلے کچھ دیر کے لیے موت طاری ہوئی۔ یا حالت نوم میں اٹھائے گئے۔''

﴿۵﴾

علامہ سفارینی شرح عقیدہ سفارینیہ صفحہ نمبر ۹۰ ج ۲ پر فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول من السماء کتاب وسنت اور اجماع امت سے ثابت ہوا ہے اول آیت ''وان من اهل الكتاب الآية'' نقل کی اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث نقل کی اب اس کے بعد فرماتے

Marfat.com

ہیں۔ ''یعنی رہا اجماع سو تمام امت محمدی کا اجماع ہو گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ضرور نازل ہوں گے اور اہل اسلام میں سے اس کا کوئی مخالف نہیں۔ صرف فلاسفہ اور ملحد اور بے دین لوگوں نے اس کا انکار کیا ہے جن کا اختلاف قابل اعتبار نہیں نیز تمام امت کا اجماع اس پر ہوا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نازل ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی شریعت کے موافق حکم کریں گے مستقل شریعت لے کر آسمان سے نازل نہ ہوں گے۔ اگر چہ وصف نبوت ان کے ساتھ قائم ہوگا۔''

﴿٦﴾

تفسیر بحر المحیط کے صفحہ نمبر ۴۷۳ جلد نمبر ۲ پر ہے کہ ''یعنی تمام امت کا اجماع اس پر ہو چکا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں اور اخیر زمانہ میں نازل ہوں گے جیسا کہ احادیث متواترہ سے ثابت ہے''

﴿٧﴾

امام ابوالحسن اشعری قدس اللہ سرہ ''**کتاب الابانته عن اصول الدیانته**'' کے صفحہ نمبر ۴۶ پر فرماتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے عیسیٰ علیہ السلام میں آپ کو پورا پورا لوں گا اور آپ کو اٹھاؤں گا۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو یہود نے یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھالیا۔ اور مت کا اس پر اجماع ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر اٹھالیا گیا۔''

Marfat.com

نماز اَچھی روزہ اَچھا حج اَچھا زکوٰۃ اَچھی
مگر مَیں باوجود اِسکے مُسلماں ہو نہیں سکتا!
نہ جب تک کَٹ مَروں مَیں خواجہ بطحا ﷺ کی حُرمت پر
خُدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا!

Marfat.com

ختم نبوت

قرآن، حدیث اور
صحابہؓ کی نظر میں

Marfat.com

تحفظِ ختم نبوت کیلئے صدیق اکبرؓ کا عظیم کارنامہ:

اس عقیدہ کی حفاظت کیلئے سیدنا صدیق اکبرؓ نے اتنا بڑا کارنامہ سرانجام دیا جس کی نظیر پوری تاریخ اسلام میں نہیں ملتی۔

مسیلمہ کذاب سے جنگ کیلئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کے بیٹے حضرت عکرمہؓ کو لشکر دے کر یمامہ بھیجا۔ عکرمہؓ کون تھے؟ ابوجہل کے بیٹے۔ بہت بڑے جرنیل تھے اس پر غور کرو کہ عرب میں مسیلمہ کو ماننے والا کوئی نہیں تھا بلکہ عجمی لوگ ماننے والے تھے۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ اس کی امت یہاں آجائے تو تب جہاد کریں گے بلکہ دنیا کے جس کونے میں بھی مُدّعی نبوت ہو، اس کا خاتمہ مسلمانوں کا اولین فریضہ ہے۔

نبوتِ کاذبہ کے خلاف پہلا عظیم معرکہ:

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت مدینہ سے لشکر بھیج رہے ہیں۔ جب ابھی تک مدینہ میں یہ وبا نہیں آئی تھی۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہٗ کو لشکر دے کر بھیجا اور ہدایت کی اس وقت تک جنگ نہ کرنا جب تک حضرت (شرحبیل) رضی اللہ عنہ اپنی مہم سے فارغ ہو کر آپ کے ساتھ نہ مل جائیں۔ کیونکہ حضرت صدیقؓ کو خبریں مل گئی تھیں کہ مسیلمہ کا لشکر بڑا جرار اور وہ بڑے جنگ جو لوگ ہیں اور اس نے اپنی بڑی فوج تیار کر لی ہے۔ جب حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گئے تو جذبہ جہاد سے سرشاری کی وجہ سے ان کے آنے کا انتظار نہ کیا۔ ارادہ نیک تھا، بہادر جرنیل تھے۔ لیکن امیر المومنین کی ہدایت کا خیال نہ رکھ سکے۔ ارادہ اچھا تھا کہ شرحبیل کا انتظار کیے بغیر میں ان کا قلع قمع کر دوں گا۔ منکرین ختم نبوت کو اتنی مہلت ہی کیوں دی جائے؟ لڑائی ہوئی تو عارضی طور پر شکست ہوگئی جس سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بڑا دکھ ہوا۔

Marfat.com

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت منکرین زکوٰۃ مالک بن نویرہ وغیرہ سے قتال کرنے گئے ہوئے تھے۔ وہ اس مہم سے فارغ ہو کر آ گئے تھے تو حضرت ابوبکرؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو فوراً حکم دے کر بھیجا کہ اب تم تینوں (عکرمہ، شرحبیل، خالد) جرنیل اکٹھے ہو کر پھر مسیلمہ سے لڑائی کرنا۔ کیونکہ اس لڑائی میں مسلمانوں کا بڑا نقصان ہو گیا تھا۔ اب تینوں جرنیل (عکرمہ، خالد بن ولید، شرحبیل رضی اللہ عنہم) اکٹھے ہو گئے اور انہوں نے بالاتفاق اس کی کمان حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو دے دی۔

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بڑے ہیں۔ ان دونوں جرنیلوں نے ان کی قیادت میں یہ تاریخی جنگ لڑی۔ یہ اتنی بڑی جنگ ہوئی کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور میں اتنی بڑی تاریخی جنگ نہیں لڑی گئی۔ اس جنگ میں 1200 سو مسلمان شہید ہوئے۔ سات سو کے قریب حفاظ صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہو گئے تھے۔ جن کی شہادت کے بعد حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کہا تھا ابوبکر! قرآن کو کتابی شکل میں لکھوالو۔ اگر تم نے ایک اور ایسی جنگ لڑ لی تو حافظ ختم ہو جائیں گے۔ قرآن لکھا ہوا تو ہے نہیں، سینوں میں محفوظ ہے۔ قرآن کو کتابی شکل میں لکھوالو۔ کیونکہ اس جنگ میں سات سو کے قریب حافظ صحابہ شہید ہو گئے۔

اگر نبی اکرم علیہ السلام کے زمانہ سیرت کو دیکھا جائے کہ حضور علیہ السلام کے زمانہ میں کل شہید ہونے والے صحابہؓ کی تعداد کتنی ہے؟ تو زیادہ سے زیادہ شہید ہونے والی تعداد دو سو انسٹھ ہے اور ایک ختم نبوۃ کی جنگ میں کتنے صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے۔ (بارہ سو صحابہ رضی اللہ عنہم)

فاروق اعظمؓ کا خراجِ تحسین:

اس جنگ کی عظمت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھو۔ کون فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ؟ جسے حضور علیہ السلام نے غلافِ کعبہ پکڑ کر لیا۔ جو مرادِ پیغمبر بنا۔ کون فاروق رضی اللہ

Marfat.com

عنہ؟ جب تک وہ نہیں آیا اسلام گھر کے اندر رہا جب وہ اسلام میں آیا تو اسلام گھر سے باہر آیا
جس نے سب سے پہلے اعلانیہ نماز مسلمانوں کو بیت اللہ میں ادا کروائی۔ وہ فاروق، صدیق
رضی اللہ عنہ سے کہہ رہا ہے کہ میرے ساتھ سودا کرلو۔ میری ساری زندگی کی نیکیاں لے لو
مجھے اپنی راتوں میں سے ایک رات دے دو اور دنوں میں سے مجھے ایک دن دے دو۔

کون سی راتوں میں سے ایک رات؟ وہ تین راتیں جو آپ نبیؐ کو لے کر غارِ ثور میں
رہے تھے۔ ان میں سے ایک رات کی نیکیاں مجھے دے دو اور دنوں میں سے ایک دن دے
جب تم جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب سے جنگ لڑ رہے تھے۔ جو مشکل ترین دن تھے۔
ان دنوں میں سے ایک دن مجھے دے دو۔ باقی میری ساری زندگی کی عبادت تم لے لو۔ تو ختم
نبوت کے تقدس کیلئے لڑی جانے والی جنگ کے دن کیسے تھے؟ ان کی قدر جا کر فاروق اعظم
سے پوچھیے کہ ساری زندگی کی نیکیاں اس ایک دن کے بدلے دے رہا ہے۔ جن دنوں میں
مسیلمہ کذاب سے جنگ ہو رہی تھی۔

حضرت وحشیؓ کا عزمِ صمیم:

ختم نبوۃ کیلئے لڑی جانے والی جنگ کی عظمت ایک اور صحابیؓ کے کردار سے پوچھو
حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کون وحشی رضی اللہ عنہ؟ جنہوں نے حضور علیہ السلام کے چچاؓ
شہید کیا تھا۔ حضور علیہ السلام کے پہلوان چچا جن کی آنکھیں نکال دی گئی تھیں۔ کان، ناک
کاٹ دیے گئے تھے۔ ان کے قاتل حضرت وحشی جب حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں اسلام
قبول کرنے آئے تو حضور علیہ السلام نے ان کا اسلام منظور کرلیا اور فرمایا:

''وحشی! تیرا ایمان قبول ہے لیکن میرے سامنے نہ آنا۔ کیونکہ تیرے سامنے آنے کی
وجہ سے چچا کی شہادت کا دلخراش منظر میری نظروں کے سامنے آجاتا ہے۔ تو حضرت وحشی اس

Marfat.com

کے بعد مدت العمر حضور علیہ السلام کے سامنے نہ آئے اور دل میں تڑپ رہتی تھی۔ کہ جیسے اسلام کے نامور پہلوان کو قتل کر کے حضور علیہ السلام کو دکھ پہنچایا۔ اب ایسے ہی اسلام کے کسی بڑے دشمن کو ختم کر کے آقا علیہ السلام کو خوش کروں گا۔

تو جب مسیلمہ کذاب کے لیے لشکر تیار ہونے لگا۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لشکر تیار کیا تو فرماتے ہیں سب سے پہلے میں نے نام لکھوایا اور اسی وقت عزم کر لیا کہ اس جھوٹے مدعی نبوت کو میں ان شاء اللہ خود قتل کروں گا۔ لشکر دوسرے فوجیوں سے لڑے گا۔

جنگ شروع ہوگئی۔ بائیس ہزار آدمی مسیلمہ کے قتل ہوئے۔ حضرت وحشی کہتے ہیں کہ مجھے بڑی جدوجہد کے بعد معلوم ہوا کہ مسیلمہ فلاں قلعہ میں ہے اور قلعہ میں اپنی فوج کی کمان کر رہا ہے۔ وہ سرتاپا لوہے کی زرہ میں ملبوس تھا صرف اس کی آنکھیں نظر آتی تھیں۔ اب میرے لئے کوئی چارہ نہ تھا۔ کہتے ہیں میں نے اس کی آنکھوں کو نشانہ بنا کر تیر پھینکا۔ تیر سیدھا اس کی آنکھ میں پیوست ہو گیا۔ وہ تڑپ کر گرا اور میں دیوار پھلانگ کر اندر گیا اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے اور اس کی نعش کا اسی طرح مثلہ کیا جس طرح حضور علیہ السلام کے چچا امیر حمزہؓ کا کیا تھا۔ اس وقت میرا دل خوش ہوا کہ آج حالت اسلام میں کفر کے اس دھبے اور داغ کو دھو دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ میری یہ خدمت قبول کریں۔ (آمین)

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اتنی عظیم جنگ لڑ کر امت کو سمجھایا کہ مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت کیا ہے؟ اس مسئلہ کیلئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنی قیمتی جانوں کے نذرانے پیش کیے۔ اپنا خون پیش کیا۔ اب یہ جھوٹی نبوت اپنے مراکز کے ساتھ دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ لوگوں کو گمراہ کر رہی ہے۔ مرزائیوں نے لندن میں انٹرنیشنل وفات مسیح کانفرنس کی اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی پر اس کی تشہیر کی اور یہ پروپیگنڈا کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ ان کی قبر کشمیر میں ہے اور حدیث میں جو آیا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم آئے گا۔ اس سے مراد مرزا

Marfat.com

غلام احمد قادیانی ہے۔ یہ آ گیا ہے اس پر ایمان لے آؤ۔

ہر صاحبِ ایمان کیلئے لازم ہے

ختم نبوت کا عقیدہ مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے لیکن آج مجھے اس بات پر افسوس ہے کہ مسلمانوں میں ننانوے فصد (99٪) حضرات کو ختم نبوت جیسے بنیادی عقیدہ پر ایک آیت بھی یاد نہیں ہوگی۔ ہمارے لئے شرم کی بات ہے کہ قادیانیوں کے دس سالہ بچے کو بھی مرزا کی جھوٹی نبوت پر کذب بھری تاویلات کے ساتھ دس آیات یاد ہوں گی۔

کلمہ شریف جس طرح فرض ہے اسی طرح ہر مسلمان کو چاہیے کہ ختم نبوت کی ایک آیت ضرور یاد کرے۔

ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دیں گے؟

ہم حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کو مانتے ہیں لیکن ختم نبوت پر ایک آیت بھی نہیں پڑھ سکتے۔

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبین و کان اللہ بکل شیء علیما۔ (سورۃ احزاب۔۴۰)

ختم نبوۃ پر قرآنی دلیل

اور کچھ نہیں تو حضور علیہ السلام کی ختم نبوت پر یہی ایک آیت تو یاد کر لینی چاہیے۔

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبین و کان اللہ بکل شیء علیما۔ (سورۃ احزاب۔۴۰)

محمد علیہ السلام تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں اور لیکن وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔

Marfat.com

آیت کا شانِ نزول

اس آیت کے شانِ نزول میں ایک واقعہ ہے نبی اکرم علیہ السلام کی پھوپھی زاد بہن حضرت زینب رضی اللہ عنہا تھیں۔ جن کا نکاح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ بولے بیٹے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے کر دیا حضور علیہ السلام کے بیٹے تو بچپن ہی میں فوت ہو گئے تھے۔ آپ کی چار بیٹیاں تھیں۔ ان کی شادیاں اور اولادیں بھی ہوئیں لیکن بیٹا ایک بھی بڑا نہیں ہوا۔ اس کی حکمت خود بتلائی۔

بخاری شریف کی حدیث ہے:

لو قضی ان یکون من بعدی نبی لعاش ابراھیم (بخاری)

اگر میرے بعد نبی ہونا ہوتا تو میرا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا۔

حضور علیہ السلام کے بیٹے زندہ نہ رہے کیونکہ آپؐ کے بعد نبی کوئی نہیں ہونا۔

اگر حضور علیہ السلام کا بیٹا زندہ رہتا اور نبی نہ بنتا تو یہ نبی کی شان کے خلاف تھا۔ اور نبیوں کے بیٹے تو نبی ہوں مگر آمنہ کے لال علیہ السلام کے بیٹے نبی نہ ہوں۔

قادیانی ایک حدیث پیش کرتے ہیں کہ

لو عاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا

اس کی نہ کوئی سند ہے نہ کوئی صحیح روایت ہے۔

جس کی سند صحیح ہے۔ بخاری کی حدیث کو نہیں مانتے۔

تو بہر حال حضور علیہ السلام کا منہ بولا بیٹا جوان ہوا تو آپ نے پھوپھی کی بیٹی زینبؓ سے ان کی شادی کر دی۔ اتفاقاً دونوں کا آپس میں مزاج نہ ملا۔ آخر حضرت زید رضی اللہ عنہ نے طلاق دے دی۔ جس پر آنحضرت علیہ السلام کو بڑا صدمہ اور دکھ ہوا۔ اس لئے کہ سارے

Marfat.com

خاندان نے شادی کے وقت مخالفت کی تھی کہ زیدؓ غلام ہے۔ پتہ نہیں کہاں کا؟ اور یہ اونچا ہاشمی خاندان؟ اس لڑکی کی شادی اس سے کیوں کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔؟؟

اس پر حضور علیہ السلام کی مخالفت ہوئی۔ جب نوبت طلاق تک پہنچی تو اور زیادہ برانگیختہ ہوئے۔ نبی کریم علیہ السلام کو اس واقعے سے بڑی تکلیف ہوئی اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں حکمت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مائی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضور علیہ السلام سے کر دیا اور فرمایا: وزوجنکھا۔ کہ اے محمد علیہ السلام ہم نے آپ ﷺ کا نکاح زینب سے کر دیا۔ (سورۃ احزاب)

کفار کیلئے اللہ تعالیٰ کا جواب

جونہی لوگوں کو اس بات کا پتہ چلا کہ زینب حضور علیہ السلام کی بیوی بن گئی ہیں تو ایک طوفان برپا ہو گیا۔ (العیاذ باللہ) کہنے لگے کہ یہ کیسا نبی ہے؟ جس نے اپنی بہو سے نکاح کر لیا ہے۔ کیونکہ زیدؓ منہ بولا بیٹا تھا تو اس کی بیوی بہو بنی۔ اس پر یہ آیت اتری۔ اللہ نے فرمایا:

ماکان محمد اباا حد من رجالکم

کہ محمد علیہ السلام تم میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ جب ان کا لڑکا ہی نہیں ہے تو ان کی بہو کیسے بن گئی؟ کیونکہ کسی کو منہ سے بیٹا کہنے سے وہ حقیقی بیٹا تو نہیں بن جاتا۔

کسی کو منہ سے بیٹی کہنے سے وہ حقیقی بیٹی یا منہ سے بہن یا ماں کہہ دینے سے وہ حقیقی ماں، بہن، بیٹی نہیں بن جاتی۔

شریعت نے مسئلہ سمجھانا تھا کہ کسی کو بیٹا یا بیٹی کہہ دینے سے اس کے احکام بیٹوں یا بیٹیوں والے نہیں ہو جاتے۔

اگرچہ حضور علیہ السلام نے اس کو بیٹا کہہ دیا تھا لیکن وہ آپ ﷺ کے گھر پیدا تو نہیں ہوا تھا وہ تو اپنے باپ کے گھر پیدا ہوا تھا۔ تو اس لئے حضرت زینب حضور علیہ السلام کی بہو نہیں بنتیں۔

Marfat.com

فرمایا:

ماکان محمد ابا احد من رجالکم

محمد علیہ السلام تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں۔تو اس کی بہو کیسے آ گئی؟ یہ غلط کہتے ہیں۔

آگے فرمایا:

ولکن رسول اللّٰہ

اور لیکن آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔

جب آپ ﷺ سے یہ نفی کی کہ آپ ﷺ جسمانی طور پر کسی کے باپ نہیں ہیں تو فرمایا کہ لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں۔رسول امت کا روحانی باپ ہوتا ہے۔اس کی بیویاں امت کی روحانی مائیں ہوتی ہیں۔

وازواجہ امھاتھم

انبیاءؑ تو دوسرے بھی روحانی باپ ہیں اس روحانی باپ اور دوسروں میں فرق کیا ہوا؟ روحانی باپ تو اور بھی ہوئے رسول تو اور بھی ہوئے تو اس رسول اور دوسرے رسول میں کیا فرق ہوا؟ کہ یہ رسول خاتم النبیین ﷺ ہے۔

اللہ نے جس طرح اپنی توحید قل ھو اللہ کہہ کر بیان کی ہے اور حضور علیہ السلام کی رسالت محمد رسول اللہ کہہ کر بیان کی ہے۔

اسی طرح حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کو خاتم النبیین کہہ کر بیان کیا ہے۔

یہ آیت خاتم النبیین حضور علیہ السلام کی ختم نبوت پر دو اور دو چار کی طرح واضح ہے۔اگر کوئی اور آیت نہ بھی ہوتی تب بھی حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کیلئے یہی کافی ہوتی۔

Marfat.com

خاتم النبیین کی وضاحت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے

اب خاتم النبیین کا ترجمہ سمجھو یہ لفظ تو قادیانی بھی مانتے ہیں۔ ہیرا پھیری جتنی ہے وہ معنی میں ہے۔ وہ اس کا معنی مہر کرتے ہیں۔ کہ حضور علیہ السلام نبیوں کی مہر ہیں۔ اگرچہ مہر کا معنی بھی ہمارے خلاف نہیں کیونکہ جس چیز پر مہر لگ جائے اور سیل ہو جائے وہ بند ہو جاتی ہے۔ اس میں کمی بیشی نہیں ہوتی۔ تو اس وقت خاتم النبیین کا معنی ہے کہ ہمارے نبی نبیوں کی زینت ہیں۔

کبھی یہ معنی خاتم النبیین کا افضل کرتے ہیں جیسے کہتے ہیں خاتم المحدثین کہ اس پر حدیث ختم ہے گویا اس نے کمال کر دیا ہے۔ گویا یوں کہا گیا ہے کہ اس نبی پر نبوت ختم کر دی گئی ہے۔

یعنی کہ یہ کمال کا نبی ہے خاتم النبیین کا یہ معنی ہے۔

پہلا تو وہ معنی جو خود نبی نے اس کا کیا ہے وہ سنو! حضور علیہ السلام کو پتہ تھا کہ میری امت میں دجال و کذاب پیدا ہوں گے۔ آپؐ نے امت کو خبردار کیا اور ایک حدیث میں فرمایا:

لاتقوم الساعة حتی یعبث دجالون کذابون۔

کہ اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک کئی کذاب اور دجال پیدا نہ ہوں گے۔

اور آپ علیہ السلام دجالوں سے پناہ مانگتے تھے۔

اللهم انی اعوذبك من فتنة مسیح الدجال (بخاری)

اے اللہ میں مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں۔

ایک بڑا دجال آئے گا اس سے پہلے کئی دجال آئیں گے۔ ان کا سرغنہ کانا دجال ہوگا۔ مرزا کہتا ہے کہ کانا دجال سے مراد انگریز ہے اور حدیث میں جو آتا ہے کہ وہ دجال گدھا پر سوار ہوگا اس سے مراد ریل گاڑی ہے (ازالہ اوہام ص ۷۳۰ رخ جلد ۳ ص ۴۹۳) اور

Marfat.com

مرزا قادیانی خود اس گدھا پر سوار ہوتا تھا (ازالہ اوہام ص ۸۳۹ رخ جلد ۳ ص ۵۵۵) بلکہ اس کی لاش بھی اسی گدھے پر لادی گئی (مجدد اعظم جلد ۲ ص ۱۲،۱۱ بحوالہ زریں اصول ص ۲۵۰)

بہر حال حضور علیہ السلام نے دجالوں کے فتنوں سے پناہ مانگی ہے۔ چودھویں صدی کا دجال مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ اور یہ فتنہ ہے اور حضور علیہ السلام نے فتنہ سے پناہ مانگی ہے۔ تو جس فتنہ سے حضور علیہ السلام نے پناہ مانگی ہے کیا وہ معمولی ہوسکتا ہے؟ ان دجالی فتنوں سے بچنے کیلئے سورہ کہف ہر جمعہ پڑھا کرو۔

حضور علیہ السلام نے اس آیت کا خود ترجمہ کر کے بتلا دیا۔

فرمایا:

سیکون فی امتی ثلثون کذابون دجالون کلھم یزعم انه نبی الله و انا خاتم النبیین لا نبی بعدی (مسلم)

کہ عنقریب میری امت میں تیس کذاب و دجال ہوں گے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ میں خدا کا نبی ہوں یاد رکھنا۔ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

ہاں! یہ فرمایا کہ میرے بعد میری امت میں سے جھوٹے دجال ہوں گے۔ میرا کلمہ پڑھیں گے۔ قبلہ کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھیں گے۔ ان سے خبردار رہنا اور محفوظ رہنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتا دیا کہ دجال، کذاب ہوں گے وہ خاتم النبیین کا ترجمہ کچھ اور ہی کریں گے اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم معنی خود بتا گئے

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

حضور علیہ السلام کو پتہ تھا کہ اس کا معنی مہر والا بھی کریں گے زینت والا بھی کریں گے۔ افضل بھی کریں گے فرمایا کہ لا نبی بعدی کہ میرے بعد نبی کوئی نہیں۔

یہ لائے نفی جنس عام تھا جس طرح لا الہ ہے۔

Marfat.com

اگر آگے سے ''الا والا'' کلمہ'' (الا والی رکاوٹ یعنی حرفِ استثناء) نہ ہوتا تو یہ اللہ ہی نہ رہتا لا الہ کے کیا معنی ہیں؟

کہ کوئی الہ نہیں کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے

یہاں لفظ اللہ سے پہلے الا آیا۔ لا نبی بعدی میں آگے کوئی الا نہیں ہے۔ نبی پر لا آیا تو اس نے صفایا کر دیا کہ سب ظلی، بروزی ختم۔

میرے بعد کوئی نبی نہیں نہ تشریعی نہ غیر تشریعی کسی قسم کا بھی نہیں ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ختم نبوت:

ہاں! اگر ذکر آیا ہے تو جھوٹے نبیوں کا ذکر آیا ہے کہ میرے بعد دجال ہوں گے وہ آئیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی آئیں گے۔

اور عیسیٰ علیہ السلام کے آنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیوں کہ عیسیٰ علیہ السلام تو پہلے آ چکے ہیں۔

لا نبی بعدی کا معنی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

عیسیٰ علیہ السلام حضور علیہ السلام سے پہلے ہوئے ہیں۔ انبیاءؑ کی فہرست تو مکمل ہو چکی ہے۔ آدم سے محمد علیہم السلام تک۔

ان میں عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ ان ابنیاءؑ میں سے بھی آ جائیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کیونکہ جو بھی آئے گا وہ حضور علیہ السلام کا امتی بن کر آئے گا۔ مستقل دعویٰ نبوت یا رسالت کوئی نہیں کرے گا۔ خاتم النبیین کی وضاحت (دوسری حدیث) تو حضور علیہ السلام نے **لا نبی بعدی** فرما کر واضح کر دی ہے۔

کہ میرے بعد نبی کوئی نہیں اور آپ فرما رہے ہیں:

Marfat.com

ان الرسالة والنبوة قدانقطعت

یہ بڑی تاکید والا کلمہ ہے کہ بے شک پکی بات ہے کہ نبوۃ بھی ختم اور رسالت بھی ختم اور فرمایا:

فلا رسول بعدی و لا نبی بعدی

میرے بعد رسول بھی کوئی نہیں۔ نبی بھی کوئی نہیں (ترمذی)

اتنی واضح اور پکی دلیل کے ہوتے ہوئے کوئی کہے کہ میں ظلی اور بروزی ہوکر آیا ہوں۔ تو کیا یہ کفر نہیں ہے؟

قصرِ نبوت کی تکمیل

حضور علیہ السلام نے ایک مثال بیان کی ہے کہ ایک محل تعمیر ہوا لوگ اس مکان کی زیارت کیلئے آتے ہیں دیکھتے ہیں کہ مکان بڑا شاندار ہے لیکن ایک اینٹ کی جگہ باقی ہے۔

لوگ کہتے ہیں ایک اینٹ رہ گئی باقی مکان مکمل ہے۔ آپ علیہ السلام نے قصر نبوت کی مثال دی اور فرمایا:

انا تلك اللبنة (بخاری)

کہ وہ آخری اینٹ جس کی جگہ قصر نبوت میں باقی تھی وہ میں آ گیا ہوں، اب میرے آنے سے نبوت کا مکان مکمل ہوگیا۔ (اب حضور علیہ السلام کے آنے سے نبوت کا مکان مکمل ہوگیا۔)

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ:

حضور علیہ السلام کے آنے سے وہ مکان مکمل نہیں ہوا۔ حضور آئے تو وہ مکان ناقص رہا۔ کہتا ہے کہ

Marfat.com

روضہ آدم جو کہ تھا نامکمل اب تلک
میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ و بار
(براہین احمدیہ حصہ پنجم رخ ص۱۴۴ جلد۲۱)

براہین احمدیہ وہ کتاب ہے جس کے مرزا نے پچاس حصے لکھنے تھے اور پانچ لکھے اور باقی تمام حصوں کے پیسے لئے ہوئے تھے اور کہا کہ میرا وعدہ پورا ہو گیا کیونکہ پانچ اور پچاس میں صفر ہی کا فرق ہوتا ہے۔

لطیفہ: ان کے سر پر پچاس جوتے مار کر پانچ شمار کریں ان سے پچاس پونڈ لے کر پانچ دے دو اور کہو کیونکہ تمہارے نبی کے ہاں پانچ اور پچاس میں صرف صفر ہی کا فرق ہے۔

مرزائیوں کے نزدیک غلام احمد خاتم الانبیاء بنا
ہمارے نزدیک محمد مصطفیٰ علیہ السلام خاتم الانبیاء ہیں
ان کے آنے سے مکان مکمل ہوا
قادیانی کہتے ہیں مکان نامکمل تھا
ادھورا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تھا
مرزا آیا ہے تو۔۔۔۔۔۔۔مکمل ہوا ہے۔

مرزا قادیانی کا حُلیہ

یہ ان کا عقیدہ ہے۔ یہ کامل محمد ہے آمنہ کا لال ناقص وادھورا محمد ہے (العیاذ باللہ)
اس منحوس کی شکل بھی دیکھ لو کیا لعنت نہیں برس رہی؟ جیسے کسی ''سکھڑے'' (سکھ) کی شکل ہو؟ نبی تو اپنے زمانے میں سب حسینوں سے زیادہ حسین ہوتا ہے اور ہمارا نبی سب حسینوں کا سردار ہے۔

Marfat.com

حسن یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اور حضرت حسانؓ نے کیا خوب فرمایا:

واحسن منک لم ترقط عینی

واجمل منک لم تلد النساء

خلقت مبرءً من کل عیب

کانک قد خلقت کما تشاء

ترجمہ:۔اے آمنہ کے لال محمد مصطفیٰ علیہ السلام! آج تک آپؐ سے زیادہ کوئی حسین کسی آنکھ نے دیکھا ہی نہیں (دیکھنے کا سوال تو تب ہو جب کوئی پیدا ہوا ہو) فرمایا آپؐ سے زیادہ خوبصورت کوئی بیٹا ماں نے جنا ہی نہیں۔اللہ نے آپؐ کو ہر عیب سے پاک پیدا کیا۔ جیسی کہ آپ کی منشا تھی آپؐ پیدا ہو گئے۔اس پیغمبرؐ سے مقابلہ کرے؟؟۔۔۔۔مرزا دجال۔

پنجابی میں کہتے ہیں:۔''ذات دی کوڑھ کرلی تے چھتیراں نوں جپھے''

وہ چھپکلی چھوٹی سی ہوتی ہے اور شہتیر کو چھالگاتی ہے۔

کہاں یہ بدصورت قادیانی اور کہاں آمنہ کا لال! جناب محمد رسول اللہؐ ان سے یہ مقابلہ کرے۔ ہرگز نہیں ہوسکتا۔

تو نبی کریم ﷺ نے خود ترجمہ کرکے بتلا دیا: **انا خاتم النبیین لانبی بعدی**

اولوگو! میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

کذاب ہوں گے دجال ہوں گے نبوت کے دعوے کریں گے ان سے بچے رہنا۔

Marfat.com

مرزائیوں سے مطالبہ:

خاتم النبیین کا ترجمہ خود مرزا قادیانی نے بھی کیا ہے۔ مرزائی اب اگر حضور علیہ السلام کا ترجمہ نہ مانیں تو انہیں اپنے نبی کا تو ترجمہ ماننا چاہیے۔ آیت کے لفظ میں تو جھگڑا نہیں۔ جھگڑا تو معنی میں ہے۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جس آیت میں ان کا اور ہمارا جھگڑا ہو۔ ہم کہتے ہیں کہ تم تیرہ سو سال میں سے کسی مجدد مفسر کا ترجمہ دکھلاؤ۔ جو تم کرتے ہو تم قران کی تیس آیتیں پیش کرتے ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام مر گئے ہیں۔ عیسیٰ مر گیا۔ ہم کہتے ہیں کہ وہ آیتیں پہلے مجددین نے بھی پڑھی یا نہیں؟ کسی مجدد کا قول دکھلاؤ؟ کسی ایک مفسر کا قول اپنی تائید میں پیش کرو؟

انڈین پارلیمنٹ میں قادیانیوں کی رسوائی:

تیرہ سو سال میں سے کسی ایک مجدد کا قول پیش کرو کہ عیسیٰ علیہ السلام مر گئے ہیں اور ان کی قبر کشمیر میں ہے۔ ایک مولانا صاحب نے یہ اشتہار آج سے گیارہ سال پہلے لکھا تھا جب 16 دسمبر 1966ء کو انڈیا کی پارلیمنٹ میں یہ بحث آئی تھی کہ کیا عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ہے یا کہ نہیں؟

قادیانی کہتے تھے کہ ''قبر ہے'' تو بحث کا خلاصہ یہ نکلا کہ یہ جھوٹ ہے۔ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی قبر کشمیر (سری نگر) میں نہیں ہے۔

کسی مفسر، مجدد، امام کا قول پیش کردے کہ عیسیٰ علیہ السلام مر گئے ہیں اور ان کی قبر کشمیر میں ہے۔

آج تک کوئی بیٹا نہیں جنا جو اس کا جواب دے اور قیامت تک اس کا کوئی جواب نہیں دے گا۔ یاد رکھو! یہ جھوٹ بولتے ہیں۔ دھوکہ دیتے ہیں۔ کوئی ہمارا بزرگ یا امام اس بات

Marfat.com

کا قائل نہیں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور ان کی قبر کشمیر میں ہے۔ کیا تیرہ سو سال کے مجدد یہ نہیں جانتے تھے۔ جو آج مرزائی کرتے ہیں۔

لفظ خاتم کے معنی پر مرزائیوں کا اعتراض:

قادیانیو! اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بتلایا ہوا معنی نہیں مانتے تو اپنے مرزا کا تو مانو۔ خاتم النبیین کا معنی مرزا سے میں بتلاتا ہوں۔

آیت ما کان محمد ابا احد میں جو لفظ خاتم ہے۔ یہ ''ت'' کی زبر سے ہے۔ اور ہم اس کا معنی کرتے ہیں اسم فاعل والا۔ ختم کرنے والا حالانکہ جب یہ زبر کے ساتھ ہو تو یہ اسم آلہ کا وزن بنتا ہے۔ خاتم بروزن فاعل۔

مرزائی یہ اعتراض کرتے ہیں۔ یہ اسم آلہ کا وزن ہے۔

اسم فاعل کا وزن نہیں ہے۔ اس لئے ختم کرنے والا ترجمہ غلط ہے۔

اس کا معنی ختم کرنے والا تب ہوتا جب اس پر زیر ہوتی۔ یعنی خاتِم ہوتا ختم کرنے والا۔ جیسے کاتِب کے معنی لکھنے والا۔ قاتِل کے معنی قتل کرنے والا، شارب کے معنی پینے والا، ہمیں وہ کہتے ہیں تم غلط معنی کرتے ہو۔

انگریزی نبی کا ترجمہ

حوالہ نمبر 1:۔ صرف مرزا ہی کے دو حوالے

مرزا کی کتاب ''ازالہ اوہام ص ۶۱۴ رخ ص ۴۳۱ جلد ۳'' پر یہی آیت ما کان محمد لکھی ہے اور اس کا ترجمہ بھی لکھا ہے: اللہ نے اس سے لکھوایا ہے۔ یہ اللہ کی قدرت ہے۔ (سبحان اللہ) اور اللہ بعض اوقات اپنی قدرتوں کا اظہار کرتا ہے۔ مرزا نے خود اس کا ترجمہ لکھا ہے اور وہ یہ

Marfat.com

ہے کہ

''نہیں ہے محمد علیہ السلام تم میں سے کسی مرد کے باپ لیکن وہ رسول ہے اللہ کا اور ختم کرنے والا نبیوں کا''۔

یہ اللہ کی قدرت ہے۔ یہ اسم فاعل والا معنی ہے یا نہیں؟

اب اگر کوئی قادیانی کہے کہ تم ''زیر والا'' معنی کیوں کرتے ہو؟ ان کو کہو کہ تمہارے اب نے کیا ہے۔ اس سے پوچھو کیا وہ یہ نہیں سمجھتا تھا۔ اس نے کیوں کیا؟ اپنے نبی سے لڑو، اس نے فاعل والا ترجمہ کیا ہے۔ جب مرزا نے خاتم کا معنی ختم کرنے والا کیا ہے۔ تو تم مہر وال افضل والا، اب کچھ اور کیسے کرتے ہو؟ مرزا نے خود لکھا ہے اور لکھا بھی اس زمانے میں ہے جب خود دعویٰ نبوت کر چکا تھا۔

دوسرا حوالہ:۔ مرزا کی ایک دوسری کتاب ہے جس کا نام ہے تریاق القلوب۔ اس میں مرزا اپنی ولادت کے بارے میں لکھتا ہے کہ میں اور میری بہن اکٹھا جوڑا پیدا ہوئے تھے۔ پہلے پہلے میری بہن نکلی تھی پیچھے پیچھے میں نکلا تھا۔

کہتا ہے کہ:

''میری بہن کے سر میں میرا پاؤں تھا (جیسے سارا نقشہ دیکھ کر آیا ہو)''

(تریاق القلوب ص ۳۵۱، ۱۵۷۔ ۱۵۶، روحانی خزائن جلد ۱۵ ص ۴۷۹) (

مرزا کہتا ہے کہ میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا۔ ''پہلے میری بہن یعنی جنت نکلی پھر دوزخ یعنی مرزا نکلا اور کیا پیدا ہونے کو نکلنا کہتے ہیں؟ نکلنا تو یہ ہے کہ خود چل پھر کر چلے گئے جیسے اب ہم چلے جائیں گے۔ اب آگے کہتا ہے کہ: میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں ان کے لئے خاتم الاولاد تھا۔

اب ایمان سے بتلاؤ کہ یہاں خاتم کا کیا معنی ہے؟ یہی معنی ہے کہ یہ ختم کر گیا ہے۔ یا

Marfat.com

اس کا معنی مہر ہے کہ مرزا کی مہر سے اب لڑکے پیدا ہوں گے۔ کہ اب جو اولاد ہوگی وہ مرزا کی مہر سے ہوگی۔ جیسے خاتم النبیین کا معنی مرزائی کرتے ہیں کہ اب نبی اکرم علیہ السلام کی مہر سے آگے نبی پیدا ہوں گے۔ کیا پھر خاتم الاولاد کا یہی معنی ہوگا؟ کہ مرزا کی ماں کے پیٹ سے ظلی، بروزی اولاد پیدا ہوگی۔ کیا معنی بنا؟ جو خاتم الاولاد کا معنی یہاں مرزا نے کیا ہے۔ وہی ہم بھی خاتم کا معنی خاتم النبیین اور خاتم الانبیاءؑ کرتے ہیں۔ تو یہ آیت کا ترجمہ ومختصر تشریح عرض کی ہے۔

قادیانیوں کی ناپاک جسارت اور ہماری بے حسی

اب رہا یہ فتنہ قادیانیت جو امت کو گمراہ کر رہا ہے۔ جس فتنہ سے حضور ﷺ نے پناہ مانگی تھی۔ امت کو ڈرایا تھا کہ ان دجالوں سے خبردار رہنا۔ اب یہ فتنہ پھیلا ہوا ہے اور ہم غافل ہیں، سو رہے ہیں۔ ٹھیک ہے ہم دین کے دوسرے کام بھی کر رہے ہیں لیکن میں آپ کی توجہ اس طرف بھی دلاؤں گا کہ ہر مسلمان جو حضور علیہ السلام کی ختم نبوت کو مانتا ہے۔ اپنے آپ کو حضور علیہ السلام کا امتی کہلاتا ہے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ اس کے لئے اپنا مال و جان صرف کرے ورنہ کل قیامت کو وہ مجرم ہے۔

اسی طرح ہسپتال، ڈسپنسریاں وہ الگ ہیں۔ دس لاکھ قرآن کا نسخہ جو قادیانیوں نے افریقہ میں تقسیم کیا ہے۔ جس کے پورے ترجمہ میں کفر بھرا ہوا ہے۔ پہلے صفحہ سورۃ البقرہ کی ابتدائی آیا تو الذین یومنون بما انزل الیك وما انزل من قبلك وبالاخرۃ ھم یوقنون (البقرہ) میں بتلایا گیا ہے کہ مومن لوگ کون ہیں؟ جو ایمان لائے ہیں اس وحی پر اے پیغمبر جو آپ پر اتاری گئی ہے اور جو آپ سے پہلے اتاری گئی ہے۔ اور حضور علیہ السلام کے بعد وحی کا ذکر نہیں۔ اگر حضور علیہ السلام کے بعد بھی وحی آنی تھی ''تذکرہ'' آنا ہوتا تو اس کا بھی ذکر ہونا چاہیے تھا یا نہیں؟

Marfat.com

لیکن اس کا کوئی ذکر نہیں اور آگے ہے "وبالاخرۃ ہم یوقنون" اور قیامت پر یقین رکھتے ہیں۔

مرزائیوں نے یہاں پر ایک دجل کیا ہے۔ کیونکہ انہیں پتہ تھا کہ یہ ہمارے لئے خامی کی چیز ہے کہ دو وحیوں کا ذکر ہے، تیسری کا نہیں ہے۔

کیونکہ اگر تیسری وحی ہونی ہوتی تو یہاں ہونا چاہیے تھا: "وماانزل من بعدك" جیسے "وما انزل من قبلك" تھا۔

لیکن وماانزل من بعدك نہیں ہے تو انہوں نے وبالاخرۃ کا ترجمہ کر دیا آخری وحی (جو مسیح موعود پر اتری ہے)

اور انگریزی میں انہوں نے یہ ترجمہ لکھ دیا ہے اور پوری دنیا میں تقسیم کر رہے ہیں۔ اسی طرح انہوں نے کئی آیات میں تحریف کر دی ہے۔ قادیانی قرآن پاک کے غلط تراجم چھاپ کر تقسیم کر رہے ہیں۔ ہمیں بھی اس معاملے میں خاموشی نہیں اختیار کرنی چاہیے۔ ذرا سوچیں اس کے لیے ہماری کیا کاوش ہونی چاہیے؟

ختم نبوت ہماری ذمہ داری

ہم مرزائیوں کے مقابلے میں کیا کر رہے ہیں؟ آپ جہاں اور کام کر رہے ہیں۔ آپ بےفکر نہ ہو جائیں۔ وہاں یہ بھی آپ کے ذمہ ہے کہ تحفظ ختم نبوۃ کیلئے آپ کردار ادا کریں۔ جس کیلئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی جانیں دے دیں۔ یہ ہر مسلمان کا فرض ہے جو حضور علیہ السلام کی ختم نبوت پر یقین رکھتا ہے۔ صحابہ کرامؓ اور خاص کر صدیق اکبرؓ کے عہد میں صحابہؓ

Marfat.com

اپنی جانیں دے کر مثالیں قائم کر گئے ہیں ہمیں بھی اس پر عمل کرنا چاہیے۔

مرزائیوں کی تنظیمیں:

قادیانیوں کے چار محکمے ہیں

۱) واقفین زندگی۔ جنہوں نے زندگی وقف کی ہوئی ہے۔

۲) اطفال الاحمدیہ۔ جنہوں نے اپنے بچے وقف کیے ہوئے ہیں۔
ایک اسی سطح کی تنظیم خدام الاحمدیہ ہے۔ جو نوجوانوں کی تنظیم ہے۔
جنہوں نے اپنی جوانیاں وقف کی ہوئی ہیں۔

۳) انصار الاحمدیہ۔ جو بوڑھے ریٹائرڈ ہوتے ہیں وہ اپنی باقی زندگی ادھر وقف کر دیتے ہیں۔

۴) لجنہ اماء اللہ۔ عورتوں کی تنظیم۔ عورتوں نے اپنی زندگیاں وقف کی ہوئی ہیں۔ یہ چار تنظیمیں ہیں۔ جن کی زندگیاں باطل اور جھوٹی نبوت کے پرچار کیلئے وقف کی ہوئی ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جائیداد کا دسواں حصہ وقف کیا ہوا ہے یہ کہنا آسان ہے؟

اگر قیامت والے دن حضور علیہ السلام نے پوچھ لیا کہ جھوٹی نبوت کے پیروکار لوگوں کو گمراہ کر رہے تھے۔ تم نے کیا کیا؟ قادیانیت اور فتنہ ارتداد کے خلاف آپ نے کتنی جان، مال اور وقت لگایا تھا؟ ہم آقا کو کیا منہ دکھائیں گے۔ ختم نبوت کے اس لشکر میں شامل ہو جاؤ جس کے سپہ سالار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوں گے۔ بہر حال ہر مسلمان ختم نبوۃ کے اس کام میں حصہ لے۔ اللہ تعالیٰ اس فتنہ کو ختم فرمائے۔ دوسرے بھی اسلام مخالف فتنوں کو ختم فرمائے۔ اور ہم لوگوں کو دین کیلئے قبول فرمائے۔

Marfat.com

وہ نبوت ہے مسلماں کے لیے برگ حشیش
جس نبوت میں نہیں شوکت وعظمت کا پیام

Marfat.com

سوانح و تعارف

حضرت امام مہدی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

مقام پیدائش:۔

''حضرت امام محمد المہدی علیہ الرضوان مدینہ منورہ میں پیدا ہوں گے۔اور عمر مبارک کے چالیس سال وہیں گزاریں گے۔چالیسویں سال مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے، کہ کہیں لوگ مجھے خلیفہ نہ بنا دیں، کیونکہ اس وقت خلیفہ کی وفات کی وجہ سے نئے انتخاب پر مسلمانوں میں اختلاف ہوگا۔

نام ونسب:۔

''حضرت امام مہدی کا نام محمد اور انکے والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ ہوگا۔آپ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے۔

حلیہ شریف:۔

''حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ ''حضرت امام مہدی سید اور اولاد فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں سے ہیں، آپ کا قد وقامت قدرے لمبا، بدن چست، رنگ کھلا ہوا، اور چہرہ پیغمبر خدا ﷺ کے چہرہ کے مشابہ ہوگا۔ نیز آپ کے اخلاق پیغمبر خدا ﷺ کے اخلاق سے پوری مشابہت رکھتے ہوں گے۔آپ کا اسم شریف (نام مبارک) محمد، اور آپ کے والد کا نام عبداللہ، والدہ کا نام آمنہ ہوگا۔ زبان میں قدرے لکنت ہوگی۔جس کی وجہ سے تنگدل ہو کر کبھی کبھی ران پر ہاتھ ماریں گے۔آپ کا علم لدنی (خداداد) ہوگا''

(علامات قیامت صفحہ نمبر ۱۰)

Marfat.com

مقام ظہور و بیعت:۔

''امام محمد المہدی کا ظہور مکہ مکرمہ میں ہوگا۔اور لوگ رکن حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان آپ کی بیعت کریں گے،۔امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (۹۷۴ھ) کی تصریحات کے مطابق (احادیث کی روشنی میں) دنیا بھر کے مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ

''امام مہدی قیامت کے قریب مدینہ منورہ میں پیدا ہوں گے۔۴۰ (چالیس) سال کی عمر میں مکہ مکرمہ میں انکا ظہور ہوگا۔یہیں ان کی بیعت عام ہوگی''

مستقل قیام:۔

''امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (۹۷۴ھ) علامات مہدی صفحہ نمبر ۳۶ پر لکھتے ہیں کہ حضرت مہدی سب سے پہلے مدینہ سے چلیں گے کیونکہ مدینہ منورہ ہی انکی جائے پیدائش ہے، پھر مکہ میں بیعت عام ہوگی، پھر شام خراساں اور کئی دوسری جگہوں سے ہو کر وہ مستقل طور پر بیت المقدس میں قیام کریں گے۔

چند احادیث مبارکہ

''جناب حضرت امام محمد المہدی کے جو ہم نے اوپر واقعات بیان کیے ہیں ان مندرجہ بالا واقعات کے متعلق چند احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمائیں جو کہ درج ذیل ہیں''

حدیث نمبر۱

''حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ (۳۲ھ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی بچے گا تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو دراز فرمادے گا۔

Marfat.com

تا کہ میرے اہل بیت سے ایک شخص کو پیدا فرمائیں جس کا نام اور ولدیت میرے نام اور ولدیت کے مطابق ہوگی۔ وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔ جس طرح وہ اس سے پہلے ظلم و زیادتی سے بھری ہوگی۔

(ابوداؤد ج ۲ ص ۵۸۸، حدیث نمبر ۴۲۸۲ کتاب المھدی)

حدیث نمبر ۲

''حضرت ام المؤمنین ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا کہ مہدی میری نسل اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوگا''

(ابوداؤد ج ۲ صفحہ نمبر ۵۸۸ حدیث نمبر ۴۲۸۴)

حدیث نمبر ۳

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا! دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ ہو جائے جس کا نام میرے نام کے مطابق (محمد) ہوگا''

(ترمذی ج ۲ صفحہ نمبر ۴۷ حدیث نمبر ۲۲۳۰)

حدیث نمبر ۴

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (۵۸ھ) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا! ایک شخص (مہدی) سے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت (خلافت) کی جائے گی۔۔۔۔۔۔۔اور اسی طرح آخر تک''

(مستدرک ۴ ص ۴۵۲ حدیث نمبر ۸۳۹۵)

Marfat.com

حدیث نمبر ۵

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! میری امت کے ایک شخص (مہدی) سے (لوگ) رکن حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اہل بدر (۳۱۳) کی تعداد کے مثل بیعت (خلافت) کریں گے۔۔۔۔۔۔۔اور اسی طرح آخر تک

(مستدرک ج ۴ ص ۴۳۱ حدیث نمبر ۸۳۲۷)

حدیث نمبر ۶

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا! کہ اگر ان کی مدت خلافت کم ہوئی تو سات سال ہوگی وگرنہ آٹھ یا نو سال ہوگی وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ جس طرح اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہو گی۔

(ابوداؤد جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۴۰ کتاب المہدی حدیث نمبر ۴۲۸۵)

حدیث نمبر ۷

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے (اور اس طرح فرمانے لگے) جیسے کوئی رخصت ہونے والا کرتا ہے پس تین مرتبہ مکرر فرمایا کہ میں ''نبی امی'' ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں (اور اسی حدیث کے آخر میں فرمایا کہ) جب تک میں تمہارے اندر موجود ہوں اس وقت تک میرے احکام سنتے اور انکا اتباع کرتے رہو اور جب مجھے دنیا سے لے لیا جائے تو تم کتاب اللہ (قرآن مجید) کو مضبوطی سے پکڑو اور اسکے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھو۔

(درمنشور جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۱۳۱)

Marfat.com

وفات اور نماز جنازہ:۔

حضرت امام مہدی ۴۹ سال کی عمر میں وفات پائیں گے۔اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کی نماز جنازہ پڑھا کر دفن کریں گے۔

(علامات قیامت صفحہ نمبر ۲۰ از شاہ رفیع الدین محدث دہلوی)

Marfat.com

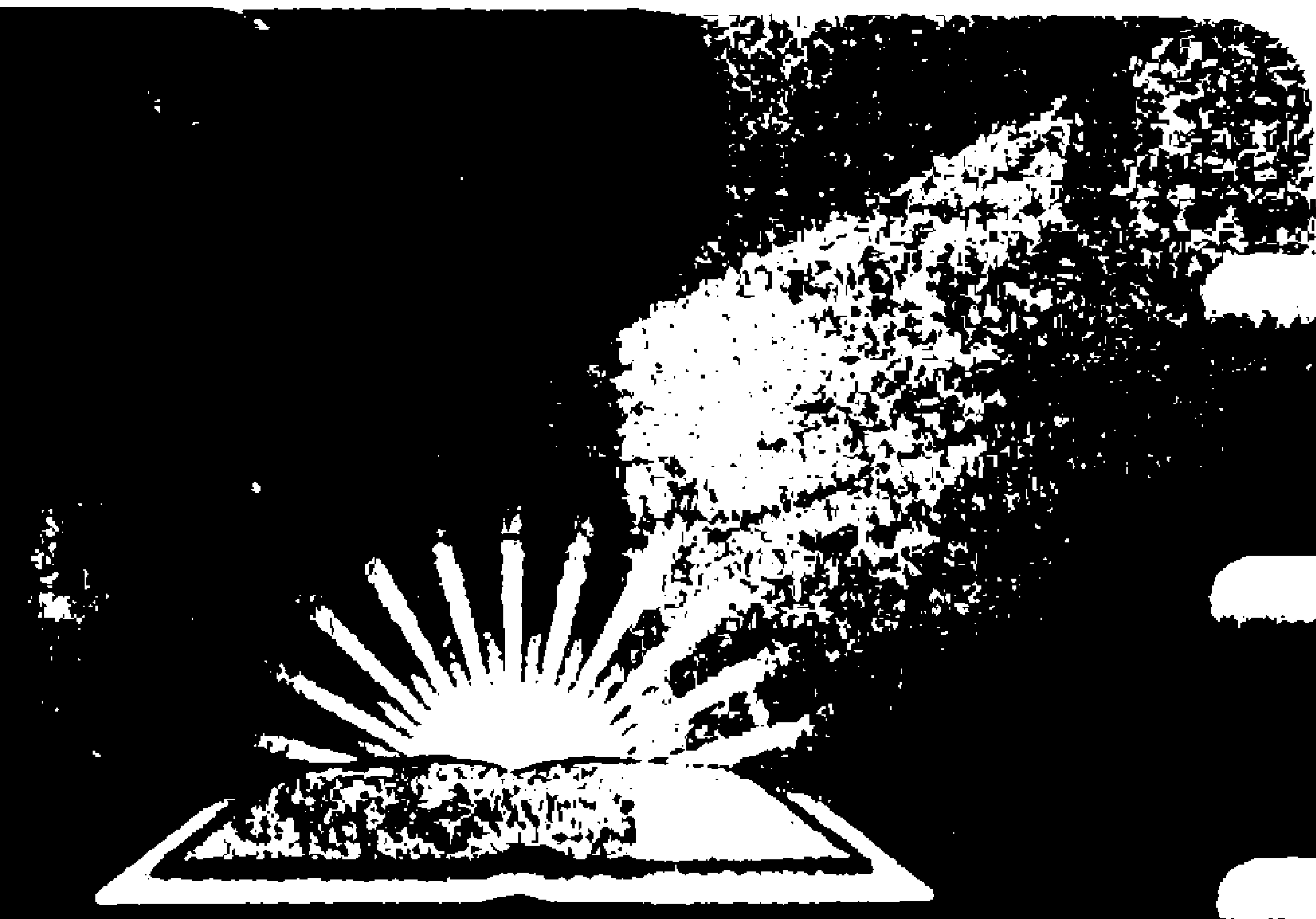

تعارف

اخبث الناس
مرزا قادیان

Marfat.com

قادیانی عقائد:۔

قادیانیت، منکرین ختم نبوت کا ایسا گروہ ہے جسے انگریز نے عالم اسلام کی بیخ کنی کے لیے کاشت کیا اور پھر اس کے تمام مفادات کا تحفظ کیا۔ یہ لوگ اعلیٰ عہدوں پر فائز ہونے کے باعث دن رات پوری امت مسلمہ، اسلام اور وطن عزیز کے خلاف تباہ کن ریشہ دوانیوں میں مصروف ہیں۔ یہ مار آستین ہے۔ یہ لوگ بیرونی ممالک میں اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام دشمن طاقتوں کی جاسوسی۔ اسلام کی تخریب اور پاکستان کی جڑیں کاٹنے کا کام کرتے ہیں۔ عالم اسلام کے اول دشمن اسرائیل کے دارالحکومت تل ابیب میں ان کا مشن پوری سرگرمی سے کام کر رہا ہے۔ اسرائیل کی فوج میں باقاعدہ قادیانی موجود ان حالات میں اس فتنہ کے تدارک کی ذمہ داری امت محمدیہ ﷺ کے ہر فرد پر عائد ہوتی ہے۔ قادیانیت کے خلاف خواص وعوام میں ایک نیا شعور پیدا ہو رہا ہے جس سے قادیانیت کی زہرناکیوں اور ریشہ دوانیوں کے خلاف نفرت کا احساس عام ہو رہا ہے۔

قادیانیت کے سلسلہ میں معلومات حاصل کرنے سے پہلے مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی سے واقفیت حاصل کرنا ضروری ہے تاکہ اندازہ ہو سکے کہ امت مرزائیہ جس متنبّی کی متبع ہے کیا وہ شریف انسانوں میں شمار کیے جانے کے بھی لائق ہے یا نہیں چہ جائے کہ اسے مہدی، یا مسیح، نبی یا رسول کہنے کی غلطی کی جائے لہذا ذیل میں مرزا کے مختصر احوال زندگی پیش کیے جاتے ہیں۔ جو خود مرزا اور اس کے عقیدت مندوں کی تصنیفات سے ماخوذ ہیں،۔

مرزا غلام احمد قادیانی خود اپنا تعارف کرواتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

''میرا نام غلام احمد میرے والد کا نام غلام مرتضیٰ اور دادا کا نام عطا محمد اور میرے پردادا کا نام گل محمد

Marfat.com

تھا۔ اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ہماری قوم مغل برلاس ہے۔ اور میرے بزرگوں کے پرانے کاغذات سے جواب تک محفوظ ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک میں سمرقند سے آئے تھے۔"

(کتاب البریہ ص ۱۳۴)

مرزا غلام احمد قادیانی کا آبائی وطن قصبہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداس پور پنجاب ہے۔

اور تاریخ پیدائش کے سلسلہ میں اس نے یہ وضاحت کی ہے:

"میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ برس کا یا سترہویں برس میں تھا۔ اور ابھی ریش و برودت کا آغاز نہیں تھا"

"لیکن بعد میں ان کے خاندان کے افرد میں ان کے سال ولادت کے بارے میں اختلاف پیدا ہو گیا، ان کے بیٹے مرزا بشیر احمد، جو ان کے سوانح نگار اور سیرت المہدی کے مصنف ہیں، کے پہلے نظریے کے مطابق ۱۸۳۶ یا ۱۸۳۷ء ہو سکتا ہے"

(سیرت المہدی ج ۲ سفحہ نمبر ۱۵۰)

"پس تیرہ فروری ۱۸۳۵ء بمطابق ۱۴ شوال ۱۲۵۰ ہجری بروز جمعہ والی تاریخ صحیح قرار پاتی ہے"

(سیرت المہدی ج ۳ صفحہ نمبر ۱۷۶)

"ایک تخمینہ کے مطابق سال ولادت ۱۸۳۱ء ہو سکتی ہے"

(سیرت المہدی ج ۳ صفحہ نمبر ۱۷۴)

"معراج دین نے تاریخ ولادت ۱۷ فروری ۱۸۳۲ء مقرر کی ہے"

(سیرت المہدی ج ۳ صفحہ نمبر ۳۰۲)

Marfat.com

''جبکہ دیگر سال ولادت ۱۸۳۳ء یا ۱۸۳۴ء قرار دیتے ہیں۔''

(سیرت المہدی ج ۳ صفحہ نمبر ۱۹۴)

مرزا غلام احمد نے قادیان ہی میں رہ کر متعدد اساتذہ سے تعلیم حاصل کی جس کی قدرے تفصیل خود اسی کی زبانی ملاحظہ فرمائیں:

''بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لیے نوکر رکھا گیا جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا۔ اور جب میری عمر تقریباً دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لیے مقرر کیے گئے۔ جن کا نام فضل احمد تھا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ چونکہ میری تعلیم خدا تعالیٰ کے فضل کی ایک ابتدائی تخم ریزی تھی، اس لیے اس استادوں کے نام پہلا لفظ بھی فضل ہی تھا۔ مولوی صاحب موصوف جو ایک دین دار اور بزرگ وار آدمی تھے، وہ بہت توجہ اور محنت سے پڑھاتے رہے اور میں نے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد نحو ان سے پڑھے اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ان کا نام گل علی شاہ تھا۔ ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کے لیے مقرر کیا تھا۔ اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا حاصل کیا اور بعض طبابت میں بڑے حاذق طبیب تھے۔ اور ان دنوں میں مجھے کتابوں کے دیکھنے کی طرف اس قدر توجہ تھی کہ گویا کہ میں دنیا میں نہ تھا''۔

(کتاب البریہ برحاشیہ ص ۱۴۸ تا ۱۵۰ روحانی خزائن ص ۱۷۹ تا ۱۸۱ ج ۱۳ برحاشیہ)

Marfat.com

بانی قادیانیت اور اس کی ابتدائی زندگی

"تحریک قادیانیت کے بانی کا نام مرزا غلام احمد تھا۔ وہ ان کے والد کا نام غلام مرتضیٰ تھا انکا پیشہ طبابت اور زمیندارہ تھا۔ مرزا غلام احمد علوم مروجہ عربی، فارسی، اور طب کی تحصیل سے فارغ ہو کر ۱۸۶۴ء میں ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے دفتر میں بطور اہل مد تقریباً چار سال ملازمت کرتے رہے بعدہ ملازمت چھوڑ کر اپنے والد کا ہاتھ بٹانا شروع کر دیا۔ ساتھ ساتھ مذہبی کتب کا مطالعہ بھی جاری رکھا اور مذہبی مناظرات وغیرہ میں بھی حصہ لیتے رہے۔ جہاں تک معلوم ہو سکا ہے ان کے اباؤ اجداد حنفی المذہب مسلمان تھا اور خود مرزا بھی اپنی اوائل زندگی میں انہی کے قدم بقدم چلتے رہے ۱۸۷۹ء میں انہوں نے ایک اشتہار شائع کیا کہ میں ایک کتاب براہین احمدیہ" لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں جو پچاس جلدوں پر مشتمل ہوگا اور جس میں اسلام کی حقانیت او ردیگر مذہب کی تردید میں قوی اور محکم عقلی دلائل پیش کیے جائیں گے مسلمانوں نے اس کتاب کی اشاعت کے لیے کثیر تعداد میں پیشگی قیمت بھیج کر معاونت کی لیکن ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۴ء تک مرزا نے اس کی صرف چار جلدیں شائع کر کے دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بذریعہ الہام اشاعت دین پر مامور فرمایا ہے اور وہ اس صدی کے مجدد ہیں۔ اس لیے اس کتاب کی مزید اشاعت بند کی جاتی ہے۔

۱۸۸۶ء میں مرزا صاحب نے اپنی دوسری کتاب "سرمۂ چشم آریہ" تصنیف کی اور ہوشیار پور میں آریہ سماجیوں کے ساتھ مناظرہ بھی کیا اس طرح ایک مناظر اسلام اور مدعی الہام کی حیثیت سے شہرت حاصل کر کے انہوں نے اپنے گرد عقیدت مندوں کا ایک گروہ پیدا کیا جس میں حکیم نور دین شاہی طبیب ریاست جموں وکشمیر جیسے بارسوخ مشیر و معاون شامل تھے۔

Marfat.com

مرزا کے ابتدائی عقائد:۔

''اس وقت تک مرزا قادیانی کے عقائد وہی تھے جو ایک صحیح العقیدہ سنی مسلمان کے ہونے چاہئیں ۔ وہ آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا بھی اس قدر قائل تھا جیسے دیگر مسلمان ۔اپنے اشتہاری اعلان مؤرخہ ۲۔اکتوبر ۱۸۹۱ء مندرجہ تبلیغ رسالت ج ۲ میں اس نے لکھا:۔

''میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں۔اور جیسا کہ اہل سنت جماعت کا عقیدہ ہے ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن اور حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں ۔اور سیدنا حضرت محمد ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔میرا یقین ہے کہ وحی رسالت آدم علیہ السلام صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ ﷺ پر ختم ہوگئی۔اس میری تحریر پر ہر شخص گواہ رہے''

اس طرح اپنے مکتوب عربی بنام مشائخ ہند مندرجہ انجام آتھم'' میں تحریر کرتا ہے:۔

''میرا اعتقاد یہ ہے کہ میرا کوئی دین بجز اسلام کے نہیں اور میں کوئی کتاب بجز قرآن کے نہیں رکھتا اور میرا کوئی پیغمبر بجز محمد ﷺ کے نہیں جو خاتم النبیین ہیں جن پر خدا نے بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائیں ہیں اور ان کے دشمنوں پر لعنت بھیجی ہے۔گواہ رہ کہ میرا تمسک قرآن شریف ہے اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے، جو چشمہ حق و معرفت ہے،اس کی میں پیروی کرتا ہوں اور تمام باتوں کو قبول کرتا ہوں جو کہ اس خیر القرون میں باجماع صحابہ صحیح قرار پائی ہیں ۔نہ ان پر کوئی زیادتی کرتا ہوں نہ کمی اور اسی اعتقاد پر میں زندہ رہوں گا۔اور اسی پر میرا خاتمہ اور انجام ہوگا اور جو شخص ذرہ بھر بھی شریعت محمدیہ میں کمی بیشی کرے یا کسی اجماعی عقیدہ کا انکار کرے اس پر خدا اور

Marfat.com

فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔"

ان ایام میں مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع آسمانی اور نزول کے عقیدہ پر بھی ایمان رکھتا تھا جس پر براہین احمدیہ جلد چہارم میں اس کے الفاظ گواہی دینے والے ہیں "اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت دے کر اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کر دے" سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشین گوئی ہے۔ اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق واقطار میں پھیل جائے گا۔۔۔"

جھوٹا نبی سراپا بیماری

مرزا قادیانی کی بیماریوں میں سے چند ایک کا ہم ذیل میں ذکر کرتے ہیں:

سو سو دفعہ پیشاب کرنا	ہسٹریا
نامردی	عصبی کمزوری
دماغی کمزوری	مراق
زبان کی لکنت	نیم مردہ آنکھیں
سخت دانت درد	جان لیوا کھانسی

Marfat.com

بہر کیف! مرزا قادیانی کی انہی رقم کردہ بیماریوں نے یہ بات نصف النہار کی طرح واضح کردی کہ اس کا یہ الہام ''اے مرزا ہم نے تیری صحت کا ٹھیکہ لیا ہے'' صاف جھوٹا اور من گھڑت ہے۔اس کے اس جھوٹ کے واضح ہو جانے کی صورت میں قادیانیوں کا اسے نبی ماننا اسی کی ایک بات کی مخالفت کرتا ہے مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ ''جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو دوسری باتوں میں بھی اعتبار نہیں رہتا۔''

(چشمہ معرفت ص ۲۲۲)

لہٰذا قادیانی، مرزا قادیانی کے فرمانبردار اس وقت کہلائیں گے جب وہ اس کی باقی باتوں پر بھی اعتبار کرنا چھوڑ دیں۔

مرزا قادیانی کے جھوٹے دعویٰ جات

''مرزا غلام احمد قادیانی ۱۸۸۰ء تک صرف اپنے ملہم من اللہ ہونے کا دعوی کرتا رہا ۱۸۸۲ء میں مجدد ہونے کا دعوی کیا اور پھر ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود کا اور ۱۸۹۸ء میں مہدی ہونے کا ۱۸۹۹ء میں ظلی بروزی نبوت کا اور ۱۹۰۱ء میں باقاعدہ نبوت کا دعوی کیا۔

''خدا نے اپنے الہام میں میرا نام بیت اللہ رکھا ہے (معاذ اللہ)

(روحانی خزائن ج ۱۷ص ۴۴۵)

''میں نے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں (معاذ اللہ)

(روحانی خزائن ج ۳ص ۱۰۳)

''مریم کی طرح عیسیٰؑ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں تھے، بذریعہ اس الہام کے جو سب سے

Marfat.com

آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۵۵۶ میں درج ہیں مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔" (معاذ اللہ)

(روحانی خزائن ج۱۹ص۵۰)

"سو میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے وہ "امام زماں" میں ہوں" (معاذ اللہ)

(روحانی خزائن ج۱۳ص۴۹۵)

"بشرنی و قال ان المسیح الموعود الذی یرقبونہ والمھدی المسعود الذی ینتظرونہ ھو انت۔

"خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ وہ مسیح موعود اور مہدی مسعود جس کا انتظار کرتے ہیں وہ تو ہے۔" (معاذ اللہ)

(روحانی خزائن ج۸ص۲۷۵)

"چنانچہ ملک ہند میں کرشن نبی گزرا ہے جس کو رُدّر گوپال بھی کہتے ہیں۔
(یعنی فنا کرنے والا اور پرورش کرنے والا) اس کا نام بھی مجھے دیا گیا ہے۔" (معاذ اللہ)

(روحانی خزائن ج۲۲ص۵۲۱)

"کسی نے میرے پاؤں چومے، میں نے کہا، میں حجر اسود ہوں (معاذ اللہ)

(روحانی خزائن ج۱۷ص۴۴۵)

"جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالاتِ محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔ تو پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔" (معاذ اللہ)

(روحانی خزائن ج۱۸ص۲۱۲)

Marfat.com

''اللہ جل شانہ، کی وحی اور الہام سے میں نے مثیلِ مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور یہ بھی میرے پر ظلم کیا گیا ہے کہ میرے بارے میں پہلے سے قرآن شریف اور احادیث نبویہ میں خبر دی گئی ہے اور وعدہ دیا گیا ہے۔'' (معاذ اللہ)

(تبلیغ رسالت ج ۱ ص ۱۵۹)

''خدا نے اس امت میں مسیح موعود بھیجا جو اس سے پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام ''غلام احمد'' رکھا۔'' (معاذ اللہ)

(روحانی خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳)

''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔'' (معاذ اللہ)

(اخبار البدر، ۵ مارچ ۱۹۰۸)

''وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ تا کہ تم سمجھو کہ قادیان اسی لیے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔'' (معاذ اللہ)

(روحانی خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۵)

''میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر آیا ہوں۔'' (معاذ اللہ)

(روحانی خزائن ج ۱۳ ص ۲۰۳)

'' انت منی بمنزلة ولدی''

''تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔'' (معاذ اللہ)

(روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۸۹)

''خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب

Marfat.com

اخلاق کے ساتھ بھیجا۔" (معاذ اللہ)

(روحانی خزائن ج ۱۷ ص ۴۳)

"جب تیرہویں صدی کا اخیر ہوا اور چودہویں صدی کا ظہور ہونے لگا تو خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ سے مجھے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے۔" (معاذ اللہ)

(روحانی خزائن ج ۱۳ ص ۲۰۱)

"میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔" (معاذ اللہ)

(روحانی خزائن ج ۳ ص ۱۰۳)

"سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (معاذ اللہ)

(روحانی خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱)

"میں مسیح زماں ہوں، میں کلیم خدا یعنی موسیٰ ہوں، میں محمد ہوں، میں احمد مجتبیٰ ہوں۔" (معاذ اللہ)

(روحانی خزائن ج ۱۵ ص ۱۳۴)

اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لیے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔" (معاذ اللہ)

(روحانی خزائن ج ۱۷ ص ۴۴۲)

Marfat.com

مرزا قادیانی کے دعووں کے بارے میں تحقیق

مرزا قادیانی کو اس کے رفیق حکیم نور دین نے ایک مشورہ دیا۔ جس میں انہوں نے یہ خیال پیش کیا کہ اگر وہ خود کو مثیل مسیح کا لبادہ اوڑھ کر قوم کے سامنے پیش کریں تو ساری قوم دل و جان سے ان کا خیر مقدم کرے گی اور وہ احیائے ملت کے لیے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دے سکیں گے۔ مرزا قادیانی نے اپنے مکتوب محررہ ۲۴ جنوری ۱۸۹۱ء (مکتوبات احمدیہ) میں حکیم نور دین کو ان الفاظ میں جواب دیا:

''جو کچھ آں مخدوم نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر دمشقی حدیث کے مصداق کو علیحدہ چھوڑ کر الگ مثیل مسیح کا دعویٰ کیا جائے تو اس میں کیا ہرج ہے۔ درحقیقت اس عاجز کو مثیل مسیح بننے کی کچھ حاجت نہیں۔ یہ بندہ چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے عاجز اور مطیع بندوں میں داخل کرے ہم ابتلا سے کسی طرح بھاگ نہیں سکتے۔ خدا تعالیٰ نے ترقیات کا ذریعہ صرف ابتلا کو ہی رکھا ہے۔''

اس جواب کے تھوڑا ہی عرصہ بعد مرزا قادیانی نے حکیم نور دین کے مشورہ پر عمل کرتے ہوئے سب سے پہلے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا جیسا کہ ان کے اشتہار مندرجہ ''تبلیغ رسالت جلد دوم'' مؤلفہ میر قاسم علی قادیانی سے ظاہر ہے۔

''مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں بلکہ مجھے فقط مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔ جس طرح محدثیت نبوت سے مشابہ ہے ایسا ہی میری روحانی حالت مسیح ابن مریم کی روحانی حالت سے مشابہت رکھتی ہے۔''

''اس طرح ازالہ اوہام'' میں تحریر کرتا ہے:۔

''اس عاجز نے جو مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر

Marfat.com

بیٹھے ہیں لیکن میں نے ہرگز یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں بلکہ میں مثیل مسیح ہوں یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعض روحانی خواص طبع اور عادات واخلاق وغیرہ خدا تعالیٰ نے میری فطرت میں بھی رکھے ہیں۔"

مرزا قادیانی اپنے اس دعوے مثیل مسیح پر زیادہ عرصہ قائم نہ رہا بلکہ اس سے ایک قدم آگے بڑھا اور سب سے پہلے اپنی تین تصنیفات "فتح الاسلام" "توضیح مرام" اور "ازالہ اوہام" میں حیات مسیح کے عقیدہ کو غلط بتا کر وفات مسیح کا اعلان کیا اور پھر اپنے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا اعلان ان الفاظ میں کیا:۔

"مسلمانوں اور عیسائیوں کا کسی قدر اختلاف کے ساتھ یہ خیال ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم اسی عنصری وجود سے آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہیں۔ اور وہ کسی زمانہ میں آسمان سے اتریں گے۔ اس خیال کا غلط ہونا اپنے اسی رسالہ میں لکھ چکا ہوں"

(توضیح مرام)

"اگر تم ایمان دار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدے بجالاؤ کہ وہ جسکا انتظار کرتے کرتے تمہارے آبا گزر گئے اور بے شمار روحیں اس کے شوق میں ہی سفر کر گئیں۔ وہ وقت تم نے پالیا میں اس کو بار بار بیان کروں گا اور اس کے اظہار سے رک نہیں سکتا کہ میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لیے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے میں اسی طرح بھیجا گیا ہوں جس طرح وہ شخص بعد کلیم اللہ مرد خدا کے بھیجا گیا تھا۔ جس کی روح ہیرو ڈیس کے عہد حکومت میں تکلیف کے بعد آسمان پر اٹھائی گئی۔ سو جب دوسرا کلیم اللہ جو حقیقت میں سب سے پہلا اور سید الانبیاء ہے دوسرے فرعونوں کی سرکوبی کے لیے آیا جس کے حق میں ہے "انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولاً (ہم نے تمہاری طرف

Marfat.com

رسول بھیجا ہے جو تم پر گواہ ہے جیسا کہ ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا) تو اس کو بھی جو اپنی کارروائیوں میں کلیم اوّل کا مثیل مگر رتبہ میں اس سے بزرگ تر تھا ایک مثیل المسیح کا وعدہ دیا گیا اور وہ مثیل المسیح قوت اور طبع اور خاصیت مسیح ابن مریم علیہ السلام کی پا کر اسی زمانہ کی مانند اور اسی مدت کے قریب قریب جو کلیم اول کے زمانہ سے مسیح ابن مریم کے زمانہ تک تھی یعنی چودھویں صدی میں آسمان سے اترا اور وہ اترنا روحانی طور پر تھا جیسا کہ مکمل لوگوں کا صعود کے بعد خلق اللہ کی اصلاح کے لیے نزول ہوتا ہے۔ اور سب باتوں میں اسی زمانہ کے ہم شکل زمانہ میں اترا جو مسیح ابن مریم کے اترنے کا زمانہ تھا۔ تا کہ سمجھنے والوں کے لیے نشان ہو"۔

(فتح الاسلام)

"اور یہی عیسیٰ ہے جس کی انتظار تھی اور الہامی عبارتوں میں مریم اور عیسیٰ سے میں ہی مراد ہوں میری نسبت ہی کہا گیا کہ ہم اُس کو نشان بنا دیں گے اور نیز کہا گیا کہ یہ وُ ہی عیسیٰ بن مریم ہے جو آنے والا تھا جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔ اور یہی حق ہے اور آنے والا یہی ہے اور شک محض نافہمی ہے۔" ("کشتی نُوح")

"مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افترا کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے۔"

(اشتہار ایک غلطی کا ازالہ مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دہم)

میرا دعوی یہ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خدائے تعالیٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیش گوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا"۔

(تحفہ گولڑویہ)

مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے اپنی مشابہت تامہ کے جو ثبوت

Marfat.com

ئش کیے ہیں ذرا ان کی شان دلالت بھی ملاحظہ ہو:۔

"یہ عاجز جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریمؑ کے رنگ میں بھیجا گیا ہے، بہت سے مور میں حضرت عیسیٰؑ سے مشابہت رکھتا ہے۔ یہاں تک کہ جیسے عیسیٰؑ کی پیدائش میں ایک ندرت ی، اس عاجز کی پیدائش میں بھی ایک ندرت ہے اور وہ یہ کہ میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی۔ ر یہ امر انسانی پیدائش میں نوادرات سے ہے کیونکہ اکثر ایک ہی بچہ پیدا ہوتا ہے"۔

(تحفہ گولڑویہ)

اس امت کے مسیح موعود کے لیے ایک اور مشابہت حضرت عیسیٰؑ سے ہے اور وہ یہ کہ ضرت مسیحؑ پورے طور پر بنی اسرائیل نہ تھے بلکہ صرف ماں کی وجہ سے اسرائیلی کہلاتے تھے۔ یا ہی اس عاجز کی بعض دادیاں سادات میں تھیں اور حضرت عیسیٰؑ کے لیے خدا نے جو یہ پسند کیا کوئی حضرت مسیحؑ کا باپ نہ تھا۔ اس میں یہ بھید تھا کہ خدائے تعالیٰ بنی اسرائیل کی کثرت ناہوں کی وجہ سے ان پر سخت ناراض تھا"۔

(لیکچر مرزا بمقام سیالکوٹ)

سو یقیناً سمجھو کہ نازل ہونے والا ابن مریم علیہ السلام ہے جس نے عیسیٰؑ بن مریمؑ کی رح اپنے زمانہ میں کسی ایسے شخص کو والد روحانی نہ پایا جو اس کی روحانی پیدائش کا موجب ٹھہرتا۔ تب خدا تعالیٰ خود اس کا متولی ہوا۔ اور تربیت کی کنار میں لے لیا اور اپنے بندے کا نام ابن مریم ھا۔ پس مثالی طور پر بھی عیسیٰ ابن مریم ہے جو بغیر باپ کے پیدا ہوا کیا تم ثابت کر سکتے ہو کہ اس 'ا کوئی والد روحانی ہے۔ کیا تم ثبوت دے سکتے ہو کہ تمہارے سلاسل اربع میں سے کسی سلسلے میں داخل ہے؟ پھر اگر یہ ابن مریم نہیں تو کون ہے؟"۔

(ازالہ اوہام)

Marfat.com

چودھویں خصوصیت یسوع مسیح ؑ میں یہ تھی کہ وہ باپ کے نہ ہونے کی وجہ سے بنی اسرائیل میں سے نہ تھا۔ مگر بایں ہمہ موسوی سلسلہ کا آخری پیغمبر تھا جو موسیٰ کے بعد چودھوی صدی میں ہوا۔ ایسا ہی میں بھی خاندانِ قریش میں سے نہیں ہوں اور چودھویں صدی میں مبعوث ہوا ہوں اور سب سے آخر ہوں"۔

(تذکرۃ الشہادتین)

مسیح موعود سے نبوت تک

مرزا قادیانی اپنے مسیح موعود ہونے کے دعوے پر قریباً دس سال قائم رہا اور پھر ختم نبوت کے معروف اسلامی نظریہ کو (جس کا وہ خود معتقد رہا تھا) غلط قرار دے کر نومبر ۱۹۰۱ء میں اپنی نبوت کا اعلان کر دیا اس کی تقریب یہ ہوئی کہ اگست ۱۹۰۱ء میں ایک روز مرزا قادیانی کے خطیب مولوی عبدالکریم نے جمعہ کے خطبہ میں اس کو نبی و رسول کہا۔ نماز کے بعد سید محمد احسن امروہی قادیانی خطیب سے جھگڑتے رہے۔ انہوں نے اگلے جمعہ میں پھر یہی الفاظ دُہرائے اور امروہی صاحب کے تیور پہچان کر نماز کے بعد مرزا قادیانی کا دامن پکڑ لیا اور کہا میں آپ کو نبی اور رسول مانتا ہوں، اگر میں غلطی پر ہوں تو حضور مجھے درست فرمائیں۔ اس پر مرزا قادیانی اُٹھ کر کھڑا ہو گیا اور کہا:

"مولوی صاحب ہمارا بھی یہی مذہب اور دعویٰ ہے جو آپ نے بیان کیا ہے"۔

یہ سن کر سید محمد احسن غصہ میں بھرے ہوئے واپس آ گئے اور مسجد کے اوپر ٹہلنے لگ گئے۔ جب مولوی عبدالکریم وہاں پہنچے تو سید صاحب ان سے لڑنے لگے۔ آوازیں بلند ہوئیں تو مرزا قادیانی مکان سے نکل آیا اور یہ آیت پڑھی:

"یا ایھا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی"

Marfat.com

(مسلمانوں اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ کرو)

(رسالہ فرقان قادیان بابت اکتوبر ۱۹۴۲ء)

''مرزا قادیانی ۱۸۹۱ء سے نبی لقب اختیار کرنے میں مذبذب تھا۔ چنانچہ انجام آتھم ۱۸۹۷ء میں لکھا تھا:۔

''الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے۔ جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے''۔

یعنی اس سے قبل ''خدا کا فرستادہ، مامور، امین، مثیل مسیح، مہدی معہود، مسیح موعود، کے القاب استعمال ہورہے تھے۔ مگر نبی اور رسول کہلانے میں مرزا قادیانی کو تردد تھا۔ اس روز خطیب صاحب کی عقیدت نے ختم نبوت کی فولادی دیوار کو بھی رستہ سے ہٹا دیا اور مرزا قادیانی نے زبان و قلم سے بصراحت نبوت کا اعلان کرنا شروع کر دیا:۔

''میں اپنی نسبت نبی رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ اور جب کہ خود خدا نے میرے یہ نام رکھے ہیں۔ تو میں کیونکر رد کر دوں یا کیونکر اسکے سوا کسی سے ڈروں''۔

(ایک غلطی کا ازالہ، نومبر ۱۹۰۱ء)

خدا نے میرے ہزار ہا نشانوں سے میری وہ تائید کی ہے کہ بہت ہی کم نبی گزرے ہیں جن کی یہ تائید کی گئی: اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اسی نے میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے نشان ظاہر کیے جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں''۔

(تتمہ حقیقت الوحی ۱۹۰۷ء)

Marfat.com

ظلی نبی:۔

''اپنے اس دعوے کے بعد مرزا قادیانی کچھ عرصہ تک اپنے آپ کو ظلی نبی ظاہر کرتا اس کے کہنے کے مطابق اگر چہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا تھا مگر نبوت صرف آپ ﷺ کے فیضان سے ہی مل سکتی تھی نہ کہ براہ راست جیسا کہ پہلے زمانہ میں ہوا کرتا تھا خاتم النبین کے معنی یہ تھے کہ آپ ﷺ نبیوں کی مہر ہیں اور آپ ﷺ کی مہر کے بغیر کسی کی نبوت کی تصدیق نہیں ہوسکتی تھی ۔یعنی آپ ﷺ کے بعد ایسے انبیاء پیدا ہوں گے جن کی نبوت کی تصدیق آپ ﷺ مہر سے فرمائیں گے۔ان انبیاء کی نبوت کا معیار آپ ﷺ کے نقش قدم چلنا اور آپ ﷺ کی شریعت کو قائم کرنا ہوگا۔مرزا قادیانی کے صاحب زادے بشیر احمد نے اپنی تصنیف 'کلمۃ الفضل' میں مرزا قادیانی کی اس نبوت کو یوں بیان کیا ہے:

''یہ جو بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ظلی نبوت گھٹیا قسم کی نبوت ہے، یہ محض نفس کا ایک دھوکہ ہے۔میں نہیں سمجھ سکتا کہ کیوں بعض لوگ آپ کی (مرزا قادیانی کی) نبوت کو ناقص نبوت سمجھتے ہیں۔

❁❁❁❁❁❁❁

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

حتی یبعث دجالون کذابون

یہاں تک کہ کئی کذاب ودجال پیدا ہوں گے۔

کلھم یزعم انه نبی اللّٰه

ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ میں اللہ کا نبی ہوں۔

Marfat.com

فرمایا:**انا خاتم النبیین لا نبی بعدی**
یادرکھنا میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔
ایک حدیث شریف میں ارشادفرمایا کہ:
ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلارسول بعدی ولانبی بعدی (ترمذی)
کہ رسالت بھی میرے اوپر ختم اور نبوت بھی ختم قیامت تک اب نہ کوئی نبی آئے گا اور نہ رسول۔ایک اور حدیث شریف میں فرمایا کہ:**انـه سیکون فی امتی** کہ جوجھوٹے نبی پیدا ہوں گے وہ عیسائیوں ، یہودیوں میں سے نہیں ہوں گے بلکہ فرمایا میری امت میں سے ہوں گے میرا کلمہ پڑھتے ہوں گے۔قبلہ کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھیں گے اپنے آپ کو مسلمان کہیں گے۔
ثلاثون کذابون تیس بڑے بڑے کذاب ہوں گے ایک روایت میں ساٹھ دجالوں (دجل کرنے والے) کا بھی اضافہ ہے۔

کلهم یزعم انه نبی الله

ان میں سے ہرایک یہ دعویٰ کرے گا کہ میں خدا کا نبی ہوں۔فرمایا کہ یادرکھنا **انا خاتم النبیین لانبی بعدی** میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں قیامت تک ہمارے نبی اللہ کے سچے اور آخری نبی ہیں۔

نبی کی ہر بات وحی ہوتی ہے:

انبیاءؑ کی پیشگوئیاں سچی ہوتی ہیں۔خدا کے کسی نبی کی کوئی پیشگوئی جھوٹی نہیں ہوتی۔اور جس کی جھوٹی ہو وہ نبی نہیں ہوتا۔بس یہ نشانی ہے۔جو کوئی اللہ کا سچا نبی ہو اس کی کوئی پیشگوئی جھوٹی نہیں ہوتی۔

Marfat.com

اللہ کریم کے فضل وکرم سے کسی بھی مذہب کا پیروکار نہیں کہہ سکتا چاہے کوئی یہودی ہو، عیسائی ہو دنیا بھر کے کفار ہوں کوئی ایک ایسی ہمارے پیغمبر ﷺ کی پیشگوئی بتلائیں جو پوری نہ ہوئی ہو۔ اور جھوٹے نبی کی اگر سو پیشگوئیوں میں سے ایک آدھ اتفاقاً پوری ہو بھی جائے تو وہ سچا نہیں ہوسکتا بلکہ جھوٹا ہوگا جیسے نجومی ہیں ان کی بعض پیشگوئیاں پوری بھی ہوجاتی ہیں۔ لیکن اکثر جھوٹی ہوتی ہیں۔ آج کل اخبارات میں نجومیوں کی پیشگوئیوں کا بڑا چرچا ہو رہا ہے۔ کوئی کسی کیلئے پیشگوئی کر رہا ہے۔ کوئی کسی کیلئے۔

پیشگوئیاں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہوتی رہتی ہیں

سچی بھی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہوتی ہیں

جھوٹی بھی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہوتی ہیں

کیونکہ آئندہ کے حالات سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔ کل کیا ہونا ہے؟

کسی کو پتہ نہیں! اٹکل پچو لگا کر کوئی پیشگوئی کردی تو سو میں سے ایک اتفاقی طور پر کسی حد تک درست ہوگئی ورنہ تمام کی تمام جھوٹی ہوتی ہیں۔

مرزا غلام قادیانی کا دعویٰ نبوت

حضور خاتم الانبیاء ﷺ کی پیشگوئی کا پورا ہونا:

جب مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا تو اس نے ہمارے پیغمبر ﷺ کی پیشگوئی کو سچا و پورا کردیا۔ کیونکہ وہ کہتا ہے کہ میں حضور ﷺ کا امتی بھی ہوں۔ کیا کہتا ہے؟ حضور ﷺ کا امتی ہوں۔ کلمہ بھی پڑھتا ہوں، نمازیں بھی پڑھتا ہوں، نبی بھی ہوں تو حضور ﷺ کی سیکون فی امتی والی پیشگوئی کا مصداق یہ ٹھہرا یا نہ ٹھہرا؟

یہ کہتا ہے کہ خدا نے مجھے نبی بنایا ہے حالانکہ خدا نے تو آمنہ کے لال محمد ﷺ کو آخری نبی

Marfat.com

بنا کر اعلان فرما دیا:

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النبیین و کان الله بکل شی ء علیما۔(احزاب)

قرآن میں ایک سو آیت حضور ﷺ کی ختم نبوت پر موجود ہے۔ایک سو آیت میں آپ کی ختم نبوت کو بیان کیا گیا ہے۔

قرآن میں ذکر توحید ورسالت اور ذکر ختم نبوت

قرآن میں جس طرح خدا نے اپنی توحید کو بیان فرمایا: **قل ھو اللّٰہ احد** کہ اللہ ایک ہے، دو نہیں، تین نہیں۔اور جس طرح اللہ نے پیارے نبی کریم ﷺ کی رسالت کو بیان فرمایا کہ: **محمد رسول اللہ** کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔اسی طرح آپ کی ختم نبوت کو بیان فرمایا: **ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النبیین و کان الله بکل شی ء علیما۔(احزاب)** کہ میرا پیارا نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا رسول بھی ہے اور آخری نبی بھی ہے۔

رسالت مآب ﷺ کا فرمان

خدا کے نبی کو پتہ تھا کہ جو کذاب و دجال پیدا ہوں گے وہ قرآن بھی پڑھیں گے۔قرآن میں موجود آیاتِ ختم نبوت کو بھی پڑھیں گے اور اس پر ایمان بھی لے آئیں گے مگر ان آیات کے معنوں میں ہیرا پھیری کریں گے۔

دجال و کذاب کہا تھا کہ جو میرے بعد دعویٰ نبوت کریں گے وہ دجال و کذاب ہوں گے۔کذاب کے معنی جھوٹا نہیں بلکہ کذاب مبالغہ کا صیغہ ہے۔بہت بڑا جھوٹا۔پر لے

Marfat.com

درجے کا۔ جیسے صادق کا معنی سچا اور صدیق جو ابوبکرؓ کا لقب ہے اس کا کیا معنی؟ بہت بڑا سچا۔
نبی نے کیا فرمایا کہ جو میرے بعد دعویٰ نبوت کرے وہ صرف جھوٹا نہی بلکہ کذاب
بہت بڑا جھوٹا ہے۔

ایک جھوٹا وہ ہوتا ہے جو آپ کے اور میرے ساتھ جھوٹ بولتا ہے اور ایک جھوٹا وہ ہے
جو خدا اور رسول کے ساتھ جھوٹ بولتا ہے۔ جو حضورؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ خدا
ورسول پر جھوٹ بولتا ہے۔ اس سے بڑا کوئی جھوٹا نہیں ہوسکتا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ وہ کذاب (بہت بڑے جھوٹے) ہوں گے۔
دجال ہوں گے۔ دجال کا معنی کہ بہت بڑے فریبی ومکار ہوں گے۔ دھوکے باز ہوں گے۔

صدیق اکبرؓ کا فیصلہ:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے بعد اب جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے اور جو بھی اس
شخص کی جھوٹی نبوت پر ایمان لے آئے صدیقی سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا جس پر عمل ہر مسلمان
حکمران کے ذمہ واجب ہے۔ کہ انہوں نے فرمایا کہ یہ مرتد ہیں۔ جو شخص اب حضور علیہ السلام
کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے یا جو شخص اس کی نبوت کاذبہ پر ایمان لے آئے وہ مرتد ہے۔

مرتد کی شرعی سزا:

مرتد کی سزا شریعت نے مقرر کردی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا تھا: من ارتد
فاقتلوا جو مرتد ہو اُسے قتل کردو۔

یہ تو وہ جانتے تھے کہ مرتد کی سزا اسلام میں قتل ہے۔ صدیق اکبرؓ نے یہ بتلایا کہ جو شخص
حضور علیہ السلام کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے چاہے وہ کلمہ پڑھے یا نمازیں پڑھے۔ اگر

Marfat.com

ختم نبوت کے عقیدہ سے انکار کرتا ہے تو وہ مرتد ہو گیا۔ اس وجہ سے اس پر مرتد کی سزا جاری ہو گی۔

مرتد کی تعریف:

مرتد وہ ہوتا ہے جو پہلا دین چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کرتا ہے۔ ہمارے خیال میں جو شخص اسلام چھوڑ کر نعوذ باللہ عیسائی ہو جائے، ہندو بن جائے، سکھ بن جائے، سارا مذہب بدل جائے وہ مرتد ہے۔ اگر کوئی مسلمان خدانخواستہ عیسائی بن جائے تو ہم اسے کیا کہیں گے؟ (مرتد) یعنی وہ سارے دین سے پھر گیا۔ اس لیے مرتد ہے۔ لیکن صدیق اکبرؓ نے بتلایا کہ سارے دین سے پھر جائے تب بھی مرتد۔ دین کے ایک عقیدے سے پھر جائے تب بھی مرتد۔ سارے دین کا انکار کفر، دین کے ایک حصے سے پھر جانے کا نام بھی کفر ہے۔ قرآن کریم کے تیس پارے ہیں ایک شخص سارے قرآن کا انکار کر دے وہ کیا ہو گا؟۔۔۔۔۔۔کافر

ایک شخص سارا قرآن مانے مگر ایک آیت نہ مانے تو کیا ہو گا؟۔۔۔۔۔۔۔کافر

کہے کہ سارا قرآن ٹھیک ہے مگر میں ایک آیت کو نہیں مانتا جس طرح سارے قرآن کا انکار کرنے والا کافر اسی طرح ایک آیت کا انکار کرنے والا بھی کافر۔

دیکھئے قرآن کریم میں ایک مسئلہ واضح ہو گیا ہے۔ خدا کہتا ہے کہ جس نے میرے ایک نبی کو جھٹلایا اس نے میرے تمام نبیوں کو جھٹلایا۔ یعنی ایک نبی کا جھٹلانا سارے نبیوں کو جھٹلانا ہے۔ قرآن کی ایک آیت کا انکار سارے قرآن کا انکار ہے۔ دین کے ایک رکن وعقیدے سے پھر جانے سے پورے دین سے پھر جانا ہے۔ صدیق اکبرؓ نے حضورؐ کے بعد مدعیان نبوت اور ان پر ایمان لانے والوں کا مسئلہ کھول دیا کہ یہ کون ہیں؟ (مرتد) اور ان پر اسلام کی طرف سے عائد شدہ شرعی سزا کو نافذ کیا جو اسلام نے مرتدوں کیلئے مقرر کی وہ سزا کیا ہے؟۔۔۔قتل کرنا۔۔

Marfat.com

ناموسِ ختم نبوت کیلئے جان بھی قربان ہے

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے ناموس عقیدہ ختم نبوت کی خاطر جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب سے باقاعدہ جنگ لڑی۔ اس ایک جنگ کے اندر بائیس ہزار مرتد قتل ہو گئے۔ اس زمانے کے لحاظ سے وہ تعداد بہت بڑی ہے۔ تھوڑی تعداد نہیں ہے۔ اس زمانے میں تیر، تلوار، نیزے اور ہاتھ کی لڑائی تھی۔ یہ بندوقیں، بم، گن مشینیں اور ایٹمی دھماکے نہیں تھے کہ جن کے ایک حملے سے ہزار ہا افراد لقمۂ اجل بن جائیں۔ وہ تو ہاتھ کی لڑائی تھی اس ہاتھ کی لڑائی میں کتنے مرتد قتل کیے؟ (22000)

اور 1200 صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم شہید کرائے سبحان اللہ جن میں تقریباً سات سو کے لگ بھگ قرآن کریم کے حفاظ و قراء تھے۔ اتنا قیمتی سرمایہ قربان کرا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے بنیادی عقیدے کا تحفظ کیا۔

صدیق اکبرؓ کا بے مثال جذبہ ایمانی:

ہائے صدیق اکبرؓ کا وہ جذبہ وجنون جب اکیلے تلوار لٹکا کر باہر نکل آئے تھے اور صدیق اکبرؓ فرمانے لگے کہ میں خدا اور نبی کے دین کی حفاظت کروں گا یہ ناممکن ہے کہ میں زندہ رہوں اور خدا کا دین کم ہو جائے۔ میں اپنی جان دے دوں گا لیکن خدا کے نبی کے دین میں کمی برداشت نہیں کروں گا۔ فرمایا اے لوگو! تم میرا ساتھ دو یا نہ دو ابو بکرؓ اللہ کے آخری نبی و آخری دین کی عظمت کیلئے اکیلا لڑے گا اور اس وقت تک لڑے گا جب تک یہ دین اسلام کے خلاف فتنے ختم نہیں ہو جاتے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جس ایمان، جرأت اور استقامت کا مظاہرہ کیا صحابہؓ فرماتے ہیں صدیق اکبرؓ کو اللہ نے انبیاءؑ والا مقام اور ان جیسی استقامت عطا

Marfat.com

فرمائی تھی۔ اکیلے ہو کر بھی وہ لڑنے کو تیار تھے۔

امتِ مسلمہ کیلئے صدیقی مثال:

صدیق اکبرؓ نے یہ عظیم قربانی دے کر ایک عظیم الشان مثال قائم کر دی۔ اور امت کو تعلیم دی کہ جب دیکھنا کبھی کوئی جھوٹا کذاب نبی پیدا ہو تو آپ کیلئے بھی یہی حکم ہے۔ ایمان سے بتلائیں کہ صدیق اکبرؓ کو جو حالات درپیش تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر طرف ارتداد ہی ارتداد تھا۔ ایسے حالات آج پیش نہیں ہیں۔

لیکن صدیق اکبرؓ نے کوئی پرواہ نہیں کی تھی۔ اسلام کے بنیادی عقیدے کا تحفظ کیا۔ اتنی عظیم قربانی، قیمتی صحابہؓ، تقریباً چھ سات سو حافظ و قاری صحابہؓ شہید کرائے۔ بتایا کہ ہم عقیدہ ختم نبوت کی خاطر کٹ مر سکتے ہیں۔ لیکن ختم نبوت کے عقیدے میں آنچ نہیں آنے دیں گے۔ صدیق اکبرؓ نے قیمتی صحابہؓ کی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے امت مسلمہ کے لئے تعلیم دی کہ جب بھی کوئی اسلام کے خلاف فتنہ پردازی کرے تو تم اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہو، چاہے حالات جیسے بھی ہوں۔

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت:

ختم نبوۃ کا عقیدہ پورے دین کی روح ہے۔ سارے دین کی اساس ہے۔ ختم نبوۃ کا عقیدہ محفوظ ہے تو دین اسلام محفوظ ہے۔ ختم نبوت کا عقیدہ ٹوٹا تو پورا دین ختم۔ خدا کی توحید بھی نہیں بچتی۔ اگر عقیدہ ختم نبوۃ نہ ہو تو سن لو! اللہ کی توحید جو ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیاءؑ نے بیان کی وہ بھی سلامت نہیں رہتی۔

Marfat.com

مثال:

مذکورہ دعویٰ کہ اگر عقیدہ ختم نبوۃ محفوظ نہ ہوتو خدا کی توحید بھی محفوظ نہیں ہے۔اس دعویٰ کی اب دلیل سنو۔مثال سمجھو آپ کا کیا خیال ہے موت وحیات کس کے قبضے میں ہے؟ اللہ کے

هو يحيي ويميت

مارنے اور زندہ کرنے والا اللہ ہے۔

موت وحیات اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

لیکن مرزا قادیانی اپنی کتاب ''خطبہ الہامیہ ص ۵۶ رخ ص ۵۶ جلد ۱۶'' میں لکھتا ہے۔ کہ مجھے مارنے اور زندہ کرنے کی طاقت ہے۔

یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔اب جو مرزا قادیانی کو نبی مانیں گے ان کو تو یہ عقیدہ رکھنا پڑے گا کہ مرزا قادیانی کے ہاتھ میں موت کی بھی طاقت تھی اور حیات کی بھی۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ وہ اپنے حریف محمدی بیگم کے خاوند کو بھی مار نہ سکا اور اس کی منکوحہ آسمانی جس کے متعلق کہتا تھا۔کہ اس سے میرا آسمانوں پر نکاح ہوا ہے۔محمدی بیگم کو اس کا خاوند سلطان محمد لے گیا لیکن اگر اس میں موت وحیات کی طاقت تھی تو اس کے خاوند کو مار کر اپنی بیوی کیوں نہ بنا سکا؟ معلوم ہوا کہ موت وحیات کا مالک اللہ ہے۔

مرزا کی عیاری

یہ ہر بات میں ہمارے پیارے نبیؐ سے مقابلہ کرتا ہے۔ہمارے نبی علیہ السلام کا ایک نکاح آسمانوں پر ہوا ہے۔وہ نکاح کس سے ہوا؟ مائی زینب سے۔قرآن حکیم کے بائیسویں پارے میں رب نے بیان فرمایا: زَوَّجنٰكَهَا حضرت زینب رضی اللہ عنہا آپ کی پھوپھی کی لڑکی

Marfat.com

تھیں۔آپ نے اپنے منہ بولے بیٹے زیدؓ سے ان کا نکاح کر دیا۔ یہ غلام تھے۔حضرت زینب اونچے خاندان قریش سے تعلق رکھتی تھیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پھوپھی زاد بہن کا نکاح اپنے ایک منہ بولے بیٹے سے کر دیا۔اتفاق سے دونوں کا نبھاہ نہ ہو سکا۔حضرت زید رضی اللہ عنہ نے مائی زینب رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی۔مائی زینبؓ کو صدمہ ہوا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی صدمہ ہوا برادری والوں نے بھی حسب معمول طعنے دیے کہ اپنے گھر سے باہر رشتہ کیا تھا۔اچھا رشتہ ہوا تھا کہ طلاق ہو گئی ہے بڑی باتیں بنائیں۔اللہ نے فرمایا کہ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آپ غمگین نہ ہوں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح زینبؓ سے ہم نے کر دیا ہے۔زَوَّجْنٰكَهَا ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح زینبؓ سے کر دیا ہے۔حضرت زینبؓ دوسری بیویوں، اپنی سوکنوں سے کہتی تھیں! تمہارے نکاح فرش پہ پڑھے گئے، میرا نکاح رب العلمین نے پڑھایا۔

مائی زینبؓ کا نکاح کس نے پڑھایا؟ اللہ نے۔کہاں پڑھایا؟ عرش پر۔اور پھر مائی زینبؓ کا نکاح دنیا پر نہیں پڑھایا گیا۔مائی زینبؓ بن گئیں حضورؐ کی بیوی اور ہماری کیا بن گئیں؟ (ماں) حضور ﷺ کی بیویاں ہماری مائیں ہیں۔میرا نبی تمہارا روحانی باپ ہے۔اس کی بیویاں تمہاری روحانی مائیں ہیں تو مائی زینبؓ ہماری کیا ہوئیں؟۔۔۔ماں

اللہ نے فرمایا کہ: وازواجه امهاتهم کہ اے مومنو! میرے نبی ﷺ کی بیویاں تمہاری مائیں ہیں۔میرا نبی ﷺ تمہارا روحانی باپ ہے۔تو حضرت زینبؓ ہماری کیا ہوئیں؟ (ماں)

سنو! مرزا قادیانی ہر بات میں نبی ﷺ کا مقابلہ کرتا ہے۔

مرزا کی شیطانی وحی:

آؤ آپ کو حوالہ دینے سے پہلے تھوڑا سا مرزا پر نازل ہونے والی وحی کا تعارف کرا دوں۔

Marfat.com

مرزے کی ایک کتاب ہے جس کا نام ''تذکرہ'' ہے۔ یہ مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی ''وحی'' ہے۔اوراس کا نام رکھا ہے''تذکرہ''اوراس کے نیچے لکھا ہوا ہے یعنی''وحی مقدس''۔

مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ یہ وحی میرے اوپر نازل ہوئی ہے خدا کی طرف سے، یہ جھوٹ ہے۔ہاں میں اتنا مانتا ہوں کہ مرزا پر وحی نازل ہوئی ہے لیکن رحمان کی طرف سے نہیں شیطان کی طرف سے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: وَاِنَّ الشَّیٰطِیْنَ لَیُوْحُوْنَ اِلٰٓی اَوْلِیٰٓئِهِمْ۔(الانعام:۱۲۱)

ترجمہ: کہ شیطان اپنے دوستوں کی طرف وحی بھیجتا ہے۔

مرزا پر نازل ہونے والی وحی رحمانی نہیں بلکہ شیطانی ہے۔رحمانی نہیں ہے۔دیکھئے اس کے صفحات کتنے ہیں؟ **840** صفحات ہیں اور اس کے اوراق کتنے بنتے ہیں؟ **420**۔ یہ اللہ پاک کی قدرت ہے کہ: ان کا نبی بھی **420** اور اس پر نازل ہونے والی وحی بھی **420**۔اگر یہ وحی خدا کی طرف سے ہوتی تو چار سو بیس **420** نہ ہوتی۔

قدرتِ خداوندی:

مرزائیوں کی مت ماری گئی۔مولا کریم نے ان کی عقلیں ماؤف کر دیں۔اور حقیقت میں رب نے ان کو بتلایا کہ: او نادانو! اگر یہ وحی خدا کی طرف سے ہوتی تو **420** نہ ہوتی۔اسی سے سمجھ جاؤ کہ یہ **420** ہے۔اور یہ نبی بھی **420** ہے۔جب میں نے لوگوں کو یہ بتلانا شروع کیا تو مرزائی بڑے پچھتائے کہ کیا ہوگیا؟ ہماری تو مت ماری گئی۔ہم ایک گھٹاتے یا زیادہ کرتے اور یہ کیا کر بیٹھے؟ یہ تو میرے مولا کی قدرت ہے۔

مرزا قادیانی کی''شیطانی وحی'':

اب دوسری دلیل پیش خدمت ہے کہ یہ وحی شیطانی ہے۔مرزا اپنی اس وحی میں لکھتا ہے

Marfat.com

کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا۔ میں نے فرشتہ کا نام پوچھا۔ ایمان سے بتاؤ نام پوچھنے کی کوئی ضرورت تھی۔ نبیوں کی طرف کون فرشتہ آتا تھا۔ جبرائیل آتے تھے۔

اگر یہ خدا کا نبی تھا تو اس کے پاس فرشتہ بھی جبرائیل ہی آنا تھا یا کوئی اور؟

مرزا کہتا ہے کہ: میرے دل میں خیال آیا کہ میں فرشتہ سے اس کا نام پوچھوں۔ تو میں نے فرشتہ سے پوچھا کہ: آپ کا کیا نام ہے؟ فرشتہ نے کہا کہ: میرا نام کچھ نہیں۔ مرزا نے کہا یارا ایسا نہ کر کوئی نام تو ہوتا ہی ہے۔ سیدھی سیدھی بات بتلا۔ تیرا نام کیا ہے؟

مرزا نے ذرا اور زور ڈالا فرشتہ پر۔ کیا معنی کہ فرشتہ سے ذرا سختی کے ساتھ مرزا نے نام پوچھا کہ بتلا تیرا نام کیا ہے؟ فرشتہ کہنے لگا کہ: میرا نام ''ٹیچی'' ہے (تذکرہ ص ۸۲۸)

یہ فرشتہ صاحب جو پہلے بے نام ہوں۔ پھر زور ڈالنے پر اور سختی ہونے کی وجہ سے اپنا نام ٹیچی بتلاتے ہوں تو ان کی وحی کیا خدا کی وحی ہوگی یا شیطانی؟

ٹیچی کیا ہے؟

مرزے سے پوچھا گیا کہ ٹی۔ چی کا کیا معنی ہے تو کہنے لگا کہ یہ ٹیچی ٹچ میں سے ہے۔ کہتے ہیں پنجابی میں جیسے ٹچ بٹن کا نام ہے فوراً لگ جاتا ہے۔ کہتا ہے تو یہ فرشتہ بھی اسی طرح ہے جب ضرورت پڑتی ہے۔ فوراً آجاتا ہے۔ دیر نہیں لگاتا۔ اس کی وحی کا کیا نام تھا۔

''تذکرہ''

اس کے اوراق کتنے تھے؟

420

اور مرزا پر وحی لے آنے والا فرشتہ کون سا تھا؟

ٹیچی۔

Marfat.com

کیسی شاندار ہے۔۔۔۔۔۔وحی؟اس اُلّو سے کوئی پوچھے کہ جی فرشتہ جو بڑا تیز ہے۔ کیا کبھی کوئی فرشتہ ست بھی ہوتا ہے؟

چلو انسان تو کوئی چست ہوگا کوئی ست لیکن یہ کبھی کسی نے نہیں سنا ہے کہ فلاں فرشتہ بھی ست ہے کہ چلتے چلتے لیٹ کر دیتا ہے۔فرشتہ تو آنکھ جھپکنے کی دیر سے پہلے پہنچتا ہے۔ ہر فرشتہ برق رفتار ہے۔ یہ بھی جھوٹ ہے۔اور سوچئے مرزا کہتا ہے کہ میں نے پہلے نام پوچھا تو اس نے کہا کہ میرا نام کچھ نہیں اور جب مجبور کیا تو کہا کہ میرا نام ٹیچی ہے۔

اب دونوں باتوں میں سے ایک بات تو جھوٹ ہے۔اگر اس کا نام ٹیچی تھا تو اس نے پہلے انکار کیوں کیا تھا۔ کہ میرا نام کچھ نہیں۔تو اس صورت میں جھوٹ بولا یا نہیں؟ اگر اس کا نام واقعتاً کچھ نہیں تھا اور بعد میں اگر اس نے ٹرخانے کیلئے ٹی۔ چی بتلا دیا تو یہ جھوٹ ہوا کہ نہیں؟ دونوں باتوں میں سے ایک بات تو ضرور جھوٹی ہوئی۔

دونوں باتوں میں سے ایک بات جھوٹ ہے۔تو جس نبی کا فرشتہ جھوٹا ہو وہ نبی کیسے سچا ہوگا؟ جیسی روحیں ویسے فرشتے۔بس جیسا فرشتہ ویسا نبی۔ اگر فرشتہ کذاب و جھوٹا ہے تو نبی کیسے سچا ہوگا۔

قادیانی اور دوسرے کافروں میں فرق:

قادیانی دوسرے کافروں سے منفرد انداز میں کافر ہیں۔ یہ تو ذمی بھی نہیں۔ذمی اس کافر کو کہتے ہیں جو اپنے آپ کو کافر مانتا ہو۔قادیانیوں میں اور دوسرے کافروں میں فرق کیا ہے۔بعض ہمارے بھائی کہہ دیتے ہیں کہ چلو جی کافر سہی ہندو اور سکھ بھی کافر ہیں۔قادیانی بھی کافر سہی ہم دوسرے کافروں سے بھی برتتے رہتے ہیں۔ اگر ان کے ساتھ بھی برتتے رہیں تو کیا ہو جائے گا؟ فرق کیا ہے؟ ہندو اور سکھ اپنے آپ کو ہندو اور سکھ کہتے ہیں۔عیسائی

Marfat.com

اپنے آپ کو عیسائی کہتا ہے۔ اور ہم کو مسلمان کہتے ہیں۔

ہندو، سکھ، یہودی ہم کو کیا کہتے ہیں؟ ـــــــ مسلمان لیکن قادیانی کیا کہتا ہے اپنے آپ کو مسلمان اور ہمیں کیا کہتا ہے؟ (کافر) سکھ اور قادیانی میں فرق ہوا یا نہیں؟

کچھ بات سمجھ میں آئی ہے سکھ اپنے آپ کو کافر کہتا ہے اور مسلمانوں کو مسلمان کہتا ہے لیکن قادیانی اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے اور تمام کلمہ پڑھنے والے مسلمانوں کو کافر کہتا ہے۔ صرف کافر ہی نہیں بلکہ جہنمی کہتا ہے۔ فرق ہوا یا نہیں؟

اور بات سنو! سکھ آپ کو کنجریوں کی اولاد نہیں کہتا۔ یہودی آپ کو کنجریوں کی اولاد نہیں کہتا۔ یہودی اور سکھ آپ کو کنجریوں کی اولاد نہیں سمجھتے ہیں۔

مسلمان کنجریوں کی اولاد: (مرزا قادیانی)

لیکن مرزا قادیانی (ملعون) اپنی کتاب آئینہ کمالاتِ اسلام ص ۵۴۷، ۵۴۸ (روحانی خزائن ج ۵ ص ۵۴۷۔ ۵۴۸) پر لکھتا ہے۔ **تلك کتب تنظر الیھا کل مسلم بعین لمحبة والمودة وینفع من معارفھا ویقبلنی ویصدق دعوتی الا ذریة البغایا الذین حتم اللہ علی قلوبھم فھم لایقبلون**۔ یہ عبارت کس کی ہے؟ (مرزا قادیانی کی کتاب کی) مرزا قادیانی اس میں کہتا ہے کہ جو مجھ پر ایمان نہیں لاتے۔ جو مسلمان میری تصدیق نہیں کرتے۔ میری کتابیں نہیں پڑھتے۔ وہ سارے کنجریوں کی اولاد ہیں۔ (العیاذ باللہ) کیا اس کتاب پر کوئی پابندی نہیں۔

حکومت میں مسئلہ ختم نبوت بیان کرنے پر پابندی ہے۔ سنو! کوئی ایسا احمق ڈی۔ سی نہیں ہو سکتا جو مسئلہ ختم نبوت بیان کرنے پر پابندی لگائے۔

ہمارا حق ہے کہ اس ملک میں جھوٹی نبوت کی تبلیغ پر پابندی لگوائیں۔ اور ان شاء اللہ لگوا کر

Marfat.com

دم لیں گے۔

الحمدللہ ۸۴ء میں صدر صاحب نے امتناع قادیانیت آرڈیننس نافذ کیا جس میں ان پر نہ صرف تبلیغ کرنے پر پابندی لگائی بلکہ اذان دینے پر پابندی لگائی اور اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے پر پابندی لگائی۔ اگر اس ملک میں عیسائیت کی تبلیغ ہوسکتی ہے۔ جھوٹے قادیانی دجال کی جھوٹی نبوت کی تبلیغ ہوسکتی ہے تو تاجدار انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق و پروانے آپ کی ختم نبوت بیان کریں گے اور کرتے رہیں گے۔ ایسی کوئی پابندی قبول نہیں کی جائے گی۔ ہم تختہ دار پر چڑھ سکتے ہیں۔ لیکن اس ملک میں ختم نبوت کی تبلیغ پر پابندی قبول نہیں ہے۔ آج تو ہمارا دور ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اگر کوئی دعویٰ کرے تو دجال، کذاب اور کافر ہے بلکہ مرتد اور واجب القتل ہے۔ آج بھی کہتے ہیں۔ اور جب تک زندہ ہیں بدن میں جان ہے منہ میں زبان ہے کہتے رہیں گے کہ مرزا قادیانی مرتد، کافر اور واجب القتل ہے۔ اور اس پر ایمان لے آنے والے بھی مرتد اور واجب القتل ہیں۔ کوئی روک نہیں سکتا۔ کوئی پابندی نہیں۔

اس کے علاوہ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ جو مجھ پر ایمان نہیں لاتے وہ کنجریوں کی اولاد ہیں۔ کیا آپ اور میرے سمیت سب کنجریوں کی اولاد ہیں؟ آپ کے باپ کنجر اور آپ کی سب اولاد کنجریوں کی اولاد ہے۔ جو ہمارے سرکاری ملازمین، سرکاری رپورٹر، ہمارے سی۔ آئی۔ ڈی والے، ہماری پولیس، ہمارے وزیر، ہمارے گورنر اور ہمارے صدر سب مرزا قادیانی کو نہیں مانتے اس کو کافر و دجال سمجھتے ہیں۔ وہ بھی مرزا قادیانی کی اس گالی کی زد میں آتے ہیں۔ ایسی کتابیں ضبط ہونی چاہئیں۔ اس سے ہماری دل آزاری ہوتی ہے۔

مرزائی کہتے ہیں کہ ذریۃ البغایا گالی نہیں ہے اگر ذریۃ البغایا دعا ہے تو پھر وہ دعا میں

Marfat.com

تمہیں پارسل کرتا ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ مرزا قادیانی پر ایمان لانے والے سب ذریۃ البغایا ہیں۔تو پھر ان کو اس دعا سے خوش ہونا چاہیے۔

اگر یہ اچھا لفظ ہے تو اپنے لئے پسند کریں۔ اگر یہ لفظ برا ہونے کی وجہ سے اپنے لئے پسند نہیں کرتے تو ہمارے لئے کیوں کہتے ہیں کہ ذریۃ البغایا کا معنی کنجریوں کی اولاد نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں اس کا کوئی اچھا سا معنی ہوگا لیکن یہ لقب تم اپنے پاس ہی رکھو۔ ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ لقب آپ ہی کے لئے خاص ہے۔ کہ تمام قادیانی ذریۃ البغایا ہیں۔ ان کو خطاب دے رہا ہوں۔ان کو اپنے نبی کی دعا دے رہا ہوں۔

مرزا قادیانی کا معیارِ تعلیم:

مرزا قادیانی کی تعلیم کیا ہے کہ گالیاں سن کر دعا دینا۔ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں چاہے کوئی گالیاں دیتا رہے ہم اس کو دعا دیں گے۔ یہ ہے دعا ان کے نبی کی جو گالیاں سن کر بھی دعا دیتا ہے کیا کہتا ہے کہ جو مجھ پر ایمان نہیں لاتا وہ کنجریوں کی اولاد ہے۔آپ خود اندازہ لگائیں یہ دعا ہے یا گالی؟ اگر یہ دعائیں ہیں تو تمہیں مبارک ہوں۔ ہم کو ایسی دعاؤں کی کوئی ضرورت نہیں۔اس سے بڑی اور گالی کیا ہوگی کہ ہم تمام مسلمانوں کو کنجریوں کو اولاد بنائے۔ اتنا بڑا ظلم کروڑوں، اربوں مسلمانوں کو یہ گالی دی جاتی ہے۔ یہ کتابیں ضبط ہونی چاہئیں۔ میرا مطالبہ ہے کہ ایسے لٹریچر پر فوری پابندی لگائی جائے۔

چاہ کن راہ چاہ در پیش۔ جو کسی کیلئے کنواں کھودتا ہے وہ خود اسی کنویں میں گرتا ہے۔

لو آپ اپنے دام میں:

خدا کی قدرت دیکھو۔ اللہ بڑا قادر ہے۔اس نے سب کو گالی دی ہے۔اللہ نے پھر اس کا تماشا دکھلایا کہ مرزا قادیانی کا اپنا بیٹا پہلی بیوی سے تھا۔ اس کا نام تھا فضل احمد۔ وہ مرزا

Marfat.com

پر ایمان نہیں لایا تھا۔

مرزا نے اس کا جنازہ بھی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نہ پڑھا
بیٹے کا جنازہ باپ نے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نہ پڑھا
کیوں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نہ پڑھا؟

(انوار خلافت ص ۹۱ از مرزا بشیر الدین محمود، انوار العلوم ص ۱۴۹ جلد ۳)

کہ وہ اپنے باپ کو نہیں مانتا تھا۔ اس لئے نہیں پڑھا جیسے سر ظفر اللہ نے قائد اعظم کا نہیں پڑھا تھا کیونکہ اس کے نزدیک قائد اعظم کافر تھا۔

بوجھو تو جانیں:

مرزا پر جو ایمان نہ لائے وہ کنجری کا بیٹا ہے۔ کیونکہ مرزا نے یہ خود لکھا ہے۔ تو اب فضل احمد اس کا بیٹا اس پر ایمان نہیں لایا ہے؟ وہ کیا بنا؟ کنجری کا بیٹا۔ اس کی ماں بھی کنجری۔ اس کی ماں جس کے گھر میں تھی وہ بھی کنجر۔ سارا کنبہ کنجروں کا۔

مرزائی کہتے ہیں کہ حضرت تو گالیاں دیتے ہی نہیں تھے۔ وہ گالیاں سن کر دعا دیتے تھے۔ یہ اس کی دعا کا ادنیٰ نمونہ ہے۔

مرزا قادیانی کا قول وفعل:

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ:

؎ بدترین ہر ایک بد سے وہ ہے جو ہے بدزبان

(قادیان کے آریہ اور ہم ص ۴۲ رخ جلد ۲۰ ص ۴۵۸)

یعنی جو بدزبانی کرے وہ تمام بدوں سے زیادہ برا ہے۔ اب میں پوچھتا ہوں کیا مسلمانوں کو کنجریوں کی اولاد کہنا بدزبانی ہے۔

Marfat.com

تو مرزا اپنے فتویٰ کے مطابق بدوں میں سے بدتر یعنی ہر ایک بد سے بدتر خود مرزا بن گیا۔ کیا علماء کو کہنا کہ اے بدذات فرقہ مولویاں تم کب تک حق کو چھپاؤ گے۔ کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت چھوڑو گے۔

اے ظالم مولویو! تم پر افسوس! کہ

تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا وہی عوام کالانعام کو پلایا ہے

(انجام آتھم ص ۱۹ برحاشیہ رج جلد ا زص ۲۱)

اے مردار خور مولویو اور گندی روحو!

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱ برحاشیہ رخ ص ۳۰۵ جلد ۱۱)

میں پوچھتا ہوں؟ یہ بدزبانی ہے یا نہیں؟ اگر کوئی کہے کہ یہ بدزبانی نہیں ہے تو میں یہی الفاظ لوٹا کر قادیانیوں کے حق میں کہہ دیتا ہوں۔ کیونکہ ان کے نزدیک تو یہ گالیاں نہیں ہیں۔

مرزا قادیانی کی غلاظت:

اگر یہ گالی ہے تو کیا مرزا اپنے قول کے مطابق بھی شریف انسان ثابت ہوتا ہے؟

مرزا کہتا ہے میں مسیح ہوں۔ مہدی ہوں نبی ومجدد ہوں۔ اگر کسی قادیانی میں جرأت ہے تو مرزا کو شریف انسان تو ثابت کرے۔ شریف انسان تو دور کی بات ہے، یہی پتہ چل جائے کہ وہ عورت ہے یا مرد؟ تو بڑی بات ہے۔

مرزا کے عجیب دعوے:

مرزا کہتا ہے کہ میں دو سال مریم بنا رہا۔ کہتا ہے کہ مجھے ماہواری حیض بھی شروع ہو گیا۔ پھر میں بن گیا مرد پھر کہتا ہے کہ مجھے حمل بھی ہو گیا۔ وہ نہیں بتاتا کہ مرزا کو حمل کیسے ہو گیا۔

(کشتی نوح ص ۴۷ روحانی خزائن ج ۱۹ ص ۵۰)

Marfat.com

کہتا ہے کہ مجھے حمل ہو گیا اور حمل میرا دس مہینے رہا۔ عورتوں کے تو نو مہینے ہوتے ہیں۔ اور اس کے دس مہینے اس کو اب حمل بھی ہوا ماہواری بھی آئی۔ اب یہ مرد ہوا یا عورت؟ پھر کہتا ہے کہ مجھے دردیں شروع ہو گئیں۔ بچہ جننے کا وقت قریب آیا۔ کہتا ہے کہ پھر میں جنگل میں چلا گیا۔ **فاجاء ھا المخاض الی جزع النخلة** یعنی پھر مریم کو جو مراد اس سے عاجز ہے، دردزہ کھجور کی طرف لے آئی۔

(کشتی نوح ص ۴۸ رخ ص ۵۱ جلد ۱۹)

حضرت مریم علیہا السلام کی پریشانی:

مرزا ملعون ہر جگہ مقدس شخصیت کا مقابلہ کرتا ہے۔ وہاں تو مائی مریم پاک دامن تھیں، مریم عورت تھیں۔۔ خدا کی قدرت سے حاملہ ہوئیں اور جب بچہ جننے کا وقت قریب آیا، تو مائی مریم پریشانی کے عالم میں جنگل میں چلی گئیں۔ ایک خشک کھجور کا تنا تھا۔ اس کی اوٹ میں بیٹھ گئیں اور رونے لگیں۔ مریمؑ خدا کے سامنے روتی ہیں اور کہتی ہیں کاش

یلیتنی مت قبل ھذا و کنت نسیاً منسیاً۔ (مریم: آیت ۲۳)

ہائے اللہ میں مرگئی ہوتی۔ مجھے کوئی جانتا نہ ہوتا۔ اے پروردگار آج بچہ کیسے پیدا ہوگا۔ میرے پاس کوئی نرس، دائی نہیں، میری اماں نہیں۔ میری بہن نہیں، پہلا بچہ پیدا ہوگا۔ جب کسی عورت کا پہلا بچہ پیدا ہونا ہوتا ہے اگر اس کے عورت کے پاس کوئی عورت زاد نہ ہو تو اس کی پریشانی کا کیا عالم ہوگا؟

مائی مریم رو رہی ہے۔ کہتی ہے کہ: ہائے اللہ میں مرگئی ہوتی اس سے پہلے اور یہ وقت میں نہ دیکھتی۔ میں بچہ کیسے جنوں گی۔ پھر بچہ جن بھی دیا تو قوم کے سامنے کس منہ سے جاؤں گی۔ قوم میری بات پر یقین نہیں کرے گی۔ اے اللہ تو تو جانتا ہے کہ میرا دامن پاک ہے۔ تو تو جانتا

Marfat.com

ہے کہ مجھے کسی انسان نے ہاتھ نہیں لگایا۔ میرا کسی انسان سے جائز، ناجائز تعلق بھی نہیں ہے۔ اے پروردگار میری پاکی کو تو تو جانتا ہے۔ میرے ساتھ کسی انسان کا تعلق نہیں ہے۔

اب جو بچہ قوم کے پاس لے جاؤں گی قوم کیسے مانے گی۔ یہ تھی پریشانی مریم علیہا السلام کو۔ ہائے وہ مریم پاک دامن مریمؑ، مائی مریم وہ عیسیٰؑ کی ماں مریمؑ جس کے متعلق پوری سورت قرآن میں نازل ہوگئی۔ قرآن پڑھنے والے جانتے ہیں کہ قرآن میں پوری سورت موجود ہے۔ کسی اور عورت کے نام کی کوئی سورت قرآن میں نہیں ہے۔ صرف حضرت مریمؑ کے نام کی سورت قرآن میں ہے۔ جس میں اللہ نے حضرت مریم کی پاکدامنی بیان فرمائی ہے۔

مرزا قادیانی کا حضرت مریم علیہا السلام پر لرزہ خیز الزام:

یہ کیسا کلمہ پڑھتے ہیں۔ یہ کیسی نمازیں پڑھتے ہیں۔ ان کی بکواس سنو! پھر سوچو کہ کیا کوئی ذی شعور مسلمان اس کو برداشت کرسکتا ہے؟ مرزا قادیانی اپنی کتاب ایام الصلح میں لکھتا ہے: حضرت مریمؑ پر بہتان باندھتا ہے کہ مریمؑ کی منگنی ہوگئی تھی یوسف ترکھان سے۔ اور منگنی کے دوران مریمؑ اپنے منگیتر کے ساتھ سیر وتفریح کیلئے جاتی تھی۔ اور وہ اس کو عیب نہیں سمجھتے تھے۔

مرزا کا حضرتِ مریمؑ پر بہتانِ عظیم:

تو مرزا قادیانی کہتا ہے کہ حضرت مریمؑ کا منگیتر تھا یوسف نامی ترکھان۔ اور حضرت مریم نکاح سے پہلے منگنی کے زمانے میں اس کے ساتھ سیر وتفریح کیلئے جاتی تھی۔ (العیاذ باللہ) کہتا ہے کہ اس زمانے میں آپ کو حمل ہوگیا۔ (یعنی حضرت مریم کو) خدا کی کروڑ لعنت ہو مرزا قادیانی تجھ پر اور تیرے ماننے والوں پر، تجھے کوئی خدا کا خوف نہ آیا۔ مائی مریمؑ پر اتنا بڑا بہتان کیا یہ قرآن کی تکذیب ہے یا نہیں؟ یہ مائی مریمؑ خدا کی نیک بندی پر الزام ہے یا

Marfat.com

نہیں؟ کہتا ہے کہ نکاح سے پہلے منگنی کے زمانہ میں یوسف ترکھان کے ساتھ چلی جاتی تھی۔ حمل ہوگیا۔ اس ضرورت کی بناء پر جلدی نکاح کیا۔ اوراس نکاح سے حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے۔ (العیاذ باللہ)

(ایام الصلح حاشیہ ص ۴۷ روحانی خزائن جلد ۱۴ ص ۳۰۰)

ایک منٹ کیلئے مرزا قادیانی کے سب کفر چھوڑ دو کیا صرف یہ ایک کفر اس خبیث و دجال کیلئے کافی نہیں؟

حضرت مریمؑ کا واقعہ:

مائی مریمؑ وہ خدا کی نیک بندی۔ اس پر کتنا بڑا بہتان مرزا ملعون نے لگایا ہے۔؟

مائی مریم رو رہی ہے۔ فرما رہی ہیں: اے پروردگار آج میں مرگئی ہوتی۔ اے اللہ اب بچہ ہوگا قوم کے پاس کس منہ سے لے جاؤں گی؟ قوم تو مانے گی نہیں۔ میں قسمیں کھاؤں گی قوم تو نہیں مانے گی۔

اللہ نے کہا کہ: اے مریمؑ کیوں گھبرا رہی ہے؟ ذرا تسلی تو کر اس کھجور کے تنے کو دیکھو۔ یہ کھجور کا خشک تنا ہے۔ کھجوروں کا موسم نہیں۔ میں اس خشک تنے پر کھجوریں لگا رہا ہوں۔ تیرے کھانے کیلئے۔ یہ پتھر والی زمین نے پھٹ کر پانی کا ایک چشمہ ابل دیا ہے۔ ''اے مریمؑ ذرا کھجور کے اس تنے کو ہاتھ تو لگا۔ میری قدرت کے کرشمے تو دیکھ جو خدا خشک تنے کو کھجوریں لگا سکتا ہے۔ وہ بغیر خاوند کے تمہیں بیٹا بھی دے سکتا ہے۔ اگر تم پر کوئی اعتراض کرے گا تو وہ اس کھجور کے تنے کو دیکھ کر سمجھ جائے گا۔ جو پروردگار بغیر موسم کے خشک کھجور کے تنے پر کھجور لگا سکتا ہے۔ وہ بغیر خاوند کے مریمؑ کو بیٹا بھی دے سکتا ہے۔

Marfat.com

مرزا قادیانی کا دجل وفریب:

یہاں آپ کو ایک بات بتلا دوں۔ مریمؑ کو رب نے کہا کہ

اے مریمؑ ذرا کھجور کے تنے کو ہاتھ لگا کے ہلا تو سہی۔ اب مرزا قادیانی بھی مریم بن بیٹھا تھا۔ اس کو بھی حمل ہو گیا تھا۔ یہ کہتا ہے کہ

فاجاء ہ المخاض الی جزع النخلة

مجھے بھی دردزہ ہوئی۔ میں کھجور کے تنے کے پاس گیا تو رب نے مجھے کہا

هزا اليك بجزع النخلة تساقط عليك رطبا جنيئا۔ (تذکرہ ص ۱۷)

مریم کو کہا: ھزی وہ بنی مونث۔ اور یہ (مرزا قادیانی) تھا مذکر اس کو کہا **هزا اليك** (ترجمہ) تو بھی ہلا تنے کو۔

اے (مرزا قادیانی) جب تو مریمؑ بن بیٹھا ہے اور جب تو بچہ جننے والا ہے تو وہی ھزی رہ۔ ھزا کیوں بنایا۔ مت ماری گئی عقل کے اندھے کی۔

حضرت مریمؑ کو ہدایات ربانی اور یہودیوں کی افترا پردازی:

اللہ نے فرمایا مت پریشان ہو۔ اے مریم۔ ذرا میری قدرت کے کرشمے تو دیکھ۔ خشک تنے ہلاتی جا۔ پانی پیتی جا اور کھجوریں کھاتی جا۔ اور اپنے بیٹے کو دیکھ کر آنکھوں کو ٹھنڈی کرتی جا۔ باقی رہا یہ معاملہ کہ جب تو بچہ لے کر قوم کے پاس جائے گی۔ تو اگر کوئی پوچھے۔ تو تم نے نہیں بولنا اور کہنا کہ میں نے چپ کا روزہ رکھا ہوا ہے۔ آگے میں جانوں اور میرا کام۔

مائی بچے کو لے کر گئی قوم کے پاس گئی تو قوم دوڑتی ہوئی آئی۔ دیکھو: یہ کیسی پاک دامن تھی۔ یہ تو بیت المقدس میں بیٹھا کرتی تھی۔ یہ تو بڑی پاک دامن بنی ہوئی تھی۔ اسے

Marfat.com

دیکھو! غضب ہوگیا۔ ظلم ہوگیا۔ بیٹا ہوگیا۔ کیسے ہوگیا۔ لوگ دوڑتے آئے۔ بھاگتے آئے۔

مریم کے گھر کو گھیر لیا ایک ادھر سے پوچھتا ہے دوسرا ادھر سے پوچھتا ہے تیسرا ادھر سے بولتا ہے چوتھا ادھر سے بولتا ہے کہتے ہیں۔

یا مریم۔ یا اخت ھارون اے مریم! اے ھارون کی بہن تیرا باپ بھی برا نہ تھا اور تیری ماں بھی بدکار نہ تھی۔ یہ کہاں سے لے آئی ہے؟ بیٹا کیسے آ گیا؟ تیرا تو باپ بھی اچھا تھا تیری تو ماں بھی اچھی تھی تو تو نے یہ کیا ظلم کیا؟ کیسے بیٹا لے آئی؟

مریم نے اشارہ کر دیا اور کہا میں تو بولتی نہیں۔ مجھے تو چپ کا روزہ ہے۔ میں تو بولوں گی نہیں۔ بیٹے کی طرف (عیسیٰ کی طرف) اشارہ کیا تو وہ کہنے لگے کہ اب تو بڑی پاک دامن بن گئی اور بڑے چپ کے روزے رکھ کے بیٹھ گئی۔ اور ہمیں کہتی ہے کہ اس بچے سے پوچھو۔ قوم کہنے لگی بچے سے کیا پوچھیں؟ تو بتلا بچہ کہاں سے آیا؟

عیسیٰؑ کی حضرت مریمؑ کی گود میں گفتگو:

جب قوم اس قسم کے سوالات اور طعنہ بازی کرنے لگی تو غیرت خداوندی جوش میں آ گئی اور اللہ تعالیٰ نے اس ماں کی گود میں دودھ پیتے بیٹے کی زبان میں قوتِ گویائی عطا فرمائی۔ عیسیٰؑ ماں کی گود میں بولتے ہیں۔ کہتے ہیں:

انبی عبداللہ اتنی الکتاب و جعلنی نبیاً (مریم آیت ۳۰)

او یہودیو! میری ماں سے پوچھنے والو! آؤ میں تمہیں بتلاؤں۔ کہ میں کون ہوں؟ اور کہاں سے آیا ہوں؟ عیسیٰ نے ماں کی گود میں باتیں کیں اور بتلایا۔ انبی عبداللہ اتنی الکتاب و جعلنی نبیاً میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی ہے۔

Marfat.com

مرزا قادیانی کا انٹرنیشنل جھوٹ:

یہاں بھی مرزا قادیانی مقابلہ کرتا ہے۔ میں آپ کو کیسے بتلاؤں۔ وہ تو ہر جگہ مقابلہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ عیسیٰؑ نے ماں کی گود میں باتیں کی تھیں لیکن میرے بیٹے نے ماں کے پیٹ میں دو مرتبہ باتیں کی ہیں۔ (تریاق القلوب ص ۸۹ رخ ص ۲۱۷ جلد ۱۵)

معلوم نہیں کہ مرزا قادیانی نے کس وائرلیس کے ذریعے یہ باتیں سنی تھیں؟ یہ مرزا کا انٹرنیشنل جھوٹ ہے۔ دراصل اپنے بیٹے کو حضرت عیسیٰؑ سے بڑھانا چاہتا ہے۔ کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے تو ماں کی گود میں باتیں کی تھیں۔ لیکن میرے بیٹے نے ماں کے پیٹ میں باتیں کیں۔ پھر ایک دفعہ بھی نہیں بلکہ دو دفعہ باتیں کیں۔ میں دلیل سے ثابت کرتا ہوں کہ یہ جھوٹ ہے۔

دنیا بھر کے قادیانیوں کو چیلنج:

کائنات بھر کے قادیانیوں کو چیلنج ہے۔ کہ یہ تمہارے ملعون مرزا غلام احمد نے جھوٹ بولا ہے کہ اس کے بیٹے نے ماں کے پیٹ میں باتیں کی تھیں۔ اگر کی تھیں تو میں پوچھتا ہوں کہ وہ باتیں کیا تھیں؟

عیسیٰؑ نے جو باتیں کی تھیں وہ خدا نے قرآن میں بتلائی ہیں۔ اگر مرزا کے بیٹے نے بھی ماں کی گود میں نہیں بلکہ ماں کے پیٹ میں باتیں کی تھیں تو وہ باتیں تو بڑی قیمتی ہونی تھیں کیونکہ باہر آنے سے قبل اندر ہی سے بول رہا ہے۔

مرزائیوں کو چیلنج ہے اور سوال بھی ہے کہ مرزائیو! اگر تمہارے نبی کے بیٹے (مبارک احمد) نے ماں کے پیٹ میں باتیں کی ہیں تو بتلائیں کہ وہ باتیں کون سی ہیں؟ سوال کر سکتے

Marfat.com

ہیں یا نہیں؟ قارئین بھی سوال کر سکتے ہیں۔ ان سے کہو کہ وہ باتیں بتلاؤ جو مرزا کے بیٹے نے ماں کے پیٹ میں کی ہیں یہ تو نہیں کہ وہ چوں چوں کر رہا تھا۔ آخر کوئی قیمتی بات ہی تو تھی جس کی وجہ سے اندر سے بولا۔ ہمیں بتلاؤ کہ وہ قیمتی بات کیا تھی؟ مسلمانو! یاد رکھو یہ مرزا قادیانی کا جھوٹ ہے۔ بہتان ہے خدا کے پیغمبرؑ سے اپنے بیٹے کو بڑھانے کی ناپاک سازش ہے۔

قادیانی کی شیطانی وحی :

اللہ تعالیٰ نے حضرت زینب کا نکاح عرش پر کیا یہ کہتا ہے میرا نکاح بھی عرش پر محمدی بیگم سے ہو گیا۔ مرزا پر نازل ہونے والی وحی ''تذکرہ'' کا ایک حوالہ پڑھیں جس کا نام وحی مُقدس رکھا ہوا ہے۔

جو وحی حضرتِ موسیٰؑ پر نازل ہوئی اس کا نام کیا ہے؟ (تورات)

جو وحی حضرتِ داؤدؑ پر نازل ہوئی اس کا نام کیا ہے؟ (زبور)

اور جو وحی حضرتِ عیسیٰؑ پر نازل ہوئی اس کا نام کیا ہے؟ (انجیل)

اور جو وحی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاءؑ پر نازل ہوئی اس کا نام کیا ہے؟ (قرآن مجید)

یہ جو میرے ہاتھ میں کتاب ہے وحی مقدس ''تذکرہ'' یہ کس پر نازل ہوئی؟ مرزا قادیانی پر۔

واہ اللہ کی قدرت چار سو بیس 420 نبی کی وحی کے اوراق 420 اور اس کا فرشتہ کونسا تھا؟

----ٹیچی

ایک دلیل اور قرآن سے ملاحظہ فرمائیں کہ یہ وحی شیطانی ہے۔ رحمانی نہیں ہے۔ توجہ سے غور فرمائیں۔ قرآن مجید کا تیرہواں پارہ ہے۔ قرآن سمجھا رہا ہے۔ اللہ کی آخری کتاب کے تیرہویں پارے میں ارشاد ربانی ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۔ (ابراہیم/۱۴:۴)

''ہم نے جتنے رسول بھیجے تھے ہر رسول پر وحی اس کی اپنی مادری زبان میں بھیجی''۔

Marfat.com

یعنی جتنے نبی بھی حضرت آدمؑ سے لے کر محمد مصطفیٰ ﷺ تک آئے ہیں۔ سب نبیوں پر وحی ان کی اپنی مادری زبان میں آئی۔ آپ میری صرف ایک دلیل کو ہی یاد رکھیں تو ماں نے کوئی ایسا قادیانی بیٹا نہیں جنا جو آپ کے سامنے ٹھہر سکے۔ وہ اس کا جواب نہیں دے سکے گا۔

خدا کہتا ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ ۔(ابراہیم/۱۴:۴)

یہ اصول اٹل ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے بھی رسول آئے وہ تو ایک ایک قوم کیلئے نبی تھے۔ ایک زبان والی ایک قوم کیلئے نبی تھے۔ زیادہ زبانوں میں وحی آنے کی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن ہمارے نبی کریمؐ جب تشریف لائے تو آپؐ صرف ایک عرب کیلئے نبی نہیں تھے بلکہ ساری دنیا والوں کیلئے نبی ہیں۔ یہ حق ہے سچ ہے۔ پنجابی، سندھی، پٹھان، امریکہ اور افریقہ والوں اور سب بولیاں بولنے والوں کیلئے ہمارا نبی مبعوث ہوا ہے۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کس زبان میں آئی ہے؟۔۔۔عربی زبان میں

قرآن کس زبان میں ہے (عربی میں)

''الحمد'' کی ''الف'' سے لے کر ''والناس'' کی ''س'' تک تیس پارے کا قرآن کس زبان میں ہے؟۔۔۔عربی میں

بلسانٍ عربی مبین (الشعراء: آیت ۹۵)

حضورؐ کی مادری زبان عربی ہے۔

اور قرآن عربی میں ہے۔

خدا کے نبیوں پر وحی قرآنی اصول کے بتلانے کے مطابق ان کی مادری زبان میں آئی۔ ایک زبان میں آئی۔ اسی طرح حضورؐ پر وحی بھی ان کی مادری زبان عربی میں آئی ہے۔ قرآن مجید ایک زبان میں ہے۔ دو زبانوں یا تین زبانوں میں نہیں ہے۔ مرزا پر نازل ہونے والی

Marfat.com

وحی کا نام ہے؟ (تذکرہ) مرزا کہتا ہے کہ یہ وحی میرے اوپر نازل ہوئی ہے۔ یہ 420 اوراق والی وحی مرزا پر کس زبان میں نازل ہونی چاہیے تھی؟ پنجابی میں کیونکہ مرزا قادیانی پنجاب کا رہنے والا تھا۔ پنجابی تھا۔ اس کا تعلق قادیانی گورداسپور سے تھا۔ مرزا قادیانی کا باپ بھی پنجابی، اس کی ماں بھی پنجابن، یہ پنجاب کا نبی ہے تو کی زبان کیا تھی؟۔۔۔۔۔۔۔(پنجابی)

اگر یہ وحی خدا کی طرف سے اترتی ہے تو قرآن کے بتلائے ہوئے اصول کے مطابق کس بولی میں آنی چاہیے تھی؟ (پنجابی میں) چلو پنجابی میں نہ آتی اردو میں آجاتی۔ اردو بھی ہماری قومی زبان ہے۔ ایک زبان میں آنی چاہیے تھی لیکن مرزا کی وحی میں تو آٹھ دس زبانوں کی کھچڑی ہے۔ یہ وحی ہے یا کھچڑی ہے؟

اس میں عربی کی بھی وحی ہے۔ فارسی میں بھی ہے۔ اردو میں بھی ہے۔ پنجابی میں بھی ہے۔ انگریزی میں بھی ہے۔ سنسکرت میں بھی ہے۔ عبرانی زبان میں بھی وحی ہے۔ ایسی زبانوں میں بھی وحی ہے جن کو خود مرزا سمجھ بھی نہیں سکتا تھا۔ کہتا ہے کہ "مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے لیکن مجھے اس کی سمجھ نہیں آئی ہے۔ مجھے سمجھانے والا کوئی آدمی نہیں جس سے میں سمجھوں۔

(نزول مسیح ص ۵۷ روحانی خزائن ج ۱۸ ص ۴۳۵)

مرزا قادیانی جس بولی کو تو سمجھتا نہیں اس میں وحی کا کیا فائدہ؟ جس وحی کی تجھے خود سمجھ نہیں آتی وہ تو امت کو کیسے سمجھائے گا۔ دیکھئے یہ آٹھ دس زبانوں کی کھچڑی ہے۔

میرا سوال ہے کہ اگر یہ 420 ورق کی وحی خدا کی وحی ہوتی تو ایک ہی زبان میں آتی۔ اور وہ کس زبان میں آتی؟۔۔۔ (پنجابی میں) مرزا قادیانی پر نازل ہونے والی اس وحی میں مرزا قادیانی کی مادری زبان پنجابی کی صرف پانچ آیات ہیں۔ اور دوسری وحی اردو، فارسی، عربی و انگریزی وغیرہ زبانوں میں ہے۔

Marfat.com

انگریزی میں یہ وحی بھی ہے:

I am with you. (تذکرہ ص ۶۴)

I love you. (تذکرہ ص ۵۵)

ایک چیلنج:

دنیا میں کوئی ایک نبی بتلاؤ جس پر ایک سے زائد زبانوں میں دو یا تین زبانوں میں وحی آئی ہو۔ اگر مرزا خدا کا نبی تھا اور اس پر یہ نازل ہونے والی وحی رحمانی تھی شیطانی نہیں تو پھر ایک زبان میں ہوتی۔ آٹھ زبانوں میں کھچڑی نہ ہوتی، اردو، فارسی، انگریزی، عبرانی زبان میں ایک آیت بھی نہ ہوتی۔

اس دلیل کو پلے باندھ لو کوئی قادیانی ماں نے بیٹا نہیں جنا جو اس کا جواب دے سکے۔ بعض جاہل قادیانی کہہ دیتے ہیں جب ہم ان سے کہیں کہ یہ کیا تماشہ ہے؟ نبیوں پر تو ایک زبان میں ان کی مادری زبان میں وحی ہوتی تھی مرزا قادیانی پر مختلف زبانوں میں وحی کیوں آئی؟

قادیانیوں کی بوکھلاہٹ:

تو مرزائی مرزا قادیانی کی سچائی ثابت کرنے کیلئے ہماری بیان کردہ دلیل کا یہ جواب دیتے ہیں کہ ہمارا نبی انٹرنیشنل نبی تھا۔ مرزا صاحب پر انٹرنیشنل نبی ہونے کی وجہ سے مختلف زبانوں میں وحی نازل ہوئی۔

وہ اگر انٹرنیشنل نبی تھا تو محققین لکھتے ہیں کہ اس وقت ساڑھے چار ہزار زبانیں ہیں۔ پاکستان میں بھی چار پانچ ہیں۔ پنجابی، سندھی، پشتو، بلوچی اور اردو وغیرہ۔ یعنی ایک ملک میں پانچ سات زبانیں ہیں۔ اگر مرزا انٹرنیشنل نبی تھا تو اس پر ساڑھے چار ہزار زبانوں میں

Marfat.com

وحی آنی چاہیے تھی۔

قادیانیوں کی بوکھلاہٹ کا دوسرا جواب:

قادیانیوں کی جھوٹی دلیل کا دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر مرزا قادیانی انٹرنیشنل نبی بن گیا ہے جو وہ دعویٰ کرتا ہے ہمارے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہونے کا۔

ہمارے نبی آمنہ کے لال محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ وہ ساری دنیا کیلئے قیامت تک کیلئے نبی ہیں۔ اگر وہ انٹرنیشنل نبی ہیں تو ان پر جب ایک زبان میں وحی نازل ہوئی تو اگر مرزا خدا کا نبی تھا۔ تو اس پر خدا کے اس قانون کے مطابق ایک زبان میں وحی آنی چاہیے تھی۔ یہی وحی بتلا رہی ہے کہ مرزا جھوٹا ہے۔ مرزا کذاب ہے۔ یہ وحی شیطانی ہے۔ یہ وحی رحمانی نہیں۔

مرزائیوں سے سوال:

اگر کوئی قادیانی آپ کو ملے آپ اس سے سوال کریں کہ جناب! یہ بتلایئے کہ آپ کے مرزا پر وحی نازل ہوئی یا نہیں؟ وہ آپ سے دونوں باتوں میں سے ایک بات کرے گا۔ یا تو کہے گا کہ ہوئی اور اگر کہے گا کہ مرزا پر وحی نازل نہیں ہوئی تو مرزا کی نبوت گئی کیونکہ نبی پر وحی نازل ہوتی ہے۔ پھر اس کو یہ کتاب مرزا کی وحی مقدس ''تذکرہ'' دکھلائیں اور کہیں کہ اگر مرزا پر وحی نازل نہیں ہوتی تو پھر یہ کیا ''بلا'' ہے؟

اگر کہے کہ اس پر وحی نازل ہوتی تھی۔ تو آپ دوسرا سوال کریں کہ کس زبان میں وحی ہوتی تھی؟

تو اس کو بتلانا پڑے گا کہ کبھی اردو میں، کبھی فارسی میں کبھی انگریزی وغیرہ میں۔

Marfat.com

تو آپ اس سے کہیں کہ بس جی یہی مرزا کے جھوٹا ہونے کیلئے کافی ہے کہ اس پر کئی زبانوں میں وحی ہوئی ہے۔ کیونکہ قرآن پاک کے تیرہویں پارہ کی آیت یاد رکھنا:

وَمَآ اَرْسَلْنَامِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِہٖ ۔

میں نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس پر وحی اس کی مادری زبان میں تھی

اس کو پلے باندھ لو کہ آپ ان کو کہیں کہ خدا تو کہہ رہا ہے کہ نبیوں پر ان کی مادری زبان میں وحی نازل کی اور ایک زبان میں۔ لیکن مرزا قادیانی پر کئی زبانوں میں کیوں ہوئی جناب! بس یہی مرزا کے کذب پر دلالت کرتی ہے۔

بقول مرزا قادیانی نکاح آسمانی اوراس کا انجام:

الحق من ربك فلاتكونن من الممترين فبشریٰ لك فی النكاح و زوجنکھا (انجام آتھم ص ۶۰، ۶۱ روحانی خزائن ج ۱۱ص ۶۰، ۶۱)

اے مرزا ہم تجھے نکاح کی خوشخبری دیتے ہیں اور تو شک نہ کر اور ہم نے تیرا نکاح اس سے (محمدی بیگم) سے کر دیا ہے۔

یہ قرآن کی آیات نقل کر کے کہتا ہے: یہ وحی میرے اوپر نازل ہوئی ہے۔ اور مجھے کہا کہ اے مرزا تیرا نکاح محمدی بیگم سے پڑھ دیا گیا ہے۔ تو پھر مرزا کی اس بیوی کو جس کا نکاح آسمانوں پر ہوا تھا اس کو سلطان محمد لے گیا۔

اور غیرت کسے کہتے ہیں:

اگر مرزا کا نکاح عرش پر ہوا تھا تو پھر مرزا کی بیوی کو ''غیر'' کیوں لے گیا۔ یہ انتقام لیتے اگر اور کچھ نہ کرتے تو نکاح پہ نکاح کا مقدمہ ہی کر دیتے۔ مرزائیوں کی غیرت کدھر چلی گئی۔

Marfat.com

چلو یہ کہتا کہ: یہ بیوی میری ہے۔ عرش پہ میرا نکاح ہو چکا ہے۔ یہ کون ہوتا ہے لے کر جانے والا؟

لیکن مرزا میں کوئی غیرت نہ تھی۔ مرزائیوں کی ماں کو لے گیا سلطان محمد کیونکہ جب مرزا کے ساتھ عرش پہ محمدی بیگم کا نکاح ہو چکا ہے تو پھر یہ مرزا کی بیوی اور مرزائیوں کی ماں بنی یا نہ بنی؟ جیسے حضرت مائی زینبؓ کا آسمانوں پر حضورؐ کے ساتھ نکاح ہوا تھا۔ تو وہ ہماری ماں ہیں۔

عذرِ گناہ:

جب مرزا سے اس کے بارے میں سوال ہوا کہ آپ کی بیگم کو سلطان محمد کیوں لے گیا؟ تو مرزا نے کہا کہ کوئی بات نہیں سلطان محمد اڑھائی سال تک مر جائے گا۔ پھر یہ بیوہ ہو کر میرے پاس آجائے گی۔ مرزا نے کہا کہ اڑھائی سال تک انتظار کرلو یہ اتنی زیادہ مدت نہیں ہے۔ یعنی اڑھائی سالوں میں اس کا خاوند مرے گا وہ بیوہ ہو کر بیوگی کی تمام رسمیں توڑ کر میرے پاس آجائے گی (حوالہ آئینہ کمالات اسلام وروحانی خزائن ج ۵ ص ۳۲۵)

مرزا کی بیوی غیر کے پاس کیوں رہی؟

مرزا قادیانی! عرش پر اس سے تیرا نکاح ہو چکا ہے۔ پھر وہ اڑھائی سال سلطان محمد کے پاس کیسے رہ سکتی ہے؟ نکاح تیرا۔ بیوی تیری، اس کو غیر لے گیا۔ تیری غیرت کدھر گئی کہ تیری بیوی اڑھائی سال کا عرصہ کسی دوسرے کے پاس گزارے۔ اب تو کہتا ہے کہ اس کا خاوند اڑھائی سال تک مر جائے گا۔

مرزا کی ''اعطیت صفة الافناء والاحیاء'' کہاں؟

مرزا نے دعویٰ کیا تھا۔ کہ مجھے زندہ کرنے اور مارنے کی صفت اللہ نے دی ہے۔

Marfat.com

مرزا کسی اور کو مارتا یا نہ مارتا اس سلطان محمد کو تو ضرور مارتا جو اس کی بیوی لے گیا۔ بلکہ جس دن سلطان محمد کا محمدی بیگم سے نکاح ہوا تھا اسی دن مار دیتا۔ جس وقت ڈولی جا رہی تھی کوئی ایسا پھونکا مار دیتا کہ وہ ختم ہو جاتا (سلطان محمد) اور وہ ڈولی اس کے ہاں آ جاتی کیونکہ موت وحیات اس کے ہاتھ میں تھی۔ (العیاذ باللہ) اگر موت اس کے ہاتھ میں ہوتی تو سلطان محمد کو مار لیتا۔ اس کو ختم کر دیتا۔ اگر یہ سلطان محمد کو مار ڈالتا تو ڈولی والے بھی ضرور کہتے کہ واقعتاً یہ پہنچی ہوئی سرکار ہے ڈولی والے خود بخود اس کے پاس آ جاتے اور ڈرتے ہوئے بھی اس کو محمدی بیگم دے دیتی تھی۔

لیکن موت وحیات اس کے ہاتھ میں نہیں تھی بلکہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ مرزا کذاب جھوٹ بولتا ہے۔ بیشک موت وحیات صرف اور صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

قادیانی ملک وملت کے غدار:

یہ قادیانی ملک وملت کے بھی غدار ہیں۔ ملک میں تخریبی کارروائیاں کرتے ہیں۔ فسادات پیدا کرنے کی کوششیں کرتے ہیں۔

ہر تخریبی کارروائی کے پیچھے قادیانی سازش:

جیسا کہ جمال عبدالناصر یہودیوں کا دشمن تھا وہ کہتا تھا دنیا میں جہاں کہیں فساد ہوتا ہے۔ گڑبڑ ہوتی ہے۔ یہ یہودیوں کی سازش ہے۔ حتیٰ کہ ایک وقت اس نے کہا تھا کہ اگر سمندر کی تہہ میں کوئی گڑبڑ ہو تو یہ بھی یہودیوں کی سازش سمجھو۔

وہ جو مرزا کا بیٹا تھا جو ماں کے پیٹ میں باتیں کرتا تھا یاد ہے؟ اس کا نام تھا مبارک احمد۔ مرزا اپنے اس بیٹے کی پیدائش کی یادداشت لکھ رہا ہے۔ اسی کتاب میں جس میں لکھتا

Marfat.com

ہے کہ میرے بیٹے نے ماں کے پیٹ میں دو مرتبہ باتیں کی ہیں۔اسی کتاب میں لکھ رہا ہے، کہتا ہے کہ یہ میرا چوتھا بیٹا ہے۔ پہلا ہو گیا بشیر الدین محمود، دوسرا شریف احمد، تیسرا ہو گیا بشیر احمد M.A اور چوتھا میرا یہ بیٹا ہو گیا مبارک احمد۔

مرزا قادیانی سے سوال:

اب مرزا سے پوچھو کہ تیری جو پہلی بیوی تھی اس سے جو سلطان احمد اور فضل احمد پیدا ہوئے وہ کس کے بیٹے تھے؟ کیا وہ کسی اور کے بیٹے تھے؟ یہ جو کہتا ہے کہ یہ میرا چوتھا بیٹا ہے۔ کیا پہلی بیوی والے دو بیٹے تیرے نہیں ہیں۔مرزا کی جو پہلی بیوی ''پھجے دی ماں'' تھی اور اس سے دو لڑکے پیدا ہوئے ایک کا نام سلطان احمد اور دوسرے کا نام فضل احمد تھا۔وہ بھی مرزا ہی کی اولاد تھے چاہے اس پر ایمان لے آئے یا نہیں۔لیکن وہ بیٹے اس کے تھے۔ان کو شمار کیوں نہیں کیا؟ چھ بیٹے کہنے چاہئیں تھے یا نہیں؟ اگر وہ اس کے بیٹے نہیں تو بتلائے وہ کس کے بیٹے ہیں؟ مرزا قادیانی! اگر وہ دونوں تیرے ہیں تو پھر مبارک احمد تیرا چھٹا بیٹا ہے۔اگر مبارک احمد تیرا چوتھا بیٹا ہے تو تیری پہلی بیوی سے پیدا ہونے والے فضل احمد اور سلطان احمد کو تو اپنا بیٹا شمار نہیں کرتا تو پھر بتلاو وہ کس کے ہیں؟

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ یہ میرا چوتھا بیٹا ہے کون؟ (مبارک احمد) اور اس کو چار کے عدد سے بڑی مناسبت ہے۔اس کے حق میں اللہ نے مجھے چار مرتبہ پیشگوئیاں کی ہیں۔

لڑکا بھی چوتھا اور پیشگوئیاں بھی چار، یہ لکھ کر آگے کہتا ہے کہ یہ اسلامی مہینوں میں چوتھے مہینے میں پیدا ہوا یعنی ''ماہ صفر'' (حالانکہ صفر اسلامی ترتیب میں دوسرا مہینہ ہے) اور ہفتہ کے دنوں میں بھی چوتھا تھا چہار شنبہ یعنی بدھ حالانکہ (چہار شنبہ) پانچواں دن ہوتا ہے (تریاق القلوب ص ۹۰ روحانی خزائن ص ۲۱۸ جلد ۱۵)

Marfat.com

مرزا کہتا ہے کہ ہفتہ کے دنوں میں سے دن بھی چوتھا یعنی بدھ تھا۔ حالانکہ ہفتہ ایک، اتوار دو، سوموار تین، منگل چار، اور بدھ پانچواں بنتا ہے۔ مرزا جاہل کا جاہل اسے اتنی بھی تمیز نہیں کہ بدھ چوتھا دن یا پانچواں اور صفر دوسرا مہینہ یا چوتھا۔

مبارک احمد نے جو ماں کے پیٹ میں باتیں کر رہا تھا۔ دو مرتبہ۔ ممکن ہے اس نے اندر سے یہی باتیں کی ہوں کہ صفر کا مہینہ دوسرا ہوتا ہے۔ اب میں آ رہا ہوں لہٰذا اب چوتھا ہو گیا ہے۔ پہلے بدھ کا دن پانچواں ہوتا ہے۔ اب میری آمد کی وجہ سے چوتھا ہو رہا ہے۔ شاید یہی ماورائے عقل باتیں ہی مبارک احمد نے ماں کے پیٹ میں بتلائی ہوں۔

جس کو اتنی بھی تمیز نہیں مہینے کا بھی پتہ نہیں ہے۔ وہ مہدی، مسیح، نبوت تو بڑی دور کی باتیں ہیں، ایک پڑھے لکھے شخص کے درجہ تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی نظر میں:

ختم نبوت کا عقیدہ اسلام میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔

کسی پاکستانی، مصری، عربی ملا کا فتویٰ نہیں۔ دنیا میں فقہ کے سب سے بڑے امام حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کا فتویٰ ہے۔ پوری دنیا میں جن کے مقلدین مسلمانوں میں سے 3 / 2 ہیں بقیہ آئمہ کے مقلدین اور غیر مقلدین 3 / 1 حصہ ہیں۔ امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ فتویٰ میں اس قدر محتاط تھے، فرماتے تھے:

اگر کسی شخص کا قول ہو جس میں ننانوے وجوہ تو کفر کی ہوں ایک وجہ ایسی بھی نکل سکتی ہو جو کفر نہ ہو تو اسے اس وقت تک کافر نہیں کہا جائے گا۔ جب تک یہ تسلی نہ ہو جائے کہ اس نے اس کلمہ سے مراد وہ معنی نہیں لیا جو کفر کا نہیں بلکہ کفریہ معنیٰ مراد لیا ہے۔ حضرت امام اعظم فرماتے ہیں کہ حضور اکرم خاتم الانبیاءؑ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کوئی شخص نبوت کا دعویٰ

کرے تو اس سے جو نبوت کی دلیل پوچھے گا یا معجزہ طلب کرے گا وہ کافر ہو جائے گا۔ فرمایا:

من طلب منه علامة فقد كفر

حالانکہ جو معجزہ یا دلیل طلب کر رہا ہے وہ ابھی اس پر ایمان تو نہیں لایا لیکن امام صاحب فرماتے ہیں کہ دلیل طلب کرنے سے ہی کافر ہو جائے گا۔ کیونکہ دلیل طلب کرنا شک کی علامت ہے۔

مرزا کی خصلت:

اور مرزا قادیانی ''جتھوں جتھوں لنگدا گیا متریندا گیا'' مرزا دن میں سو مرتبہ پیشاب کرتا تھا۔ جہاں جہاں سے گزرتا گیا وہاں سے پیشاب کرتا گیا۔ یعنی گمراہی وغلاظت اور جہالت پھیلاتا گیا۔ خود مرزا نے لکھا ہے کہ مجھے دن رات میں سو سو مرتبہ پیشاب آتا ہے۔

(ضمیمہ اربعین نمبر ۳، ۴ ص ۴ رخ ص ۴۷۱، ۴۷۰)

چوبیس گھنٹے کا حساب لگانے سے یہ ۵ منٹ بنتے ہیں کہ ہر ۵ منٹ بعد اس کو پیشاب آتا تھا۔ اور شوگر کا اتنا سخت مریض لیکن کم بخت!

شوگر کے ساتھ مٹھائی بھی استعمال کرتا تھا۔ گڑ بھی کھاتا تھا اور کثرت پیشاب کی وجہ سے مٹی کے ڈھیلے جیب میں رکھتا تھا۔ اور اسی جیب میں گڑ بھی ڈالتا تھا۔

مٹی کی جگہ گڑ اور گڑ کی جگہ مٹی (ماشاء اللہ) یہ کوئی نبی تھا؟ یا کارٹون تھا؟

(مرزا کے حالات زندگی مرتبہ معراج الدین عمر تتمہ براہین احمد پہلا ایڈیشن ص ۶۷)

''یہ مقابلہ کرے دو جہانوں کے سردار سے''

مسیح کا نام تو عیسیٰ علیہ السلام ہے۔ اور والدہ کا نام مریم علیہا السلام ہے۔

اس کا نام ''غلام احمد'' اور ماں کا نام چراغ بی بی ہے'' کیسے مہدی یا مسیح بن گیا''

Marfat.com

مرزا قادیانی کیا تھا:؟

مرزائیو! آؤ پہلے یہ فیصلہ کریں کہ مرزا مرد تھا یا عورت؟

کتاب موجود ہے جس میں مرزا نے کہا ہے کہ: عورتوں کو جو ماہواری خون (حیض) آتا ہے وہ مجھے شروع ہو گیا۔

(کشتی نوح ص ۴۷، رخ ص ۵۰ جلد ۱۹)

کیا کسی مرد کو یہ خون آتا ہے؟ کسی مرزائی سے پوچھو کہ تجھے اپنے نبی کی سنت میں کیا کبھی حیض آیا ہے؟

پھر مرزا کہتا ہے کہ مجھے دس مہینے حمل رہا۔ عورتوں کا تو حمل نو مہینے ہوتا ہے۔ بھینسوں اور گھوڑوں کا حمل دس مہینے ہوتا ہے۔ تو حمل کس کو ہوتا ہے؟ ۔۔۔۔ عورتوں کو یا مردوں کو تو آؤ پہلے یہ طے کریں کہ مرزا مرد تھا یا عورت؟ یہ قصہ نہ سمجھنے کا نہ سمجھانے کا؟ مرزا کا ایک شعر ہے:

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

یہ نظم ۲۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

شاعری نبوت کے منافی ہے:

یہ بات بھی یاد رکھو کہ نبی شاعر نہیں ہوتا۔

وما علمنٰہ الشعر وماینبغی لہ ۔(سورۃ یٰسین)

ہم نے نبی کو شعر نہیں سکھلائے اور وہ اس کے لائق بھی نہیں ہوتا۔

کیونکہ شعر مبالغہ ہوتا ہے۔ اور مبالغہ لائقِ نبوت نہیں ہوتا۔

مرزائیو! اگر یہ ظل و بروزِ محمد ہے۔ تو جو چیز محمد علیہ السلام کے لائق نہ ہو۔ وہ اس

Marfat.com

مرزا کے بھی لائق نہیں ہونی چاہیے تھی۔ ہمارے نبی کیلئے شعر عیب اور مرزا کیلئے شعر خوبی اور الٹا نبوت کی دلیل ہے۔اس کی الٹی کھوپڑی! جو چیز نبی کیلئے عیب ہے وہ قادیانی کیلئے خوبی

مرزا کے پینترے:

مرزا کہتا ہے: کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

کہ میں خاکی کیڑا اور آدم کا بیٹا نہیں ہو ں

(فقرے کے درمیان میں ''نہ'' آجائے تو دونوں کی نفی ہوتی ہے)

ان سے پوچھیں کہ وہ تھا تو آدم کا بیٹا۔غلام مرتضٰی اس کا والد، محمود اس کا بیٹا، طاہر اس کا پوتا، اور یہ کہہ رہا ہے کہ میں آدم کا بیٹا نہیں ہوں۔تو یہ اس نے جھوٹ بولا اور جھوٹا نبی نہیں ہوتا۔

دوسری جگہ کہتا ہے:

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں

نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

اور منم مسیح زماں و منم کلیم خدا

منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

(اخبار ''الفضل'' قادیان مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۳۰ء، نمبر ۶۵، جلد ۱۷، ص ۱۱)

کوئی ایک رنگ ہوتا ہے کوئی دورنگا ہوتا ہے۔اس کا پتہ بھی نہیں ہے کہ یہ کیا ہے؟

کرم خاکی والے شعر کے دوسرے مصرعے میں کہتا ہے:

ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

تو بندے کی نفرت والی جگہ کون سی ہے؟ خود ہی بتلا دیں بع ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی ۔اب مرزائی خود ہی بتلا دیں ۔کہ سر سے پیر تک جائے نفرت کون سی ہے ۔

Marfat.com

اگر زبان سے بتلاتے ہوئے شرم محسوس کریں تو ہاتھ لگا کر بتادیں کہ وہ جگہ کون سی ہوتی ہے۔
جب مرزا سے کہا گیا کہ عیسیٰ علیہ السلام تو مریم کا بیٹا ہونا چاہیے تو چراغ بی بی کا بیٹا کہاں سے مسیح ہے؟ تو اس نے کہا کہ: میں خود مریم بن گیا اور میری طرف وحی ہوئی۔

فاجاءه المخاض الى جزع النخلة قالت ياليتنى مت قبل هذا و كنت نسیامنسیا۔ (تذکرہ ص ۷۱ (الہام نمبر ۱۰۰)، تذکرہ ص ۵۳۱ (الہام نمبر ۹۴۷))

قرآن میں ہے کہ جب مائی مریم کو بچہ کی تکلیف ہوئی۔ تو وہ پریشان ہوئیں۔ اور جنگل کی طرف چلی گئیں۔ قرآن میں یہ آیا:
کہ مائی مریم کو بچہ جننے کی تکلیف جنگل لے گئی۔
تو مائی مریم کیلئے لفظ فاجاھا آیا ہے۔ کیونکہ ''ھا'' ضمیر عورت کیلئے آئی ہے اور مرد کیلئے ''ہ'' ضمیر آتی ہے۔ مرزا کہتا ہے کہ میری طرف وحی ہوئی: فاجاہ
تو ''بیوقوف'' جب تو مریم بن گیا ہے تو پھر ''ہ'' کیسی؟
تو ''ھا'' ہی رہنے دے۔ تو بچہ جننے کے وقت اور ادھر حمل ہے پھر ''ہ'' کیسے بن گیا۔ اور کہتا ہے کہ میں خود پھر عیسیٰ بن گیا۔

مرزا قادیانی اور ''منارۃ المسیح''

علماء نے کہا ہے کہ چلو تجھے بالفرض جعلی طور پر عیسیٰ مانتے ہیں۔ لیکن عیسیٰؑ کے بارے میں ہے: **ينزل على منارة البيضاء المشرقى دمشق**۔ (مشکوٰۃ)
دمشق کی مسجد کے مشرقی سفید منارے پر اتریں گے۔
کیا جب تو پیدا ہوا اس وقت تیری ماں کسی منارہ پر چڑھی ہوئی تھی۔ یا جب تو عیسیٰ بنا اس وقت کسی منارہ پر تھا؟

Marfat.com

مرزا نے کہا کہ اس چیز کی کمی رہ گئی۔ چلو اب مجھے چندہ دو میں مینارہ بنا رہا ہوں۔ بیوقوف قوم نے چندہ دیا۔

یہ نہیں پوچھا کہ سچے مسیح کے تو اترنے سے پہلے مینارہ ہونا ہے نہ کہ اترنے کے بعد اس نے بنانا ہے۔

مسیح نے خود تو نہیں بنانا۔

مرزا نے منارہ بنانا شروع کیا۔ ابھی تکمیل باقی تھی۔ کہ ہیضہ کی موت سے خود لاہور میں مر گیا اور منارۃ المسیح اس کے مرنے کے بعد بنا۔

قادیانیوں کے رسالوں، پمفلٹوں پر اسی منارہ کا مونوگرام بنا ہوا ہے۔ تو آپ ان سے پوچھیں کہ قادیان میں جو منارۃ المسیح بنایا ہے۔ کیا یہ مرزا کی پیدائش سے پہلے کا ہے یا مرنے کے بعد بنا ہے۔ جب کہیں گے کہ مرنے کے بعد بنا ہے تو پھر یہ مسیح کیسے بنا ہے؟

اور کیسا مہدی ہوا جو "چندہ منارۃ المسیح" کا اشتہار چھپوا کر مینار بنانے کیلئے چندہ جمع کر رہا ہے؟

امن کہاں؟

اصل میں تو وہ شعر کہ مرزا نے قادیان کو دارالامان کہا۔ رب نے قادیان میں بھی اور یہاں پاکستان میں بھی ذلیل کیا۔ مرزا طاہر اب لندن میں بھی بغیر گارڈ کے نہیں چلتا تھا۔ تو کیا یہ امن کا وقت ہے؟ میں نہیں کہتا تمہارا مرزا کہتا ہے: ہاں وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا۔ مرزا کو مرے ہوئے اب نوے (۹۰) سال ہو چکے ہیں۔ تو اس کے دعویٰ مہدیت سے لے کر اب تک کیا دنیا میں امن ہوا ہے؟

Marfat.com

اکمل کی بقیہ کفریہ نظم

تو اکمل کہتا ہے کہ:

امام اپنا اس زماں میں
غلام احمد ہوا دارالاماں میں
غلام احمد ہے عرش رب اکرم
مقام اس کا ہے گویا لامکاں میں

غلام احمد (العیاذ باللہ) رب اکرم کا عرش ہے۔ اور لامکان کون ہے؟ اللہ جو ہر جگہ ہے۔
اس شعر میں گو لیکی کے شاعر نے مرزا کو اللہ کہا ہے:

غلام احمد رسول اللہ ہے برحق
شرف پایا ہے نوع انس و جاں میں
نہ سر کی ہوش ہے تم کو نہ پا کی
سمجھ ایسی ہوئی قدرت خدا کی
میرے بت اب سے پردہ میں ہوتم
کہ کافر ہو گئی خلقت خدا کی
نہیں منظور تھی گر تم کو مجھ سے الفت
تو یہ مجھ کو بھی بتلایا تو ہوتا
میری دلسوزیوں سے بے خبر ہو
میرا بھید بھی کچھ پایا تو ہوتا
دل اپنا اس کو دوں یا ہوش یا جام
کوئی اک حکم فرمایا تو ہوتا

(سیرت المہدی حصہ اول ص ۲۳۳، ۲۳۲ روایت نمبر ۲۲۸)

Marfat.com

یہ اس کی جوانی کے زمانہ کے اشعار ہیں ذرا آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ نبی صاحب کے کیسے ''عمدہ'' و ''نرالے'' اشعار ہیں اس کے بعد اس کے قصیدے اور اشعار ہیں۔

نبی شاعر نہیں ہوتا:

چلتے چلتے ایک بات سن لو کہ اللہ کا نبی شاعر نہیں ہوتا۔ اللہ نے اپنے نبی کے بارے میں فرمایا:

وما علمناه الشعر وما ینبغی له۔ (سورۃ یٰسین)

میرا پیارا پیغمبر شاعر نہیں تھا۔ شعر اس کے لائق ہی نہیں تھے۔ پتہ چلا کہ جو شاعر ہو وہ نبی نہیں ہوتا اور جو نبی ہو وہ شاعر نہیں ہوتا۔

تو مرزا قادیانی شاعر تھا۔ (اچھا یا برا)

تو نبی شاعر نہیں ہوتا۔

معیارِ نبوت:

اب تک میں نے مرزا قادیانی کے پیدا ہونے کے حالات اس کے بچپن کے حالات اور زمانہ جوانی کی جھلکیاں پیش کی ہیں۔

کیونکہ قادیانیو!

جب تم اسے نبی بنا کر پیش کرتے ہو تو ہم اس کا بچپن، جوانی اور بڑھاپا دیکھیں گے اس کا کردار قوم کے سامنے پیش کریں گے۔ جس کے اپنے مرید کہتے ہیں کہ حضرت (مرزا قادیانی) تو ولی اللہ تھے اور ولی اللہ بھی کبھی کبھی زنا کر لیا کرتے تھے اگر حضرت مسیح موعود نے زنا کیا تو کیا ہوا؟

ہمیں اعتراض حضرت مسیح موعود پر نہیں کیونکہ وہ تو کبھی کبھی زنا کرتے تھے۔ ہمیں اعتراض (صاحبزادہ اوّل) مرزا بشیر الدین محمود (جانشین ثانی) پر ہے جو ہر وقت زنا کرتا رہتا ہے۔

(اخبار الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۳۸ء)

Marfat.com

یہ تو اپنی بیٹی سے بھی زنا کرتا ہے۔ (تاریخ محمودیت کے چند اہم مگر پوشیدہ اوراق حصہ اول ص ۵۳ بحوالہ ثبوت حاضر ہیں ص ۷۱۸)

کیا ایسا شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو سکتا ہے؟

کیا یہ مہدی کے اوصاف ہیں؟

کیا مسیح علیہ السلام کا کردار ایسا ہی ہوتا ہے؟

مذکورہ اوصاف سے کیا مرزا قادیانی ایک شریف انسان کہلوانے کا بھی حقدار ہے؟

۲۶ مئی کی مظلومیت:

۲۶ مئی کا دن عظیم تاریخی دن ہے مسلمانوں کی عظیم فتح اور خوشی کا دن ہے اللہ تعالیٰ نے اس دن ایک کذاب دجال اور مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی کو ذلت سے موت دی تھی۔ اللہ کی کروڑ ہا لعنتیں ہوں اس پر جو وہ مسلمانوں پر بھیجتا رہا تو آج اس (ملعون) کی وفات کا دن ہے۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ اس دن کی یاد نہ تو مسلمان مناتے ہیں اور نہ ہی مرزا کو ماننے والے اس دن کو یاد کرتے ہیں۔

۲۶۔ مئی مرزا کا یومِ مرگ:

بڑا تعجب تو یہی ہے کہ ہر قوم اپنے لیڈر کا دن مناتی ہے اس کا تاریخ پیدائش اور موت یاد رکھتی ہے۔ بعض لوگ اپنے لیڈروں کی برسیاں مناتے ہیں۔

لیکن یہ ایسا "مظلوم" ہے کہ اس کے مخالف اور موافق دونوں اس کی وفات کا دن نہیں مناتے۔ مخالفوں کو تو چلو ضرورت نہیں ہوتی۔ موافقوں کو تو اپنے لیڈر کے دن منانے کا کچھ اہتمام ہوتا ہی ہے۔ لیکن مرزا کے موافق (مرزائی) بھی اس کا یہ دن نہیں مناتے۔

Marfat.com

آج قائداعظم کا دن منایا جاتا ہے۔علامہ اقبال کا دن منایا جاتا ہے۔ برسیاں کی جاتی ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ ربیع الاوّل کو اس دنیا سے تشریف لے گئے۔

مرزا قادیانی کا آج وفات کا دن ہے کم ازکم آج مرزائیوں کو تو اس کی سیرت بیان کرنی چاہیے۔لیکن اس کی سیرت بیان کے لائق ہو تو کوئی بیان کرے۔اس کا کوئی قابل فخر کارنامہ ہو تو بیان کیا جائے۔جب سے وہ مرا ہے کبھی بھی انہوں نے برسی نہیں منائی۔کبھی اس کی سیرت کا ذکر نہیں کیا۔ہم اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پورا سال بیان کرتے ہیں۔ہر مہینہ بیان کرتے ہیں۔ہر جمعہ بیان کرتے ہیں۔

مرزا کا اُمّی ہونے کا دعویٰ:

آگے کہتا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہراً علم کسی سے نہیں پڑھا۔(یہ تو اس نے ٹھیک کہا ہے)

آپ کا کوئی انسان استاذ نہیں تھا۔(یہ بات بھی ٹھیک ہے)

آگے ذرا غور سے سنیں!

سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال بھی یہی ہے (حضور علیہ السلام والا) میرا بھی کوئی استاذ نہیں۔کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن،حدیث یا تفسیر کا کوئی ایک سبق بھی پڑھا ہو۔(ایام الصلح ص ۱۶۸/ ۱۴۷،ر خ ص ۳۹۴ ج ۱۴)

اتنا بڑا بھی کوئی کذاب وجھوٹا ہوگا۔کتاب البریہ میں تو لکھ رہا ہے کہ میں نے مولوی فضل الٰہی سے قرآن پڑھا اور اس نے مجھے پڑھایا اور یہاں تو جھوٹی قسم کھا کر کہتا ہے کہ میرا حال حضور صلی اللہ علیہ وسلم والا حال ہے۔کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل الٰہی سے قرآن پڑھا تھا؟ گل علی شاہ سے آپ نے منطق وفلسفہ پڑھا تھا؟ کیا حضور کریمؐ نے غلام مرتضٰی سے طب

Marfat.com

کی کتابیں پڑھی تھیں؟

سید امیر شاہ سے کیا حضورؐ نے انگریزی پڑھی تھی؟

تیرا حال حضور صلی اللہ علیہ وسلم والا کیسا ہے؟ کہاں تو دجال اور کہاں محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم

این السری واین الثریا۔

کہا ہے کہ میرا قرآن وحدیث اور تفسیر کا ایک سبق پڑھنا بھی کوئی ثابت نہیں سکتا۔ تیری کتاب سے ثابت ہو رہا ہے۔ اوران دو باتوں میں سے ایک جھوٹ ہے۔ اگر وہ کہتا ہے کہ میں نے قرآن وحدیث وغیرہ کے اسباق کسی سے نہیں پڑھے اور یہ بات سچی ہے تو پھر اس نے لکھا ہے کہ میں نے فضل الٰہی سے پڑھا ہے وہ جھوٹ! اور اگر فضل الٰہی سے پڑھا ہے پھر جو قسم کھا کر کہہ رہا ہے کہ میں نے قرآن کا ایک سبق بھی کسی سے نہیں پڑھا یہ جھوٹ! اور جھوٹا مہدی نہیں ہوسکتا تو کہتا ہے کہ آنے والے مہدی کا علم لدنی ہوگا۔ (وہ کسی سے لکھنا پڑھنا نہیں سیکھے گا)۔

سفید جھوٹ اور مرزا:

میں مہدی ہوں میں نے کسی سے لکھنا پڑھنا نہیں سیکھا میرا کوئی استاد نہیں ہے جیسا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی استاد نہیں تھا۔ (ایام الصلح ص ۴۷ روحانی خزائن ص ۳۹۴ ج ۱۴)

اگرچہ یہ ضروری نہیں کہ جس کا کوئی استاد نہ ہو مہدی اور نبی بن جائے۔

لیکن مرزا قادیانی کے پانچ استاد تھے۔

اس کے لکھے ہوئے ہیں۔

مرزا قادیانی کذاب اور جھوٹا ہے۔

اور مرزا کہتا ہے کہ جھوٹ بولنا گوہ کھانے کے برابر ہے۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن ص ۲۱۵ ج ۲۲ ضمیمہ انجام آتھم روحانی خزائن ص ۳۴۳ ج ۱۱)

Marfat.com

مرزا نے اب اپنا پاخانہ خود کھایا۔اسی لیے تو ٹٹی میں مرا۔اور مرزا کہتا ہے جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ،روحانی خزائن ص ۵٦ ج ۱۷)

تو مرزا نے جھوٹ بولا ہے یا نہیں؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔(بولا ہے)

تو مرزا قادیانی کیا ثابت ہوا؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔(مرتد)

اپنی کتاب کی رُو سے کیا ثابت ہوا؟۔۔۔۔۔(مرتد)

اور ایک کتاب میں لکھتا ہے کہ وہ کنجر (کیسی پاکیزہ زبان ہے) جو ولد الزنا کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔(شحنہ الحق روحانی خزائن ص ۳۸٦ ج ۳)

(لیکن ہائے افسوس کہ قادیانی کو پھر بھی شرم نہ آئی)

لیکن مرزا کو شرم آئی ہے؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(نہیں)

تو پھر یہ کیا ہوا؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(کنجر اور ولد الزنا)

اس نے خدا کے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام پر جھوٹ بولا

اس نے خدا کے پیغمبر عیسیٰ علیہ السلام پر جھوٹ بولا

اس نے اپنے متعلق جھوٹ بولا کہ ایک طرف کہتا ہے کہ میں نے فضل الٰہی سے قرآن پڑھا اور دوسری طرف کہتا ہے کہ میں نے کسی انسان سے قرآن کا ایک سبق نہیں پڑھا۔یہ تو میں نے مرزا کے چند استاد بتلائے۔

واعظین کو نصیحت:

ہمارے لیڈروں اور واعظین میں جو یہ مشہور ہے کہ وہ پرائمری یا مڈل فیل تھا یہ غلط ہے۔ بات وہ کرو جو ان کی کتابوں میں لکھی ہو۔وہ سکول نہیں گیا۔اس کو پرائمری یا مڈل فیل کہنے کا

Marfat.com

ثبوت ہمارے پاس نہیں ہے۔

بات وہ کرو جس سے دشمن کو پکڑسکیں ہم دکھلاسکیں۔

ہاں اس نے مختاری کا امتحان دیا وہ فیل ہوا۔(سیرت المہدی ص ۱۵٦ ج اول روایت ۱۵۰)

وہ ہم ثابت کر سکتے ہیں۔

بہرحال گھر مولوی نوکر رکھ کر وہ کتابیں پڑھتا رہا۔

تو جس سے وہ کتابیں پڑھتا رہا وہ اس کا استاد تو بن جاتا ہے یا نہیں؟(بن جاتا ہے)

نوکر کے کہنے سے استادی تو ختم نہیں ہوتی؟

بہرحال ایک بات ثابت ہوگئی کہ نبی کا استاد کوئی انسان نہیں ہوتا اور اپنے آپ کو حضورؐ کا ظل اور بروز کہتا ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ ہوں۔

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کسی فضل احمد یا گل علی شاہ سے کچھ بھی نہیں پڑھا۔

ہمارے پیغمبر کا استاد کون؟ (اللہ تعالیٰ)

اور اس کے استاد کون؟ (فضل احمد وغیرہ)

تو اس طرح مرزا نے بچپن میں تعلیم حاصل کی، لو اب تمہیں مرزا کے بچپن کی ایک دو روایتیں بتادوں۔

بچپن کی بدحواسی:

سیرۃ المہدی اوّل ص ۲۴۴ اور حدیث کا نمبر ۲۴۴ (یہ ان کی حدیثوں کی کتاب ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (یہ ہر روایت بسم اللہ سے شروع کرتے ہیں)

بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے (راویہ حدیث کون ہیں؟ والدہ) مرزائیوں کی ماں نصرت جہاں بیگم کہ حضرت صاحب سناتے تھے کہ جب میں بچہ تھا تو ایک دفعہ بعض بچوں نے

Marfat.com

مجھے کہا کہ جاؤ! گھر سے میٹھا لاؤ، میں گھر میں آیا اور بغیر کسی سے پوچھنے کے (چوری کر کے) ایک برتن سے سفید ''بورا'' (چینی) اپنی جیبوں میں بھر کر باہر لے گیا اور راستے میں ایک مٹھی منہ میں ڈال لی بس پھر کیا تھا میرا دم رک گیا اور بڑی تکلیف ہوئی کیونکہ معلوم ہوا کہ جسے میں نے سفید بورا سمجھ کر کھایا تھا وہ ''بورا'' نہیں بلکہ پسا ہوا نمک تھا۔ (واہ)

جسے نمک اور چینی میں تمیز نہ ہو وہ بھی نبی ہے۔ حالانکہ آج کل یہ امتیاز تین، چار سالہ بچہ بھی کر لیتا ہے۔

غلیظ موت:

مرزا قادیانی ہیضے سے مرا۔

اس کی دو علامتیں ہیں:

1۔ قے کا آنا 2۔ اسہال (دست آنا)

یہ دو چیزیں ہوں تو کیا ہوتا ہے؟۔۔۔۔۔۔۔ ہیضہ

25 مئی کو مرزا قادیانی ٹھیک ٹھاک تھا۔ لاہور آیا ہوا تھا۔ رات کو بیوی کے ہمراہ کھانا کھایا اور گپ شپ بھی لگائی۔ پھر ٹھیک ٹھاک سو گیا۔ (دعا کی قبولیت کا وقت آ گیا)

رات کے آخر میں مرزا کے پیٹ میں درد ہوا اور دست شروع ہو گئے۔ ساتھ قے بھی شروع ہو گئی۔ اگلے دن جب دس بجے کا وقت ہوا تو مرزا واصل جہنم ہو گیا۔

دن منگل کا تھا۔ مرزا منگل کو منحوس سمجھتا تھا حالانکہ شریعت میں کوئی دن منحوس نہیں ہے۔

مرزا لکھتا ہے کہ ایک دفعہ ہمارے گھر میں بچہ ہونے والا تھا اور دن منگل کا تھا۔ تو میں نے کہا کہ اے اللہ! یہ دن تو منحوس ہے اس دن تو بچہ پیدا نہ ہو۔ چنانچہ وہ ایک دن بعد بدھ کو پیدا ہوا۔

(سیرت المہدی ج اول ص ۸ روایت نمبر ۱۱ ج دوم ص ۵۰ روایت ۳۶۰)

Marfat.com

تو جس دن کو یہ منحوس کہتا تھا اللہ نے اسی دن اس منحوس کو موت دی۔

مرزائی کہتے ہیں کہ ہیضہ نہیں تھا بلکہ ویسے ہی مر گیا تھا۔ میں کہتا ہوں کہ وہ ویسے ہی مر گیا ہو مولانا ثناء اللہ امرتسری کی زندگی میں تو مرا ہے۔

کہتے ہیں کہ اگر ہیضہ سے مرا تو ریل گاڑی پر اس کی نعش لے جانے کی اجازت کیسے مل رہی ہے؟ حالانکہ وبائی ہیضہ سے مرنے والے کو ریل گاڑی پر محکمہ ریلوے کے قوانین کے مطابق نہیں لے جایا جاسکتا۔ حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ وہ انگریز کا زمانہ تھا یہ خود انگریزوں کا ایجنٹ تھا ان کی گاڑی پر لادنا مشکل تھا؟ (نہیں)

آج بھی ہوسکتا ہے۔ قائداعظم کے پانچ دس نوٹ دکھلاؤ۔ اس وقت بھی ہو جاتا تھا۔

یہ کوئی دلیل نہیں ہے۔ آؤ ہم مرزا کا ہیضہ مرزا کی زبانی بتلائیں۔

مرزا قادیانی اپنے سسر (میر ناصر نواب) کو کہتا ہے کہ میر صاحب!

مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے۔ (حیات ناصر ص ۱۴)

اس کے سسر میر ناصر کی سوانح حیات ہے ''حیات ناصر'' اس میں مرزا کا سسر خود کہتا ہے کہ جب حضرت کو دست آرہے تھے اور مرزا صاحب کو شدت سے تکلیف تھی تو مجھے فوراً بلایا اور مرزا صاحب نے مجھے کہا کہ میر صاحب! مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے۔ یہ مرزا کا اپنا قول ہے۔ اللہ نے دعا قبول فرمائی ہے۔ اور مرزا ہیضہ کی موت مر گیا۔

جائے مرگ:

اب ایک بات رہ گئی۔ جس کا میں نے وعدہ کیا تھا وہ یہ ہے کہ مرزا کے متعلق ہم کہتے ہیں کہ وہ ٹٹی میں مرا ہے۔

کہ مرزا جو ہوتا خدا کا نبی
تو ٹٹی میں ہرگز نہ مرتا کبھی

Marfat.com

مرزائی کہتے ہیں کہ یہ جھوٹ ہے وہ ٹٹی میں نہیں مرا۔اب میں تمہیں مرزا کے بیٹے کے ہاتھ سے لکھی ہوئی کتاب سے ثابت ہے کہ وہ ٹٹی میں مرا ہے۔ یہ کتاب سیرۃ المہدی کا حصہ اوّل ہے۔مرزا کا بیٹا لکھتا ہے۔عنوان ہے:

''حضرت مسیح الموعود کی وفات کا ذکر''

والدہ (یعنی مرزا کی بیوی) نے بیان کیا (جو موتِ کے وقت ساتھ تھی) کہ حضرت موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا۔مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم آپ کے پاؤں دباتے رہے پھر حضرت بھی سو گئے اور میں بھی سو گئی (رات کو بھی سوئے رہے اب صبح پھر یہ سو گئے) لیکن تھوڑی دیر کے بعد پھر آپ کو حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک یا دو دفعہ رفع حاجت کیلئے آپ پاخانہ تشریف لے گئے ۔اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا تو آپ نے ہاتھ سے مجھے بیدار کیا۔تو آپ میں اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چارپائی پر ہی لیٹ گئے اور میں بھی سو گئی۔

Marfat.com

Marfat.com

(حضرت شجاع بن وہب الاسدیؓ)

انکا نسب نبی کریم ﷺ کے ساتھ خزیمہ میں شامل ہو جاتا ہے۔ یہ بھی حبشہ کو ہجرت ثانیہ میں گئے تھے اور پھر یہ سن کر کہ اہل مکہ مسلمان ہو گئے ہیں، حبشہ سے واپس آ گئے تھے۔ یہ اور ان کے بھائی عقبہ بن ابی وہب بدر اور دیگر جملہ مشاہد میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہے۔ مواخات میں نبی کریم ﷺ نے ان کو ابن خول کا بھائی بنایا تھا۔ یہی وہ بزرگ ہیں، جو حارث بن ابی شمر غانی اور جبلہ بن ایہم غسانی کے پاس سفیر نبوی ہو کر گئے تھے۔ یہ لمبے قد اور چھریرے بدن کے مالک تھے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر چالیس برس سے کچھ اوپر تھی۔

(حضرت عبداللہ بن مخرمہؓ)

نبی کریم ﷺ کے ساتھ ان کا نسب فہر نمبر ۱۱ میں شامل ہو جاتا ہے۔ ان کی والدہ ام نہک بنت صفوان ہیں۔ یہ مہاجرین اولین میں سے ہیں اور بقول ذوالہجر تین بھی ہیں۔ جنگ یمامہ میں بعمر اکتالیس سال شہید ہوئے۔ انہوں نے دعا کی تھی کہ الٰہی مجھے اس وقت تک موت نہ آئے جب تک میں اپنے بند بند کو تیری راہ میں زخم رسیدہ نہ دیکھ لوں۔ جنگ یمامہ میں ان کے زخموں کا یہی حال تھا کہ جملہ مفاصل پر ضربات موجود تھیں۔

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب میں ان کے پاس آخری وقت پہنچا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ "روزہ داروں نے روزے کھول لیے ہیں؟" کہا "ہاں!" کہا "میرے منہ میں پانی ڈال دو" ابن عمرؓ حوض پر گئے اور ڈول میں پانی لے کر آئے۔ آ کر دیکھا تو وہ سانس پورے کر چکے تھے۔

(غازی محمد صدیق شہید رحمۃ اللہ علیہ)

"غازی محمد صدیق شہید رحمۃ اللہ علیہ تعلق شیخ برادری سے تھا۔ شمع نبوت کے اس شیدائی کی

Marfat.com

ولاست باسعادت ۱۹۱۴ء کے درمیانی مہینوں میں ہوئی۔ پانچ سال کا ہوا تو انہیں مسجد میں بٹھایا گیا ۱۹۲۵ء تک دینی تعلیم کے علاوہ آپ پانچویں جماعت بھی پاس کر چکے تھے۔ چونکہ آپ کے والد ماجد شیخ کرم الٰہی فیروز پور چھاؤنی میں، جو قصور سے تقریباً پندرہ میل کے فاصلے پر ہے، پکے چمڑے کا آبائی پیشہ اختیار کیے ہوئے تھے۔ وہ اپنے اہل و عیال کو بھی ساتھ لے گئے۔ غازی صاحب کو چھاؤنی کے قریب ہی ایک تعلیمی ادارے میں داخل کرایا گیا، جہاں آپ تین سال تک زیر تعلیم رہے اور آٹھویں کا امتحان پاس کیا۔ اسی دوران آپ کے والد گرامی چندروز کی ناسازی طبیعت کے بعد جہان فانی سے کوچ فرماگئے۔ غازی محمد صدیق شہید رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ محترمہ کا نام عائشہ بی بی تھا۔ آپ بڑی نیک سیرت اور حوصلہ مند خاتون تھیں۔ ان کی تربیت کا اثر موصوف کے تاریخی عمل سے ۱۹۳۵ء میں سامنے آیا جب شمع رسالت کے یہ پروانے تختہ دار کو رونق بخش گئے۔ آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی سے انکی محبت اور وارفتگی کی صحیح کیفیت کا بیان تو کسی صورت بھی الفاظ میں ممکن نہیں۔ ذات اقدس سے انکی محبت والفت والہانہ تھی۔ لباس ہمیشہ سنت کے مطابق رکھتے اور نماز تو کبھی قضا نہ ہونے دی۔ روزے کے بھی سختی سے پابند تھے۔ غازی ممدوح کے برادر اصغر شیخ محمد شفیع طاہر صاحب نے اپنی یادداشتوں میں لکھا ہے۔ چھوٹی عمر ہی میں آپ نے حضرت شیخ محمد صاحب نقشبندی محلہ پیرانوالہ، نزد دہلی دروازہ (فیروز پور) کے دست حق پرست پر بیعت کر لی تھی۔ اور حفظ قرآن کیلئے بھی کوشاں رہنے لگے۔''

(ماہنامہ ''نعت'' لاہور' جلد ۴' کے شمارہ ۴، ص ۶۲')

مسمی پالا مل سنار ایک صاحب ثروت ہندو سنار تھا۔ اس کی دکان درگاہ حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے ذرا دور تھی۔ اس کی پشت پر ہندو ساہوکاروں کا ہاتھ تھا۔ نبیوں کے ٹولے کی حمایت میں ابتداءً وہ مسلمانوں کی معاشی ناسازگاریوں پر بکواس کرتا تھا۔ اس نے کئی بار برملا کہا ''قرضہ تو یہ واپس دیتے نہیں اور بنے پھرتے ہیں ''مسلمان'' ایک مرتبہ اس نے کہا ''مسلمانوں

Marfat.com

کا خدا اپنے بندوں سے زکوٰۃ کی بھیک مانگتا ہے جبکہ ان بے چاروں کو دو وقت کی روٹی بھی کھانے کو نہیں ملتی۔'' مسلمانوں کو چپ اور سادھے دیکھ کر اس کا حوصلہ روز بروز بڑھتا گیا اور اولیائے کرام کے متعلق گالیاں بکنا اس کا معمول بن گیا۔ ہندوؤں کو اکٹھا کر کے نماز کی نقلیں اتارنا اور اپنی عجیب و غریب حرکات سے انہیں ہنساتے رہنا گویا اس کا ہر روز کا مشغلہ تھا۔ بات فحش کلامی سے بہت آگے جا چکی تھی۔

روزنامہ ''انقلاب'' لاہور کی ۷ ستمبر ۱۹۳۴ء کی اشاعت کے مطابق مسمی پالا مل نے بے ادبیوں کا یہ کھلم کھلا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ ۱۶ مارچ کو جب لوگ نماز پڑھ رہے تھے تو مردود مذکور نے نہ صرف نماز کا مضحکہ اڑایا بلکہ سرکار مدینہ ﷺ کی ذات اقدس کے متعلق نازیبا کلمات بکے۔ شان رسالت مآب ﷺ کی صریحاً گستاخی کی اس قبیح حرکت پر پورے شہر میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی۔ مسلم معززین کے مشورے پر محمد کلیم پیر صاحب نے عدالت میں استغاثہ دائر کر دیا۔ مسٹر ٹیل مجسٹریٹ درجہ اول لاہور نے بڑی تندہی سے اس مقدمے کی موشگافیوں کو پیش نظر رکھا بالآخر فریقین کے دلائل سننے کے بعد مجسٹریٹ مذکور نے اپنے فیصلے میں لکھا ''میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ملزم نے واقعی توہین رسالت مآب ﷺ کی ہے جس مسلمانوں کے جذبات مشتعل ہوئے اور سخت فساد کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ اس لئے پالا مل کو چھ ماہ قید اور دو سو روپے جرمانہ کی سزا دی جا رہی ہے۔ (ایضاً ص ۶۳ تحریر رائے کمال)

''۱۰ ستمبر ۱۹۳۴ء کے روزنامہ ''سیاست'' لاہور میں اس کی تفصیل یوں درج ہے۔'' پالا سنار کے خلاف توہین پیغمبر اسلام ﷺ کے الزام میں مقدمہ چلتا رہا۔ ملزم نے مجسٹریٹ کے فیصلے کے خلاف مسٹر بھنڈاری سیشن جج لاہور کی عدالت میں اپیل دائر کر دی۔ یہاں سے اسے تا فیصلہ ضمانت پر رہا کر دیا (ایضاً ص ۶۴)

Marfat.com

(غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ اپنے مقبرے میں تڑپ اٹھے)

"ان دنوں فیروز پور روڈ سے گزرنے والوں نے سنا کہ لاہور چوبرجی کے نزدیک واقع مشہور قبرستان میانی صاحب سے غم ناک چیخیں بلند ہو رہی ہیں۔ درد کی شدت اور آواز کا کرب مسلسل بڑھتا ہی چلا گیا۔ دل ہلا دینے والی یہ آہیں "غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ" کے مقبرے سے اٹھ رہی تھیں۔ معلوم ہوتا تھا جیسے آپ کہہ رہے ہوں کہ میں قبر میں تڑپ رہا ہوں۔ کون ہے جو میرے لیے سامان تسکین ڈھونڈ لائے۔ راج پالا کا ہم ذوق قصور کی شاہراہوں پر دندناتا پھر رہا ہے۔ کیا میرے چاہنے والے مر گئے ہیں؟ اگر میرا کوئی جواں سال وارث زندہ ہے تو وہ خدا کے لئے تختہ دار پر بزم رقص سجا کر مجھ سے ہم آغوش ہو جائے۔ وہ دیکھو سامنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کوہ رضم کی چوٹیوں پر استقبال کیلئے تشریف فرما ہیں۔ ہے کوئی شہید رسالت، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بازوؤں میں سمٹ جائے۔" (ایضاً ص ۶۴)

(غازی محمد صدیق کا مقدر جاگ اٹھا)

"انہی دنوں کا ذکر ہے کہ ایک رات حافظ غازی محمد صدیق صاحب نیند میں تھے کہ مقدر جاگ اٹھا۔ نصف شب بیت چلی تھی، جب آپ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قصور میں ایک بدنصیب ہندو پے در پے ہماری شان میں گستاخیاں کرتا چلا جا رہا ہے۔ جاؤ اور اس ناپاک زبان کو لگام دو"۔ قبلہ صدیق و وفا' کعبہ ارباب حلم وحیاء وارث علوم اولین' مورث کمالات آخرین' مدلول حروف مقطعات' شہنشاہ فضائل وکمالات' رحمۃ للعالمین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت وعزت کا یہ جانباز محافظ کئی روز تک شدت غم وغصہ میں پیچ وتاب کھاتا رہا۔ اس کے سینے میں جوش غضب کی چنگاریاں چیخ رہی تھیں۔ ان کے دل میں ایک ہی جذبہ تھا

Marfat.com

کہ وہ جلد از جلد قصور پہنچ کر اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کے دشمن کو جہنم رسید کرے۔"

(ایضاً ص ۶۴،۶۵)

(والدہ محترمہ سے اجازت)

"۱۰ ستمبر ۱۹۳۴ء کی بات ہے کہ انہوں نے اپنی والدہ ماجدہ سے عرض کی کہ "مجھے خواب میں ایک دریدہ دہن کافر دکھلا کر بتایا گیا ہے کہ یہ نانجار توہین نبوی ﷺ کا مرتکب ہو رہا ہے۔ اسے گستاخی کا مزہ چکھاؤ تاکہ آئندہ کوئی شاتم اس امر کی جرات نہ کر سکے۔ میں قصور اپنے ماموں کے پاس جا رہا ہوں۔ گستاخ موذی وہیں کا رہنے والا ہے مجھے بتایا گیا ہے کہ اس ذلیل کتے کی ذلت ناک موت میرے ہی ہاتھوں واقع ہوگی۔ نیز مجھے تختہ دار پر جام شہادت ہلایا جائے گا۔ آپ دعا فرمائیں بارگاہ سرکار ﷺ میں میری قربانی منظور ہو اور میں اپنے اس عظیم فرض کو بطریق احسن نبھا سکوں۔" ماں نے بخوشی اجازت دے دی۔ ایک مومنہ کے لیے اس سے بڑھ کر کیا مسرت ہو سکتی ہے کہ اس کا بیٹا دین اسلام کے کام آئے۔" (ایضاً ص ۶۵)

(رسول ﷺ کا گستاخ جہنم واصل ہوتا ہے)

"۷ ستمبر ۱۹۳۴ء کی شام کا واقعہ ہے کہ قبلہ غازی صاحب دربار بابا بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ دیک نیم کے درخت سے ٹیک لگائے کھڑے تھے۔ عقابی نگاہیں آجانے والوں کا بغور جائزہ لے رہی تھیں۔ اتنے میں ایک ایسا شخص دکھائی دیا، جس نے چہرے پر کسی حد تک نقاب اوڑھ رکھا تھا۔ آپ نے جھٹ اس کی راہ روکی اور پوچھا "تو کون ہے اور کہاں سے آیا ہے؟ یہاں کیا کرتا ہے"۔ اسے اپنا نام بتانے میں تامل تھا۔ نوبت ہاتھاپائی تک پہنچی۔ آپکو تنہا دیکھ کر اسے بھی حوصلہ ہوا۔ وہ کہنے لگا "مسلمانوں نے پہلے میرا کیا بگاڑ لیا ہے اور اب کونسی قیامت آجائے گی۔" الغرض غازی موصوف نے اسے پہچان لیا کہ یہی وہ گستاخ رسول ﷺ ہے، جسے ٹھکانے لگانے پر اسے مامور کیا

Marfat.com

گیا ہے۔ غازی نے فرمایا کہ "میں تاجدار مدینہ ﷺ کا غلام ہوں۔ کئی دنوں سے تیری تلاش میں تھا۔ اے دہن دراز ملیچھ آج تو کسی طرح بھی ذلت ناک موت سے نہیں بچ سکتا۔" یہ کہہ کر آپ نے تہہ بند سے رمپی (چمڑا کاٹنے کا اوزار) نکالی اور للکارتے ہوئے اس پر حملہ آور ہو گئے۔ حافظ محمد صدیق متواتر وار کیے جا رہے تھے اور زور زور سے نعرہ تکبیر لگا کر بے غیرت پر برس پڑے۔ واقعات کے مطابق پورے ساڑھے سات بجے بارگاہ رسالت ﷺ میں گستاخی کرنے والا یہ خرناس شخص، جسے لوگ لالہ پالامل شاہ کے نام سے جانتے تھے، اپنے منطقی انجام کو پہنچ گیا۔"

(فرض کی ادائیگی کے بعد نماز شکرانہ)

"مقتول مردود کے واویلا اور آپ کے نعرہ تکبیر سے کثیر تعداد میں لوگ اس جانب متوجہ ہو چکے تھے۔ عینی شاہدوں کا کہنا ہے کہ "غازی اس وقت تک ملعون ساہوکار کی چھاتی سے نہیں اترے، جب تک موت کا پختہ یقین نہیں ہو گیا۔ غازی کا لباس ناپاک خون کے چھینٹوں سے آلودہ ہو چکا تھا۔ ارد گرد بھی گندے خون کے داغ ہی داغ تھے۔ مقتول کا چہرہ نہ صرف بری طرح مسخ ہوا، بلکہ ہیبت ناک شکل اختیار کر گیا تھا۔ یہاں تک کہ ڈر کے مارے کوئی قریب نہ پھٹکتا تھا۔" میڈیکل رپوٹ کے مطابق اس کے جسم پر چالیس زخموں کے واضح نشان تھے۔ موقع پر موجود افراد کا بیان ہے کہ اگر غازی صاحب فرار ہونا چاہتے تو با آسانی ایسا کر سکتے تھے مگر انہوں نے اپنے فرض سے فارغ ہو چکنے کے بعد دوگانہ نماز شکرانہ ادا کی اور قریبی مسجد کی سیڑھیوں پر اطمینان کے ساتھ بیٹھ گئے اور وقفے وقفے سے زیر لب مسکراتے اور گنگناتے رہے۔ اس وقت تمام ہندوؤں کے چہرے اترے اترے تھے مگر غازی صاحب نہایت مطمئن اور سرشار نظر آتے۔ دیکھنے والوں نے دیکھا کہ آپ کی یہ ادا مسلمانوں کی سر بلندی اور غیرت مند فطرت کا منہ بولتا ثبوت تھی۔"
(ایضاً ص ٦٦)

Marfat.com

''۲۰ ستمبر ۱۹۴۳ء کو روزنامہ ''سیاست'' کے پرچہ میں یہ خبر ان الفاظ میں شائع ہوئی:

''قصور ضلع لاہور ۱۷ ستمبر گزشتہ شب گیارہ بجے کے قریب قصور سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ لالہ پالامل شاہ ساہوکار کو شام ساڑھے سات بجے قتل کر دیا گیا ہے۔ اس قتل کے سلسلے میں ایک مسلمان محمد صدیق کو گرفتار کیا گیا ہے۔ پالا شاہ کے خلاف توہین اسلام کے الزام میں مقدمہ چلتا رہا۔ مسٹر ٹیل مجسٹریٹ لاہور نے پالامل کو چھ ماہ قید اور ۲۰۰ روپے جرمانے کی سزا دی۔ اس فیصلے کے خلاف اس نے مسٹر بھنڈاری سیشن جج لاہور میں اپیل دائر کی تھی۔ اس کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا تھا۔ معلوم ہوا کہ قتل بلھے شاہ کی خانقاہ میں ہوا اور قتل کے الزام میں محمد صدیق کو گرفتار کیا گیا ہے۔ پولیس بڑی تندہی سے تفتیش کر رہی ہے۔''

(''غازی محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ'' از رائے کمال۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور' ص ۵۵۔۵۴)

(سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی ہرگز برداشت نہیں)

''جب حضرت قبلہ غازی صاحب سے پوچھا گیا کہ آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں تو انہوں نے فرمایا ''بلاشبہ پالامل کو میں نے قتل کیا ہے کیونکہ اس ملعون نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی تھی۔ وہ دیدہ دانستہ اس جرم کا مرتکب ہوا۔ اسے راج پال اور غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ کے واقعہ کا بھی بخوبی علم تھا۔ اس نے سب کو جانتے بوجھتے ہوئے خود کو سزا کے لئے پیش کیا۔ اگر اس واقعہ (شان رسالت میں گستاخی) پر بیس سال بھی گزر جاتے تب بھی میں اسے ضرور بالضرور واصل جہنم کرتا۔ ہمارے مذہب کے مطابق وہ ہرگز مسلمان نہیں بلکہ کوئی منافق ہے' جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین سن کر خاموش رہے اور عصمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جان قربان نہ کرے۔ کسی اور شخص کی ذات کا مسئلہ ہو تو برداشت ہو سکتا ہے۔ دنیوی امور میں کسی بھی فرد کی شان میں بکواس پر چپ رہا جا سکتا ہے لیکن سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ پر ہرزہ سرائی کرنے والوں کے خلاف غلیظ غضب' جوش و ولولہ

Marfat.com

اور غصہ کسی حالت میں بھی کم نہیں ہوسکتا۔ میں نے جو کچھ کیا' خوب غور وفکر کے بعد غیرت دینی کے سبب اپنے رسول ﷺ کی شان کو برقرار رکھنے کے لیے کیا ہے۔ اس پر مجھے قطعاً تاسف یا ندامت نہیں بلکہ میں اپنے اس اقدام پر بہت خوش اور نازاں ہوں۔ عدالت زیادہ سے زیادہ جو سزا دے سکتی ہے۔ جب چاہے دے دے۔ مجھے قطعاً۔ حزن وملال نہ ہوگا۔ مگر جب تک ہمیں شہنشاہ مدینہ ﷺ کی حرمت اور تقدس کے تحفظ کی ضمانت فراہم نہیں کی جاتی' کوئی نہ کوئی سرفروش نوجوان بزم دار ورسن میں چراغ محبت جلاتا رہے گا۔ یہ تو ایک جان ہے' اس کی بات ہی کیا؟ میں تو آپ ﷺ کی خاک قدم پر پوری کائنات بھی نچھاور کر ڈالوں تو میرا عقیدہ اور ایمان اور عشق و وجدان یہی کہتا ہے کہ گویا ابھی حق غلامی ادا نہیں ہوسکا۔"

(غازی محمد صدیق شہید رحمۃ اللہ علیہ "از رائے کمال ۶۴۔۶۳' ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

"سیشن کورٹ میں حافظ غازی محمد صدیق کے مقدمہ کی سماعت چھ دسمبر ۱۹۳۴ء کو سنٹر جیل لاہور میں مسٹر ٹیل کے روبرو شروع ہوئی۔ استغاثہ کی طرف سے خان قلندر علی خان پبلک پراسیکیوٹر اور صفائی کے لیے میاں عبدالعزیز صاحب بیرسٹر اور شیخ خالد لطیف گابا ایڈووکیٹ پیروکار تھے۔"

(ایضاً ص ۶۰۔۵۹)

وکیل صفائی میاں عبدالعزیز صاحب بیرسٹر نے اپنی طرف سے بڑے مدلل اور جامع قانونی نکات فاضل جج کے سامنے بیان کیے۔ انہوں نے اپنی طویل بحث کے دوران کہا:

"میرا مسئلہ یہ ہے کہ ملزم کو مقتول سے کوئی ذاتی عداوت نہ تھی۔ اگر اس نے یہ فعل کیا ہے تو مذہبی عقیدہ کے تحت کیا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ نوجوان ملزم کا بیان کہ میں بیس سال بعد بھی توہین رسالت کا انتقام لینے سے نہ ٹلتا۔ یہ کس جذبے کا ترجمان ہے؟ اس لئے کسی طور پر بھی انکار نہیں ہوسکتا کہ اسلامی روایات کے مطابق رسول کریم ﷺ کی تعظیم وتکریم خدا کے بعد دوسرے درجے پر ہے۔ پکے اور سچے مسلمان وہ ہیں، جو اپنے آقا ومولیٰ علیہ السلام کی شان میں کسی طرح ادنیٰ

Marfat.com

گستاخی کو بھی برداشت نہیں کر سکتے اور وہ آپ ﷺ کی شان برقرار رکھنے کیلئے اپنی جانیں دیوانہ وار فدا کرتے ہیں۔ محمد صدیق کے دل میں بھی اٹھارہ ماہ سے یہی جذبہ موجزن تھا اور اس نے جذبہ ایمان سے سرشار شہنشاہ مدینہ کی تعظیم و تکریم پر اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ لہٰذا بہت سے گزشتہ ایسے مقدمات کی مثالیں موجود ہیں، جن کے حوالے سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ملزم کو زیادہ سے زیادہ حبس دوام کی سزا دی جائے۔" (ایضاً ۶۵)

رائے کمال اس تسلسل کو قائم رکھتے ہوئے لکھتے ہیں:

"سیشن کورٹ میں فیصلے کے دن حضرت قبلہ حافظ صاحب علیہ الرحمۃ کی والدہ نے اپنے جواں سال بیٹے کی پیشانی چومتے ہوئے نہایت حوصلے کے ساتھ فرمایا "میں خوش ہوں۔ جس رسول ﷺ کی شان کے تحفظ کیلئے تم قربان گاہ پر جا رہے ہو، اس محبوب کردگار ﷺ کی شان قائم رکھنے کیلئے مجھے تجھ جیسے بیٹوں کی قربانی دینا پڑے تو رب کعبہ کی قسم کبھی دریغ نہ کروں'۔ روزنامہ انقلاب لاہور اور دیگر معاصر مسلم اخبارات میں غازی صاحب کی والدہ کے اس جرات مندانہ بیان کے علاوہ غازی موصوف کے بارے میں درج ہے کہ آپ نے ان ایمان پرور الفاظ کو سنتے ہی زور سے نعرہ تکبیر بلند کیا اور والدہ موصوفہ سے اپنے گناہوں اور غلطیوں کی معافی مانگتے ہوئے کہا کہ میں نے پالا مل کو قتل کر کے اپنے نبی پاک ﷺ کی شان برقرار رکھنے کیلئے جو قربانی پیش کی ہے، اس کی خاطر اگر مجھے ہزار بار بھی جینا یا مرنا پڑے تو تب بھی ہر دفعہ ناموس رسالت ﷺ پر پروانہ وار فدا ہوتا رہوں گا۔ اور اس بے صدق دل اپنا فرض عین سمجھتا ہوں"۔

(ماہنامہ "نعت" لاہور جلد ۴ شمارہ ۴ ص ۶۸)

"سیشن کورٹ میں غازی محمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے لیے سزائے موت کا حکم سنایا گیا۔
زندہ دلان قصور نے اس فیصلہ کے خلاف ہائی کورٹ لاہور میں اپیل گزار دی۔ عدالت عالیہ میں ۳۱ جنوری ۱۹۳۵ء کو سماعت ہوئی۔ فیصلہ صادر کرنے کے لیے ایک ڈویژنل بنچ تشکیل دیا گیا۔ اس

Marfat.com

میں چیف جسٹس اور جسٹس عبدالرشید شامل تھے۔ فیصلہ کے طور پر سیشن کورٹ کا حکم بحال ہوا۔"

(ایضاً ص ۶۹)

"مجھے صرف قرآن پاک اور صاحب قرآن (ﷺ) سے انس ہے۔ آپ بھی ہمیشہ انہی سے لو لگائے رکھیں۔ میری قبر پر کبھی کوئی خلاف شرع عمل نہ کیا جائے اور نہ اس کی اجازت دینا۔ نز قوالی بھی نہ ہو کہ سلسلہ نقشبندیہ میں اس کی ممانعت ہے۔ میری خوشی اس میں ہے کہ خدا نخواستہ اگر پھر بھی کہیں کوئی گستاخ رسول جنم لے تو میرے متعلقین میں سے ایک نہ ایک فرد باطل علامت کو ٹھکانے لگا دے۔

(غازی محمد صدیق شہید" از رائے کمال، ص ۷۱)

"جیل حکام سے روایت ہے کہ اس وقت آپکی زبان ہر یہ الفاظ جاری تھے "میرے اللہ تیرا ہزار شکر کہ تو نے اپنے حبیب پاک ﷺ کی عظمت کے تحفظ کیلئے مجھ ناچیز کو کروڑوں مسلمانوں میں سے منتخب فرمایا"۔

(ماہنامہ "نعت" لاہور جلد ۴ شمارہ ۴ ص ۷۰)

"قربان گاہ میں خون دل کی حدت سے مشعل وفا کو فروزاں رکھنے والے اس خوبرو مجاہد کی عمر اس وقت اکیس سال تھی"۔

(ایضاً ص ۷۰)

"شہید رسالت کا عظیم منصب عطا ہونے ہر غازی محمد صدیق کی والدہ صاحبہ نے دیگر خواتین کو بھی اس موقع پر چیخ وپکار سے سختی کے ساتھ منع کر رکھا تھا جب کوئی عورت تعزیت کی غرض سے ان کے پاس آتی تو آپ فرماتیں "اس واقع پر غم واندوہ کا کیا جواز ہے؟ حضور ﷺ پر قربان ہونا تو خوشی کا مقام ہے"۔

(ایضاً ص ۷۱)

Marfat.com

''جنازہ عید گاہ کے قریب اسلامیہ ہائی سکول قصور (موجودہ بوائز ڈگری کالج) کے ہال میں رکھا گیا، جہاں ان گنت مسلمان پرنم آنکھوں سے شہید کی زیارت سے فیض یاب ہو رہے تھے۔لوگ ایک دروازے سے داخل ہوتے اور دوسرے دروازے سے نکل جاتے تھے کافی دیر تک پردہ نشین مستورات شہید کا چہرہ مبارک دیکھنے کو آتی رہیں''۔

(ایضاص ۷۱)

''ٹھیک ایک بجے جنازہ اٹھایا گیا اور جلوس کی صورت میں نصف میل کا فاصلہ پورے تین گھنٹے میں طے ہوا۔نمازہ جنازہ بریڈ گراؤنڈ میں ادا کی گئی،جس میں محتاط اندازے کے مطابق ایک لاکھ سے زائد افراد نے شرکت کی۔جنازے کو کندھے دینے کیلئے چارپائی کے ساتھ لمبے لمبے بانس باندھ دیے گئے تھے۔آپ کے جسد مبارک کو قبرستان میں پہنچایا گیا اور فدائی حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم غازی محمد صدیق شہید رحمۃ اللہ علیہ کو پورے چھ بجے سپرد خدا جل شانہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کر دیا گیا''۔

(ایضاص ۷۱)

''خطہ پاک و ہند پر آزادی سے پہلے کچھ آزاد سخن زمانے کی تلخیوں سے بے نیاز، جانباز مجاہد ،قبیلہ عشاق کے مقتداء اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ کر عشق کے میدان میں ایسے معرکے سر کر گئے کہ تاریخ کی پیشانی ان کے اسماء گرامی کے جھومر سے چمک رہی ہے،جن کا ذوق نظریہ تھا تاریخ نے جنہیں غازی اور شہید کے نام سے خراج تحسین پیش کیا،جن کی جرات اور مردانگی نے قحط الرجال کے تصور ماتم کو مٹا دیا، ہاں یہ انہی پاک باز مجاہدوں کی کہانی ہے کہ جن کے تلووں کے دھوون سے انسانیت کو بقاء حاصل ہے۔معراج انسانیت کے اس افق پر ایک مقدس نام غازی مرید حسین شہید رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے۔

Marfat.com

معاملات میں مذہب اسلام کی تائید وحمایت میں الجھ پڑتے اور مختلف جگہوں سے ملازمت چھوڑنے کی وجہ بھی یہی ہوتی تھی۔ اپنے والد اور بھائی کے ساتھ کام کر کے مہارت حاصل کر لی تھی۔ لہٰذا اپنے والد کے ساتھ یکم جنوری ۱۹۲۸ء کو کوہاٹ چلے گئے' جہاں بنوں بازار میں فرنیچر کا کام کرتے رہے۔ تقریباً ایک برس وہاں کام کرنے کے بعد اپنے والد صاحب ہی کے ساتھ مارچ ۱۹۲۹ء میں لاہور آئے۔ ان دنوں میں جب کہ وہ یہاں قیام کر رہے تھے' ان کی سگائی رشتے کے ایک ماموں کی بیٹی سے کر دی گئی۔ انہی ایام میں ''رنگیلا رسول'' کتاب کے سلسلے میں جلسے جلوسوں اور اخبارات میں لے دے ہو رہی تھی۔ غازی صاحب کے بڑے بھائی میاں شیخ محمد دین صاحب مجلس احرار کے منعقدہ جلسوں میں ضرور جاتے تھے۔ اور خلافت موومنٹ کی کارکردگی کو بھی خوب سراہا کرتے تھے۔ غالباً یہ ۳۱ مارچ یا یکم اپریل ۱۹۲۹ء کی شام کا ذکر ہے کہ غازی رحمۃ اللہ علیہ صاحب اپنے بھائی کے ہمراہ دہلی دروازہ کے باغ میں جلسہ سننے گئے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ مقرر تھے۔ تمام رات تقریر ہوتی رہی۔ صبح کی اذان کے وقت جلسہ ختم ہوا اور موضوع کتاب ''رنگیلا رسول'' ہی تھا۔ غازی صاحب نے اپنے بڑے بھائی سے اس کتاب کے مندرجات کے متعلق اور پہلے دو افراد، جنہوں نے راج پال ناشر کتاب ''رنگیلا رسول'' کو قتل کرنے کی سعی کی تھی، استفسار کیا۔ تفصیل سننے کے بعد کچھ خاموش رہنے لگے''۔

(عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ '' از شیخ رشید احمد' مندرجہ روزنامہ ''نوائے وقت لاہور نومبر ۸۹)

رائے کمال لکھتے ہیں:

''دو ایک دن بعد علم الدین نے اپنے بڑے بھائی سے پوچھا ''جو راج پال کو واصل فی النار کر دے' اسے کیا انعام ملے گا'' محمد دین نے بتایا ''اس خوش قسمت کو سولی چڑھا دیا جائے گا''۔ آپ یہ سن کر مسکرائے اور فرمایا ''یہ تو بہت اچھا انعام ہے''۔

(غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ' ص ۶۷) رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

''گویا ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہونے کی ترنگ دل میں اٹکھیلیاں لے رہی تھی اور مقدر آپ رحمۃ اللہ علیہ پر نازاں تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے قبل بھی غازی خدا بخش رحمۃ اللہ علیہ اور غازی عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ مہاشے راج پال ملعون پر حملہ کر چکے تھے مگر یزداں اس مقدس مشن کی تکمیل کے لیے کسی اور کا انتخاب کر چکا ہے۔

حزیں کاشمیری لکھتے ہیں:

''والد مرحوم بیان کرتے تھے کہ اس فریضے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ساتھیوں کے مابین کافی تکرار ہوئی۔ ہر کوئی چاہتا تھا کہ یہ سعادت اسے میسر آئے۔ آخر باہمی رضامندی سے فیصلہ ہوا کہ لاٹری کے ذریعے جس کا نام نکل آئے' اس کے سر پر سہرا باندھ دیا جائے۔ چنانچہ خوش قسمتی سے غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ کے نام کی پرچی نکل آئی''۔

(غازی علم الدین رحمۃ اللہ علیہ میرا محلے دار' تحریر حزین کاشمیری' لاہور مندرجہ ماہنامہ ''نعت'' لاہور۔ (فروری ۱۹۹۱ء ص ۷۷)

جب قرعہ فال غازی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام نکل چکا تھا۔ تو آپ کس قدر مسرور ہوئے، اس کا اندازہ رائے کمال کی تحریر سے یوں ہوتا ہے:

''۶ اپریل کو ہفتے کا دن تھا۔ فصل بہار کی رعنائیاں حس لطیف رکھنے والوں کو دعوت نظارہ دے رہی تھیں۔ علم دین کی آنکھوں میں ایک خاص قسم کی چمک عود کر آئی تھی۔ اور صبح سے اس کے ہونٹوں پر تبسم کی مدھم لکیریں نمودار تھیں۔ آج کے دن کا آغاز آپ نے حضرت علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش کی آرام گاہ پر عقیدت کے پھول چڑھا کر کیا۔ فجر کی نماز بھی انہوں نے اس جامع مسجد میں ادا کی اور بلند منصبی پر تقرری کا پروانہ حاصل کیا۔ اہل نظر کی کیمیا گری دلوں کی دنیا بدل دیتی ہے۔ دراصل آدمی کتابوں سے نہیں، نظروں سے بنائے جاتے ہیں۔ اور روحانی اعمال کے احکامات ہمیشہ روحانی مراکز سے جاری ہوتے ہیں۔

Marfat.com

قبل از دو پہر انہوں نے اپنی بھاوجہ اقبال بی بی سے چاول کھانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ جب وہ دیگچی میں گھی ڈالنے لگی تو آپ نے ازراہ مذاق ان کے ہاتھ کو جنبش دے کر گھی کا برتن چاولوں میں انڈیل دیا۔ اس پر موصوفہ نے قدرے خفگی کا اظہار کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شگفتہ مزاجی سے فرمایا ''بھائی میں خوش ہوں، بہت خوش۔ آج میری قسمت سنور جائے گی۔ مدینے والے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی حرمت اور تقدس کی حفاظت کیلئے چن لیا ہے۔ مجھے ایک عظیم سعادت نصیب ہونے والی ہے۔ میں آج راج پال کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا''۔ (ازرائے کمال، ص ۶۹)

اس سے آگے کا واقعہ شیخ رشید احمد یوں لکھتے ہیں:

''۶..۴..۲۹ کو غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ قریباً ایک بجے دوپہر راج پال کی دکان پر پہنچ گیا۔ راج پال کے متعلق پوچھا کہ وہ کہاں ہے؟ چونکہ راج پال خود ہی گدی پر بیٹھا ہوا تھا، اس نے جواباً کہا کہ وہ خود ہی راج پال ہے مگر فوراً ہی سہم گیا اور پوچھنے لگا کہ کیا کام ہے۔ اس پر غازی علم الدین شہید نے اس وقت راج پال پر چھری کا ایک بھرپور وار کیا اور یہ کہتے ہوئے کہ ''بس یہی کام تھا'' راج پال کو ہمیشہ کیلئے ختم کر دیا۔ شور مچ گیا کہ راج پال قتل ہو گیا ہے''۔

(غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ ''از شیخ رشید احمد، مندرجہ روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور نومبر ۸۹ء)

حزین کاشمیری کڑی سے کڑی یوں جوڑتے ہیں:

''اور بہ اطمینان خاطر قریب ہی چھوٹی نہر پر آ کر خون آلود چھری اور کپڑے دھونے لگے (یہ چھوٹی نہر جو بیرون لاہور اس کے ارد گرد واقع تھی اب موجود نہیں) خون آلود چھری صاف کرتے وقت ان کے ذہن میں یہ خیال ابھرا کہ ہوسکتا ہے کہ راج پال ابھی مرا نہ ہو۔ اس خیال کی آتے ہی وہ دوبارہ اس کی دکان پر پلٹ گیا مگر اس وقت وہاں پولیس پہنچ چکی تھی۔ لہٰذا یہ موقع پر ہی گرفتار کر لیے گئے''۔

(غازی علم الدین رحمۃ اللہ علیہ میرا محلے دار'' تحریر حزین کاشمیری' لاہور مندرجہ ماہنامہ ''نعت'' لاہور۔

Marfat.com

(فروری ۱۹۹۱ء ص ۷۷)

اس سے آگے کی تفصیل کو رائے کمال نے یوں رقم کیا:

''قتل کے اس واقعہ کی رپورٹ کدرا ناتھ نے انارکلی تھانہ میں درج کرائی۔ علم الدین کو پولیس پہلے ہی حراست میں لے چکی تھی۔ متعلقہ حکام نے جائے واردات کا معائنہ کیا اور نعش کو اپنی تحویل میں لے کر متعلقہ کوائف کی خانہ پری کی۔ جامہ تلاشی کے دوران مردہ راج کی جیب سے ۲/۱:۳۲ روپے کچھ کاغذات اور ایک گھڑی برآمد ہوئی۔ متعدد ضلعی حکام موقع پر موجود تھے۔ پولیس نے نعش کی تصویر اتاری اور اسے پوسٹ مارٹم کیلئے ہسپتال بھجوایا''۔

رائے کمال مزید لکھتے ہیں:

''گرفتاری کے وقت غازی مرد نے صاف ستھرا لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔ ان کے سر پر گلابی رنگ کا رومال تھا۔ انہوں نے دھاری والی قمیص اور سفید شلوار پہن رکھی تھی۔ ان کے کپڑوں پر مہاشے راج پال کے خون کے قطرے بدستور موجود تھے۔ وہ پرسکون اور مطمئن نظر آتے تھے۔ اور ان کے چہرے سے گھبراہٹ یا کسی پریشانی کا شائبہ تک نہ تھا۔ راج پال کے قتل کی خبر ایک مختصر وقت میں پورے شہر کے گلی کوچوں میں گشت کرنے لگی۔ لوگ جوق در جوق موقعہ واردات کی طرف امڈے چلے آرہے تھے۔ اس واقعہ کے بعد ہندو خاصے سہم گئے اور سارے شہر میں خوف و ہراس پھیل گیا اور اس کے ساتھ ہی ہندو مسلم کشیدگی پر قابو پانے کی خاطر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی۔''

(''ایضاً'')

''پولیس نے غازی علم الدین کو دو دن پولیس لائن کی حوالات میں بند رکھا اور ضروری

Marfat.com

پوچھ گچھ کے لیے آٹھ دن کا ریمانڈ حاصل کرلیا''۔

(ایضاً ۷۳)

(مقدمے کی کارروائی:)

''مہاشہ راج پال کے قتل کا مقدمہ ۱۰ اپریل کو سنٹر جیل میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر وی۔ ایس لوئیس کے سامنے پیش ہوا۔علم الدین غازی کو ہتھکڑیاں پہنا کر ایک بینچ پر بیٹھا دیا گیا۔اس روز آپ صاف ستھرے کپڑوں میں ملبوس تھے۔ چہرے سے کسی قسم کی اداسی نہ ٹپکتی تھی۔شروع کارروائی میں اس مردمجاہد کی طرف سے کوئی دلیل پیش نہ تھی۔ سرکار کی طرف سے رائے صاحب ایشر داس پیروی مقدمہ کررہے تھے۔عدالت میں چند پریس رپورٹر موجود تھے جو لحہ بہ لحہ کارروائی قلم بند کرنے میں مصروف تھے۔کمرہ سماعت کے باہر کافی تعداد میں سریانوالہ بازار کے مسلمان موجود تھے۔استغاثے کی جانب سے پہلا گواہ راج پال کا ملازم کدارناتھ پیش ہوا' جس نے بیان میں کہا کہ جب مہاشہ جی پر حملہ ہوا' میں دکان میں موجود تھا۔ملزم نے جلدی سے چھرا گھونپ دیا اور پھر بڑی سرعت رفتاری کے ساتھ باہر نکل گیا۔اس وقت میں کتابوں کو ترتیب دے رہا تھا۔اسے روکنے کے لیے میرے ہاتھ میں کچھ نہ تھا۔میں نے دکان کی کتابیں اٹھا کر ملزم پر ماریں' جو باہر بازار میں جا گریں۔پھر میں نے چیخ وپکار شروع کردی' جس پر اردگرد کے لوگ اس واقعہ پر متوجہ ہوئے۔

''دوسرا چشم دید گواہ بھگت رام تھا۔اس نے عدالت میں اپنا جو بیان لکھوایا' اس کا مافی الضمیر' واقعات کی ترتیب اور الفاظ کا اتار چڑھاؤ بھی قریب قریب وہی تھا' جو اس سے پہلے کدارناتھ نے بتایا۔رویا رتن گواہ نے بیان کیا کہ ''پکڑو پکڑو'' کی آواز سن کر میں ہوشیار ہوا۔ملزم میرے کوارٹر کی طرف آیا۔اس کے پیچھے لالہ پرمانند اور لالہ نانک چند کپور اور کئی دوسرے اشخاص دوڑتے

Marfat.com

چلے آرہے تھے۔ جب میں نے ملزم کو اپنی گرفت میں لیا‘ تو اس نے کہا ”میں نے اپنے رسول ﷺ کا بدلہ لیا ہے“۔ میں نے دیکھا کہ مہاشہ راج پال کے کپڑے خون میں تربتر تھے۔ چھرے کا منہ دیوار کی طرف اور وہ خون میں لت پت تھا۔ چھرے کی نوک ٹوٹی ہوئی تھی اور دستہ کالے رنگ کا تھا۔ نیز وہ بھی خون میں لت پت تھا۔

”استغاثے کے چوتھے گواہ لالہ نانک چند کپور نے اپنا تفصیلی بیان قلم بند کراتے ہوئے کہا کہ ملزم دوڑتا ہوا لالہ سیتارام لکڑی والے کے ٹال میں داخل ہوا۔

وہاں لالہ رویارتن نے اس کو پکڑ لیا اور ہم بھی اس کے ساتھ ہو گئے۔ ملزم نے وہاں بلند آواز سے کہا ”یہ میرا دشمن نہ تھا بلکہ میرے رسول ﷺ کا دشمن تھا۔ میں نے اپنا فرض پورا کیا ہے“ اس کے بعد ہم نے چھری دیکھی‘ جو خون میں لت پت تھی۔ اتنے مین راج پال ٹھنڈا ہو گیا اور ہسپتال پہنچوایا گیا۔ اس پر عدالت نے غازی علم الدین سے پوچھا ”تم گواہ سے کچھ کہنا چاہتا ہو؟“ آپ رحمۃ اللہ علیہ مسکراتے ہوئے نفی میں جواب دیا۔ رویارتن کے بعد لالہ پر مانند سوداگر کاغذ نے مذکورہ بالا بیان کی تائید کی۔ اس کے سارے بیان کا ملخص بھی یہی تھا جو اوپر رقم کیا جا چکا ہے۔

”اس کاروائی کے بعد کے ملازموں کی شہادتیں ہوئیں۔ رحمت خان کانسٹیبل تھانہ کچہری نے کہا کہ ”گشت کرتے ہوئے مجھے ایک لڑکے نے بتایا تھا کہ راج پال مارا گیا ہے“۔ برکت علی کانسٹیبل کے ہمراہ میں موقع پر گیا اور میں ہی ملزم کے لیے تھانے سے ہتھکڑی لے کر آیا تھا۔ پھر برکت علی‘ شیر محمد اور خوشحال نامی سپاہیوں نے اپنے رسمی بیان سے عدالت کو آگاہ کیا۔ تارا چند ہیڈ کانسٹیبل نے بیان کیا کہ میں شیتلا مندر سے آرہا تھا۔ شوروغوغا سن کر موقع واردات پر پہنچ گیا۔ ہنسراج حوالدار کے بعد چوہدری جلال الدین وڑائچ سب انسپکٹر جو چک داون (وزیرآباد) کے رہنے والے تھے‘ نے بیان کیا کہ ”میں گھر پر تھا۔ مجھے ٹیلی فون پر بلایا گیا“۔ چوہدری رحمت علی سب انسپکڑ نے کہا کہ ”میں نے تفتیش کی تھی۔ ملزم نے دوران تفتیش بتایا تھا کہ میں نے چھری

Marfat.com

ایک کباڑی کی دکان سے خریدی ہے (چھریاں دکھانے پر کہا) یہ دو چھریاں آتمارام کباڑی کی دکان سے ہیں۔ آتمارام کباڑی ولد گوپی مل دکاندار کمپنی باغ (ذات کمبوہ عمر ۷۸ سال) نے کہا ''یہ چھری مجھ سے خریدی گئی ہے۔ قتل کے روز ایک شخص ساڑھے نو بجے کے قریب میری دکان پر آیا۔ یہ ایک دن پہلے بھی آیا اور پوچھا ''کیا آپ کے پاس چھریاں ہیں'' میں نے کہا ''ہاں ہیں'' اس کے کہنے پر میں نے پانچ چھ ایسی چھریاں، جیسی عدالت میں پیش ہیں، ملزم کو دکھائیں۔ میں نے سوا روپیہ مانگا۔ آخر کار ایک روپیہ میں سودا طے ہو گیا۔ وہ چھری رکھ گیا اور کہا کہ میں روپیہ لے کر آتا ہوں۔ ایک گھنٹے کے بعد وہ واپس آیا اور روپیہ دے کر چھری لے گیا۔ یہ دونوں چھریاں بطور نمونہ ہیں۔ بعد ازاں قتل، پولیس نے مجھ سے پوچھ گچھ کی۔ میں نے تھانے میں اس شخص کو شناخت پریڈ کے دوران دس بارہ اشخاص میں سے شناخت بھی کیا تھا''۔ لالہ جواہر لال انسپکٹر سی۔ آئی ڈی لاہور نے بیان کیا کہ ''میں نے اس مقدمہ کی تفتیش کی ہے۔ ملزم کے ہاتھ پر دو زخم بھی دیکھے تھے اور اس کا خون آلود کرتہ بھی اتروایا''۔ سماعت کے دوران ایک نوجوان بیرسٹر مسٹر فرخ حسین کمرہ عدالت میں داخل ہوئے، جن کا دفتر موچی دروازہ کے باہر تھا۔ آپ نے مجسٹریٹ سے مخاطب ہو کر کہا ''ملزم کی طرف سے میں پیروی کروں گا''۔ عدالت سے اجازت لے کر انہوں نے چند منٹ علم الدین سے بات چیت کی اور کہا کہ ''یہ ایک نہایت اہم مقدمہ ہے۔ یہ ایسا مقدمہ ہے، جس میں ملزم کی زندگی اور موت کا سوال ہے۔ ملزم کی خواہش ہے کہ مقدمہ ملتوی کر دیا جائے تا کہ اسے صفائی پیش کرنے کا پورا حق حاصل ہو۔ عدالت نے کہا سماعت مقدمہ ملتوی نہیں کی جا سکتی۔ مسٹر فرخ حسین بیرسٹر نے کہا مقدمہ ملتوی کر دیا جائے۔ عدالت کے اس سوال پر کہ آپ کس بنا پر التواء مقدمہ چاہتے ہیں، آپ نے کہا ہمیں فائل دیکھنے کا موقع نہیں ملا۔ کافی جرح کے بعد آخر زیر دفعہ ۵۲۶ ضابطہ فوجداری ایک ہفتہ کی مہلت مل گئی۔

۱۶ اپریل کو مسٹر فرخ حسین کی درخواست انتقال مقدمہ مسترد ہونے کے بعد بقیہ

Marfat.com

سماعت ۱۹ اپریل کو ہوئی۔اس دن غازی علم الدین دو سپاہیوں کی حراست میں ہتھکڑی پہنے ہوئے تھے اور نہایت خاموشی سے جھوم رہے تھے۔آپ کے والد بزرگوار بھی قریب ہی بیٹھے ہوئے تھے۔استغاثے کی طرف سے مہتہ ایشر داس اور غازی مرد کی طرف سے خواجہ فیروز الدین پیرو کار تھے۔خواجہ صاحب نے عدالت سے کہا ''مقدمہ کا چارج میں نے لے لیا ہے''۔پہلے روز جو صاحب پیش ہوئے تھے' وہ التواء مقدمہ کے خواہش مند تھے۔میرا موکل اس کی ضرورت نہیں سمجھتا''۔

''اس باہم گفتگو کے بعد دیگر رسمی گواہوں کی شہادتیں ہوئیں۔نقشہ نویس سید محمد عثمان' ساکن مزنگ نے بیان کیا کہ موقع کا نقشہ میرا بنایا ہوا ہے' جو کہ موقع کے مطابق درست ہے۔اس نقشے میں ذیل کے مقامات کی نشاندہی کی:

۱۔وہ جگہ جہاں مقتول سویا ہوا تھا۔

۲۔وہ راستہ جہاں سے قاتل بھاگ کر رویا رتن کے ٹال پر پہنچا۔

۳۔رویا رتن کا ٹال اور وہ نلکا جہاں قاتل ہاتھ دھو رہا تھا۔

ڈاکٹر ڈورس متعین میو ہسپتال نے بیان کیا کہ ''مہاشہ راج پال کی نعش کا پوسٹ مارٹم میں نے کیا تھا نعش کی شناخت ڈاکٹر گردھاری لال نے کی تھی' جو مقتول کو جانتا تھا۔اس کی انگلیوں' سر' چھاتی اور پٹھوں پر زخم تھے اور کلیجہ بھی مجروح تھا۔کلیجہ کے قریب پسلی ٹوٹی ہوئی تھی۔چھاتی کے بائیں جانب کا زخم ۲/۱ ۱۱ لمبا اور ۴/۱ ۱۱ انچ چوڑا تھا۔اس کی گہرائی ۲/۱:۱ انچ تھی۔چوتھی پسلی کٹ گئی تھی اور بائیں طرف پٹھے پر سخت زخم تھا۔مقتول کو کل ایک درجن ضربات آئیں۔میرے خیال میں موت اس ضرب کی وجہ سے ہوئی جو کلیجہ پر لگی۔یہ کسی تیز نوکدار ہتھیار سے لگ سکتی ہے۔اس زخم کی گہرائی ۲/۱:۴ انچ اور چوڑائی ۴/۳ ۳ (پونے چار انچ) تھی۔قتل کے دوسرے روز ایک چھرا میرے پاس لایا گیا۔اس سے بھی ایسی ضربات لگ سکتی

Marfat.com

ہیں۔اس کارروائی کے آخر پر غازی علم الدین نے کمرہ عدالت میں دھلے ہوئے کپڑے زیب تن کیے۔

۲۴اپریل کو اس مقدمہ کی دوبارہ سماعت ہوئی۔کمرہ عدالت کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔غازی علم الدین کی طرف سے خواجہ فیروز دین اور خواجہ نیاز احمد پلیڈر صاحبان پیروکار تھے۔اس روز تارا چند اور کدارناتھ سے چھری شناخت کرائی گئی اور کورٹ ڈی ایس پی نے رپورٹیں پیش کیں، جس کے بعد عدالت نے غازی علم الدین پر زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند لگادی اور مقدمہ سیشن کے سپرد کرتے ہوئے ہدایت کی کہ کل صفائی کے گواہوں کی فہرست عدالت میں داخل کرادی جائے۔

۲۵اپریل کو اس سلسلے میں میاں علم الدین مسٹر لوئس ایڈیشنل مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کیا گیا اور صفائی کے گواہوں کی فہرست داخل کرائی گئی، جن کے اسماء درج ذیل ہیں:

معراج دین ولد میاں امام دین ٹھیکدار، لاہور

سید ظفر علی شاہ ولد اصغر علی شاہ، لاہور

معراج دین ولد چراغ دین ٹھیکدار، لاہور

میاں طالع مند ولد عبدالرحیم سریانوالہ بازار، لاہور

مستری رحیم بخش خرادی، سبزی منڈی، لاہور

چراغ دین ٹھیکدار، بیرون موچی دروازہ، لاہور

چوہدری گھسیٹا سابق میونسپل کمشنر، لاہور

محمد دین الدپیر، چنگڑ محلہ لاہور

نبی بخش، سکنہ برج اٹاری، ضلع لاہور

پیراندتہ، قوم جٹ، لاہور

مسٹر ہیری پروپرائیٹر، نائیڈو ہوٹل، لاہور

Marfat.com

احمد دین ٹیلر ماسٹر' ہسپتال روڈ' لاہور

تاج دین ولد مولوی احمد دین' ہسپتال روڈ' لاہور

کریم بخش درزی' ہسپتال روڈ' لاہور

میاں عبدالرشید مالک لائن پریس' لاہور

شیخ ولایت علی' آرمی ہسپتال روڈ لاہور

شیخ اظہر علی' آرمی پریس

حافظ برکت علی' آرمی پریس

محمد دین ٹیلر ماسٹر' ہسپتال روڈ' لاہور

اللہ بخش ولد مہتاب پہلوان' بیرون لوہاری دروازہ' لاہور

شیخ غلام غوث' سوداگر چوب' بیرون لوہاری دروازہ' لاہور

ملک محمد شریف' سوداگر چوب' بیرون لوہاری دروازہ' لاہور

میاں میراں بخش سوداگر چوب فروش' بیرون لوہاری دروازہ لاہور

۱۵ مئی ۱۹۲۹ء کو غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ کا مرافعہ مسٹر ٹیپ سیشن جج کی عدالت میں پیش ہوا۔ اس روز کی کاروائی میں چار اسیسروں کا چناؤ کیا گیا' جن میں دو مسلمان' ایک ہندو اور چوتھا۔ ۱۴ مئی کو دوبارہ سماعت ہوئی۔ استغاثے کی طرف سے لالہ راج کشن اور غازی علم الدین کی طرف سے خواجہ فیروز الدین' مسٹر سلیم اور خواجہ نیاز احمد پیروکار تھے۔ عدالت کے باہر لاتعداد مسلمان موجود تھے اور کمرہ عدالت معززین شہر سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ صفائی کے جملہ گواہ پیش کرنے کی درخواست پہلے ہی مسترد ہو چکی تھی۔ مسٹر فیروز الدین ایڈووکیٹ نے ایک تحریری درخواست ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں گزاری تھی کہ گواہوں کی فہرست کے ساتھ ڈاکٹر کا نام بھی سیشن کورٹ میں بھیجا جائے۔ اس لیے تمام مطلوبہ گواہ عدالت میں حاضر تھے۔

Marfat.com

مسٹر ٹیپ سیشن جج نے کاروائی کا آغاز کرتے ہوئے گواہان استغاثہ کے بیانات لیے۔ اس روز غازی موصوف نے دوپہر کا کھانا اپنے رشتہ داروں کے ساتھ کھایا۔ شیخ حسن دین شروع سے آخر تک غازی علم الدین کے پاس کرسی پر بیٹھے رہے۔ تھوڑے تھوڑے وقفہ بعد ان کے مابین جذ عشق و محبت کی باتیں بھی ہوتی رہیں۔ بطل حریت کو ایک مدت سے قائل کیا جا رہا تھا کہ وہ اقبال قتل نہ کریں مگر غازی موصوف انکار کرنے سے ہمیشہ انکار کرتے رہے۔ سیشن کورٹ میں غازی علم الدین کے عشق کا امتحان تھا۔ انکار سے بچ جانے کا امکان، لیکن اقرار سے موت یقینی تھی۔ ایک پلڑے میں عشق رسول ﷺ اور دوسری طرف پوری دنیا کھڑی تھی۔ اس مرحلے پر آپ عجیب کش مکش کا شکار ہو گئے۔ انہیں ہر لحاظ سے مجبور کیا گیا کہ اپنے تئیں ایک بار ہی بے قصور ظاہر کرو کتنا صبر آزما تھا۔ اس دوراہے پر کوئی فیصلہ۔ اکلوتے بھائی کی پریشان نظروں سے سامنا تھا۔ بہن کی معصوم آرزوئیں دم توڑتی ہوئی نظر آئیں، ممتا دامن پھیلائے بیٹھی تھی۔ شفقت پدری بھی بصورت مجسمہ سوال کھڑی دیکھی۔ احباب نے رشتہ دوستی کا واسطہ دیا۔ اہل علم نے قرآنی آیات کی تاویلیں پیش کیں۔ وکلاء نے قانونی نکات گوش گزار کیے۔ ان کا ایک سوال تھا۔ سب کا یہی تقاضا تھا کہ اپنے لئے نہ سہی، ہماری خاطر ہی اقبال قتل سے باز آجاؤ۔ پھر وہ لمحہ بھی آگیا جب سب کی پرامید نگاہیں آپ کی طرف اٹھ گئیں۔ جب کہ جج مذکور نے پوچھا ''کیا تم نے قتل کا جرم کیا ہے؟'' آپ نے سوچا، سمجھا، سر اوپر اٹھایا، زیر لب الفاظ پر غور کیا، اور فرمایا ''میں نے کسی انسان کو قتل کرنے کا کوئی جرم نہیں کیا'' یہ وہ الفاظ ہیں جن کے ذریعے آپ ہر دو جانب سے سرخرو ہو گئے۔ یہ الفاقظ نہایت غور طلب ہیں۔ اس سے یہ مطلب ہرگز اخذ نہیں ہوتا کہ غازی صاحب نے خود کو بے قصور ظاہر کیا، دراصل ان کی نگاہ میں راج پال انسان نہ تھا۔ وہ اسے سگ آوارہ سے بھی بدتر سمجھتے تھے۔ ان کی نظر میں یہ فعل جرم نہیں، کار خیر تھا۔ ایک فرض تھا۔ جو انہوں نے پورا کیا۔

Marfat.com

۲۲ مئی کو سیشن کورٹ میں سماعت کا آخری دن تھا۔ اسیسروں نے اپنا اپنا فیصلہ عدالت کے گوش گزار کیا۔ ہندو اور ایک سکھ اسیسر کی رائے کے مطابق علم الدین مجرم تھا۔ جب مسلم اسیسروں کی رائے اس کے برعکس تھی۔ اس روز مسٹر تیپ کے روبرو وکلائے فریقین کے مابین قانونی بحث بھی ہوئی۔ مسٹر سلیم ایڈووکیٹ نے غازی کے حق میں مدلل اور معقول دلائل پیش کیے۔

''استغاثے کے مطابق قاتل جب دکان میں آیا، دو آدمی موجود تھے۔ (جو واقعہ کی عینی شاہد ہیں) ان کے سامنے اس نے حملہ کیا۔ مقتول نے حملہ روکا، جس کی وجہ سے اس کے ہاتھوں پر زخم بھی آئے۔ آخر کئی ضربوں کے بعد وہ اسے مار گرانے میں کامیاب ہو گیا اور کام کر کے بھاگ گیا مگر تعاقب کر کے اسے گرفتار کر لیا گیا۔ سوال یہ ہے کہ یہ لوگ اثنائے قتل کیوں نہ بولے اور کیوں نہ انہوں نے شور و غوغا بلند کیا تا کہ قاتل موقع پر پکڑا جاتا۔ پھر جو چھری پکڑی گئی اس کی نوک ٹوٹی ہوئی ہے۔ اور اس سے آدمی قتل نہیں ہو سکتا۔ اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ جب قاتل آیا، راج پال دکان میں بیٹھا تھا۔ وہ بڑے اطمینان سے اس کا کام تمام کر کے ہوا ہو گیا۔ ملازموں نے آ کر دیکھا تو راج پال کو مردہ پایا تو چلاتے ہوئے دوڑے اور ایک مسلمان کو پکڑ کر قاتل بنا دیا۔ حالانکہ اگر یہ قاتل ہوتا تو یہ بھاگ کر انارکلی کے پر رونق بازار میں شامل انبوہ کثیر ہو کر بچ نکلتا نہ کہ غیر آبادی کی طرف جا کر پکڑا جاتا۔ جس دکان دار سے چھری خریدنا بیان کیا جاتا ہے، وہ کمزور نظر آدمی ہے۔ اسے کس طرح یاد رہ سکتا ہے کہ فلاں شکل و صورت کا آدمی آیا تھا۔ جو چھری خرید کر لے گیا۔ مقدمہ بالکل ثابت نہیں، لہٰذا جج صاحب کو چاہیے کہ ملزم کو بری کر دیں''۔

کہتے ہیں مسٹر سلیم ایڈووکیٹ صاحب اپنے دلائل سے فارغ ہوئے تو اس کے تھوڑی دیر بعد مگر فیصلہ سنائے جانے سے کچھ قبل غازی موصوف نے چلا چلا کر یہ کہنا شروع کر دیا کہ ''شاتم رسول کا قاتل میں ہوں''۔ میں نے ہی نابکار راج پال کو جہنم رسید کیا ہے'' درمیانی وقفے کے بعد عدالت نے غازی علم الدین کو سزائے موت کا حکم سنا دیا اور مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ

Marfat.com

۳۷۴ کے رو سے اپنے فیصلے کو توشیق کرانے کیلئے مسل ہائی کورٹ میں بھیج دی۔ جب یہ فیصلہ سنایا گیا تو آپ پرسکون تھے۔ اور زیرلب ایک نعت گنگنا رہے تھے۔ چہرے سے رونق ومتانت برستی تھی۔ البتہ باہر عدالت میں جمع شدہ مسلمانوں میں کافی جوش وخروش تھا۔ انہوں نے عدالت کا فیصلہ سنا تو وہ دیر تک اللہ اکبر اور غازی علم الدین زندہ باد کا نعرہ لگاتے رہے۔

اب نوجوان عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدمہ سب مسلمانون کا مقدمہ بن گیا تھا۔ اس حکم سے برصغیر کے مسلمانوں میں کہرام مچ گیا۔ اس موقع پر حاجی نظام الدین، فتح محمد کمبوہ شیر فروش اور ملک لال دین قیصر نے محلّہ دار ''علم الدین ڈیفینس کمیٹی'' تشکیل دی جو چند ہی روز میں اہالیان شہر کی توجہ کا مرکز بن گئی۔ چنانچہ متعدد جلسے ہوئے اور جلوس نکالے گئے۔ ''علم الدین ڈیفنس کمیٹی'' کی اپیل پر عوام نے کھول کر چندے جمع کرائے۔ اپیل کی غرض سے فیصلے کی نقول حاصل کر کے نامی وکلاء نے اس مسل کا بغور مطالعہ کیا۔ اس پینل میں میاں تصدق حسین خالد، مسٹر فرخ حسین بار ایٹ لاء، مسٹر محمد سلیم ایڈووکیٹ، میاں محمد فیروز الدین اور خواجہ نیاز احمد کے نام شامل ہیں۔ ان ماہر قانون وکلاء نے شبانہ روز مطالعہ کے بعد آخرکار ہائی کورٹ میں اپیل دائر کردی۔ عدالت عالیہ میں غازی علم الدین کا مرافعہ ۳۰ مئی کو منظور ہوا۔ عجیب اتفاق ہے کہ اسی روز مسٹر راج کشن بیرسٹر سپیشل پبلک پراسیکیوٹر کو لدھیانہ سے ۲۵ مئی کا لکھا ہوا ایک سرخ مکتوب موصول ہوا۔ خط کا مزاج دلچسپی سے خالی نہیں ہے۔ اس کی تحریر یوں تھی:

''جناب والا چونکہ آپ نے راج پال ایسے ذلیل کی پیروی کر کے ایک بے گناہ شخص کو پھنسایا ہے، لہذا آپ کو بذریعہ عریضہ ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر آپ نے آئندہ پیشی ہائی کورٹ میں اپنا رویہ نہ بدالہ تو آپ کو اور مردود جہنم رسید کے ملازم کو بے رحمی سے قتل کر کے سورگ باش کر دیا جائے گا۔ اس ضمن میں سپاہی نمبرے کو جس نے راج پال کو کیفر کردار تک پہنچا کر اپنی بہادری کا جیتا جاگتا ثبوت دیا ہے، اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ مقررہ وقت کے اندر تادیبی کاروائی کر کے دوبارہ

Marfat.com

اپنی بے باکی کا ثبوت دے''۔

خط کے نفس مضمون سے جو کچھ مترشح ہوتا ہے، وہ حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔ یہ نامہ مجاہد ملت، بطل حریت، پروانہ شمع رسالت کے کسی پراونے نے تسکین دل کیلئے لکھ پھینکا ہوگا، جس کا مقصد راقم کے خیال میں یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عدالت عالیہ میں شاید اس دھمکی امیز خط کی بنا پر استغاثے کی طرف سے کوئی وکیل پیش نہ ہو۔ مزید یہ آریہ سماجیوں پر واضح ہو جائے کہ گستاخان رسالت کا خاتمہ کرنے کیلئے ایک فرد نہیں، پوری تنظیم کام کر رہی ہے۔ اس سے قطع نظر ہائی کورٹ میں مرافعہ منظور ہونے کے بعد غازی علم دین کے رشتہ داروں کی بڑی خواہش تھی کہ اس مقدمے میں کسی ماہر قانون دان کی خدمات حاصل کی جائیں۔ اس زمانے میں سر تیج بہادر سپرو ایک شہرت یافتہ وکیل تھے۔ بعض اہل الرائے نے اس کا نام بھی تجویز کیا۔ ڈاکٹر اقبال کا مقام ان دنوں علمی و ادبی اور دینی و سیاسی سرگرمیوں کا مرکز تھا، جا میں قوم کی قسمت کے فیصلے ہوا کرتے تھے۔ علامہ اقبال خود علم دین غازی کے بڑے قدردان تھے اور اس مقدمے سے ان کو ایک خاص لگاؤ تھا۔ وہاں رات کو اکثر سر محمد شفیع، میاں محمد دین، سر مراتب علی، ملک لال دین قیصر، میاں عبدالعزیز مارواڑہ، وغیرہ ہم اکٹھے ہوا کرتے تھے اور دیر تک اس موضوع پر تبادلہ خیال ہوتا رہتا۔ علامہ اقبال کی خدمت میں جب یہ معاملہ پیش ہوا تو آپ نے کہا ''بلاشبہ تیج بہادر سپرو ایک شہرہ آفاق وکیل ہیں اور عربی کے بہت بڑے سکالر بھی ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ اس کیلئے مسٹر جناح بہتر ثابت ہوں گے کیونکہ اس مقدمے میں حق و باطل کی آویزش ہے اور سر تیج بہادر سپرو اس معاملے میں انصاف نہ کر سکیں گے۔'' گویا مسٹر جناح کی لاہور میں آمد کے محرک و موید سر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ ہیں،

محمد علی جناح ان دنوں بمبئی میں پریکٹس کرتے تھے۔ نیلگوں سائبان کے نیچے ان کی قانون دانی کا بڑا شہرہ تھا۔ مسٹر جناح اس زمانے میں آل انڈیا کانگریس کے ممبر تھے وہ افق سیاست پر

Marfat.com

آفتاب شہرت بن کر طلوع ہوئے تھے اور نہ ہی وہ قائد اعظم بنے تھے۔اس وقت تک مسلم لیگ بھی انکی اعلیٰ اور بے لوث قیادت سے محروم تھی۔

چنانچہ ڈاکٹر اقبال کے مشورے سے ''علم دین ڈیفنس کمیٹی'' کے چوہدری فتح محمد کمبوہ اور دیگر مسلم معززین نے بمبئی میں ایم۔اے جناح رحمۃ اللہ علیہ سے رابطہ قائم کیا۔اس سلسلے میں چند روز خط و کتابت ہوتی رہی اور پھر کمبوہ صاحب حاجی نظام الدین کے ہمراہ ان سے بمبئی جا کر دفتر میں بھی ملے بعد ازاں جناح صاحب کے استفسار پر مسٹر فرخ حسین بار ایٹ لاء نے آپ کو مقدمے کی صورت حال سے آگاہ کیا۔ایم۔اے جناح نے ہر طرح سے مطمئن ہونے کے بعد ۲۷ جون کو بنام عدالت عالیہ ایک برقی پیغام بھیجا کہ اپیل کنندہ کی پیروی کیلئے مجھے اجازت دی جائے اس وقت کے قانون کے مطابق ایک ہائی کورٹ ایک وکیل دوسرے ہائی کورٹ میں پریکٹس نہیں کر سکتا تھا۔اس لئے محمد علی جناح نے جب پنجاب ہائی کورٹ سے مقدمے میں پیش ہونے کی اجازت مانگی تو عدالت مذکور کے ایک جسٹس مسٹر براڈرے نے اختلاف کیا لیکن چیف جسٹس سر شادی لال نے بعض مصلحتوں کے بنا پر ان کو پیش ہونے کی اجازت دے دی۔

ایم۔اے جناح ۱۴ جولائی کو غالباً دوسری بار لاہور تشریف لائے اور فلیٹیز ہوٹل میں قیام کیا۔ اگلے روز غازی علم الدین کا مقدمہ مسٹر جسٹس براڈرے اور جسٹس جانسٹون کے ڈویژنل بنچ میں پیش ہوا۔لوگوں کا اجتماع صبح نو بجے سے شروع ہو گیا تھا۔پریس رپورٹر بھی ساتھ ساتھ مقامات پر رک کر بہ ہزار وقت گیلری تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔مقدمے کی کاروائی سننے کیلئے درج ذیل اہم شخصیتیں بھی کمرۂ عدالت میں موجود تھیں۔

سید حبیب شاہ، مالک اخبار ''سیاست'' مولوی غلام محی الدین، مسٹر محمد طفیل بیرسٹر، خلیفہ شجاع الدین، مدن کمند لال پوری، چوہدری گھسیٹا، چوہدری محمد حسین ایڈووکیٹ لدھیانہ، ملک محمد امین، مسٹر محمد شریف ایڈووکیٹ، مسٹر بدر الدین بیرسٹر، مدیر اخبار ''ہنٹر'' دیوان چمن لال، سردار

Marfat.com

امر سنگھ، لالہ گوکل چند نارنگ، خواجہ فیروز دین بیرسٹر، مہتہ امین، چند ایڈووکیٹ وغیرہ ہم۔

مقدمے میں مسٹر فرخ حسین نے قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی معاونت کی۔ استغاثے کی طرف سے دیوان رام لال اور مسٹر جیون لال کھنہ پیش ہوئے۔ گیارہ بجنے میں بیس منٹ باقی تھے جب میاں طالع مند ایک اور شخص کی معیت میں مسٹر جناح کی قانونی کتب کی ایک بھاری گٹھڑی اٹھا کر لائے۔ دیگر مقدمات کی سماعت کے بعد پونے گیارہ بجے جج صاحبان اٹھ گئے، بارہ بجنے میں بارہ منٹ باقی تھے کہ مسٹر ایم۔ اے جناح بہمراہی مسٹر فرخ حسین عدالت کے کمرے میں داخل ہوئے اور بارہ بج کر پانچ منٹ پر جناح صاحب نے اپنے دلائل کا آغاز کیا۔ آپ نے فرمایا: (۱)

''میں سب سے پہلے اس پولیس افسر کی شہادت کی طرف عدالت عالیہ کی توجہ مبذول کراتا ہوں جس نے بیان کیا کہ ہم ملزم سے اطلاع پاتے ہی کہ میں نے آتمارام کباڑی سے چھری خریدی ہے فوراً اس دکان پر پہنچے۔ پولیس نے بذات خود کوئی تفتیش نہیں کی اور صرف ملزم کے بیان پر اکتفا کیا لیکن قانون شہادت دفعہ ۲۷ کی رو سے ملزم کا بیان بطور شہادت نہیں پیش ہو سکتا۔ میں چاہتا ہوں کہ جج صاحبان اس کا فیصلہ صادر کریں۔''

مسٹر جسٹس براڈرے نے کہا کہ ''شہادت کے قابل قبول یا نہ قابل قبول ہونے کے سوال کا فیصلہ کرنا عدالت ماتحت کا کام ہے''۔ مسٹر جناح نے کہا کہ ''آپ اس نکتہ کا اب نہیں تو آخر میں فیصلہ کر سکتے ہیں''۔

''سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے اب غور طلب امر یہ ہے کہ ملزم کو اس مقدمے میں ماخوذ کرنے کی کافی وجوہات ہیں یا نہیں۔ ۴ اپریل کو راج پال ہلاک ہو گیا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جس نے راج پال کو قتل کیا، وہ کون تھا؟ استغاثے کی شہادت میں دو عینی گواہوں کی شہادت کے قابل اعتماد ہونے کو پرکھنے کیلئے میں فاضل ججوں کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کراتا ہوں کہ یہ دونوں گواہ راج پال کے ملازم تھے۔ ان شہادتوں کو پرکھنے کا صرف یہی طریقہ ہے کہ ان کے بیانات

Marfat.com

کے اختلافات دیکھے جائیں آپ نے کدار ناتھ کا بیان پڑھ کر سنایا اور کہا کہ سخت تعجب کی بات ہے کہ اس بیان میں بھگت رام کا کہیں نام تک نہیں آیا۔ حالانکہ وہ اس وقت دکان پر موجود تھا۔ برخلاف اس کے گواہ بھگت رام کا بیان ہے کہ اس نے ملزم کا تعاقب کیا اور کدار ناتھ نے بھگت رام کا نام نہیں لیا۔ حالانکہ ایک عینی شاہد کی حیثیت سے کدار ناتھ کو بھگت رام کا نام سب سے پہلے لینا چاہیے تھا یہ ایک نہایت ہی اہم نکتہ ہے اور عینی شاہد کا جزو اعظم ہے۔

کدار ناتھ گواہ نے ارتکاب جرم کا جس قدر وقت بتایا ہے، طبی شہادت سے اسی کی تردید ہوتی ہے طبی شہادت سے ظاہر ہے کہ گواہ کے بیان کے وہ وقت سے دو چند وقت صرف ہوا ہے۔

مسٹر جناح نے فرمایا کہ ''گواہ کا بیان ہے کہ جب ملزم کو پکڑا گیا تو اس نے کہا ''میں نے کوئی چوری نہیں کی' ڈاکہ نہیں مارا۔ میں نے صرف اپنے پیغمبر کا بدلہ لیا ہے''۔ ایک لحہ کیلئے ہم فرض کر لیتے ہیں کہ ملزم بھاگتا جاتا تھا۔ اس کا تعاقب بھی کیا گیا۔ لیکن کیا یہ ممکن ہے کہ بھاگنے والا کوئی شخص گرفتار ہوتے ہی فوراً اس طرح اقبال جرم کر لے۔ یہ شہادت بھی پیش کی گئی کہ وہ متواتر اقبال جرم کرتا رہا۔ پولیس کا ایسے موقع پر فرض تھا کہ وہ مجسٹریٹ کے روبرو ملزم کے بیانات قلم بند کراتی لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ ہر ایک تجربہ کار پولیس افسر کیلئے ایسا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ لوگوں کا بیان ہے کہ ملزم نے راج پال کی دکان پر آ کر بھی اقبال جرم کیا۔ ایسا غیر ممکن ہے وہاں پولیس موجود تھی جس کے سامنے ایک نوعمر لڑکا ایسی جرات کا مظاہرہ نہیں کر سکتا۔ یہ سب کہانی ایسی غیر قدرتی ہے کہ اس پر یقین نہیں کیا جا سکتا''۔

مسٹر جناح نے کہا کہ ''یہ سب کہانی غلط ہے۔ گواہ نے نہ صرف بھگت رام کا نام ترک کر دیا ہے بلکہ وزیر چند کا نام بھی چھوڑ دیا ہے۔ حالانکہ وزیر چند نے ملزم کا تعاقب کیا تھا۔ جرح پر گواہ نے کہا ہے کہ میں وزیر چند کے نام کے کسی شخص کو نہیں جانتا۔ میں اس شہادت پر صرف یہی کہوں گا کہ اگر گواہ سچ بولتا تو وہ بھگت رام کا نام ضرور لیتا۔ اس کے علاوہ پولیس افسر کے سامنے وہ الفاظ

Marfat.com

بتاتا' جواس نے بعد میں ملزم کی طرف منسوب کیے۔ لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ اس لئے یہ کہانی فرضی ہے۔''

دیوان وزیر چند کی شہادت پڑھ کر سناتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا کہ ''آپ فاضل جج صاحبان اس بات پر یقین کر سکتے ہیں کہ کدارناتھ' وزیر چند کو نہیں جانتا تھا۔ اگر اسے نام نہیں آتا تھا تو وہ کہہ سکتا تھا کہ کوئی آسمی وہاں موجود تھا۔ اس کے بعد تقریباً گواہ بھگت سنگھ بھی ایسی کہانی سناتا ہے۔ اس کا بیان ہے کہ ملزم کی پیٹھ اس کی طرف تھی۔ ظاہر ہے کہ وہ اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکا۔ ہر ایک گواہ ان الفاظ کے متعلق، جو ملزم نے کہے، مختلف بیانات دیتا ہے۔ چنانچہ بھگت کے بقول ملزم نے کہا تھا۔ ''ہتھکڑیاں سونے کے کڑے ہیں''۔ نانک چند گواہ کا بیان ہے کہ ملزم کہتا تھا ''راج پال میرا دشمن نہیں تھا بلکہ میرے رسول ﷺ کا دشمن ہے''۔ گواہ سچارنند نے کم وبیش وہی الفاظ کہے جو نانک چند نے بیان کیے ہیں۔ لیکن گواہ رویارتن، جس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ اس نے ملزم کو گرفتار کیا، بالکل مختلف الفاظ بیان کرتا ہے۔ مسٹر جسٹس براڈرے گواہ نے پہلے کہہ دیا ہے کہ میں ملزم کے صحیح الفاظ بیان نہیں کر سکتا، مگر اس کا ملخص بتا سکتا ہوں''۔

میں صاف کہہ دیتا ہوں کہ '' آتمارام کباڑیا ایک سکھایا ہوا گواہ ہے۔ اسے اسی روز معلوم ہو گیا تھا کہ راج پال مارا گیا ہے۔ پھر شناخت کی پریڈ ہوئی۔ جس میں تین مرتبہ گھومنے کے بعد اس نے ملزم کو شناخت کیا۔ گو اس نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ ملزم کی ناک کے قریب ایک نشان ہے، کیا کوئی چھریاں بیچنے والا اس قدر باریک بین ہو سکتا ہے کہ وہ اس بات کا بھی خیال رکھے کہ خریدار کی ناک کے نشان بھی ہے۔ گواہ کا اپنا بیان ہے کہ ملزم کے کان میں دھاگا پڑا ہوتا تھا۔ حالانکہ وہ ۷۸ سال بوڑھا ہے۔ اس کی بینائی بھی اچھی نہیں۔ اس گواہ کا بیان ہے کہ میں فروخت کی ہوئی چھریوں کو پہچان سکتا ہوں۔ لیکن بعد ازاں اس نے غلط چھری کو شناخت کیا۔ (چھریاں عدالت میں موجود تھیں) فاضل وکیل مسٹر جناح نے ٹوٹی ہوئی نوک والی چھری کی طرف جج صاحبان کو

Marfat.com

متوجہ کرتے ہوئے کہا کہ آپ خود ان چھریوں کو دیکھ کر بتائیں کہ ان چھریوں میں کیا تمیز ہو سکتی ہے۔ کہ آتمام رام بتانے کے قابل ہو گیا کہ فلاں چھری ہے۔ ملزم کا اپنے بیان ہے کہ میں نے آتمام رام کباڑی سے چھری نہیں خریدی۔ شناخت کے وقت جو طریقہ اختیار کیا گیا، اس پر زیادہ اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ باوجود اس کے، آتمام رام کباڑی نے تین چکر لگانے کے بعد ملزم کو شناخت کیا۔ شناخت کے طریقے میں یہ ایک قابل غور نُقص ہے''۔

ایم۔ اے جناح نے فرمایا ''سب انسپکٹر کی شہادت ہے کہ ملزم کی شلوار اور قمیص پر خون کے نشانات تھے۔''۔ ملزم کا بیان ہے کہ میرے ساتھ تشدد کیا گیا۔ استغاثہ نے کہیں بھی یقینی طور پر بیان نہیں کیا کہ ملزم کے کپڑوں پر خون کے جو نشانات تھے' وہ اسی قتل کی وجہ سے تھے۔ طبی شہادت ہے کہ یہ نشانات شاید مقتول کے قریب آنے سے لگ گئے ہوں یہ امر واضح ہے۔ ملزم مقتول کے نزدیک نہیں آیا۔ اس میں شک نہیں کہ خون کے نشانات کسی انسان کے خون کے ہیں لیکن یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ یہ مقتول کے خون کے نشانات ہیں۔ اگر میری انگلی زخمی ہو جائے تو اس کے اندر سے بھی کافی خون نکل آئے گا۔ جس سے میرے کپڑون پر بڑے بڑے نشان لگ سکتے ہیں''۔

''اسکے بعد مسٹر جناح نے کہا کہ ''میں کہہ سکتا ہوں کہ فاضل جج نے فیصلے میں غلطی کی ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ دو ہندو اسیسر ملزم کو مجرم بتاتے ہیں لیکن دو مسلمان اسیسر اسے بے قصور ٹھہراتے ہیں۔ اگر اس وقت ہندو مسلم فرقوں میں کشیدگی تھی تو فاضل جج کا فرض تھا کہ وہ اپنی رائے سے فیصلہ کرتا۔ اس کا کیا ثبوت ہے کہ ہندو اسیسروں کی رائے فرقہ پرستانہ نہ تھی۔ اس کے علاوہ فاضل جج نے شہادتوں سے بھی غلط نتیجہ مرتب کیا ہے۔

''آخر میں مسٹر جناح نے کہا کہ ملزم نوجوان ہے۔ راج پال نے بدنام کتاب شائع کر کے مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کیا تھا۔ اس لیے سزائے موت سخت سزا ہے۔ اشتعال کے تحت

Marfat.com

جرم اور کم عمر کے لیے قانون میں سزا کی واضح رعایت ہے۔اس لیے ملزم پر رحم کیا جائے‘‘۔اس مدلل اور معقول تقریر کے جواب میں استغاثہ کے وکیل مسٹر جے لال کپور نے کہا:

(۱) ملزم واردات کے فوراً بعد خون آلود چھرے اور خون آلود کپڑوں کے ساتھ گرفتار ہوا ہے۔ اس لیے یوں سمجھنا چاہیئے کہ وہ موقعہ پر ہی گرفتار ہوا ہے۔قتل کے بعد ملزم کا فرار ہونا لازمی تھا۔ رویا رتن کا ٹال مہاشہ راج پال کی دکان سے صرف ایک فرلانگ ہے۔

(۲) مقتول راج پال کے دو ملازم کدار ناتھ اور بھگت رام موقعہ پر موجود تھے۔ انہوں نے راج پال کو قتل ہوتے دیکھا مگر انہوں نے ملزم کو پکڑنے کی اس لیے کوشش نہ کی کہ اس کی آنکھوں میں خون سوار تھا اور اس کے ہاتھ میں چھرا تھا۔اگر وہ مزاحمت کرتے تو ایک کی بجائے تین قتل ہو جاتے۔ملازم ہونے کی وجہ سے اس کے بیانات پر شک کرنا معقولیت نہیں ہے۔

(۳) یہ درست ہے کہ ابتدائی رپورٹ میں کدار ناتھ نے بھگت رام کا نام نہیں لکھوایا مگر اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔رپورٹ درج کرانے کا مقصد پولیس کو واقعہ قتل کی اطلاع دینا تھی۔ تفصیلات اور جزئیات بعد میں پولیس اور عدالت کو بتائی جاتی ہیں۔

(۴) یہ درست ہے کہ کتاب ’’رنگیلا رسول‘‘ میں بعض باتیں اسلامی عقائد کے خلاف ہیں مگر مقتول اس کا صرف ناشر تھا‘ مصنف نہیں۔اس غرض کے لیے ناشر کے خلاف
زیر دفعہ ۱۵۳ الف مقدمہ چلایا گیا تھا۔مگر ہائی کورٹ نے اس فعل کو کوئی جرم نہیں سمجھا ہے اور ملزم بری ہو گیا۔

(۵) مزید برآں اشتعال کے تحت سزا میں رعایت حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ملزم کا اقدام فوری ہو نہ کہ سالوں کے بعد یعنی جونہی کتاب چھپ کر آتی‘ ملزم اس پر حملہ کر دیتا تو وہ اشتعال کی رعایت حاصل کر سکتا تھا۔(اس پر مسٹر جناح نے جواب دیا کہ ’’ہو سکتا ہے کہ ملزم کو اس کتاب کے مندرجات کا علم اسی روز ہوا ہو‘ جس روز اس نے حملہ کیا‘‘)۔

Marfat.com

(۶) چھری نئی یا پرانی کا کوئی سوال نہیں۔ یہ ایک آلہ قتل ہے۔ ہر نئی چیز استعمال کے فوراً بعد پرانی ہوسکتی ہے۔ چھری کو جس دن قتل کے لیے استعمال کیا گیا' اس دن یقیناً وہ نئی اور تیز تھی۔ اس کے بعد چھ ماہ کا عرصہ زیر استعمال نہ رہنے کی وجہ سے زنگ آلود ہوگئی ہے اور مال خانے میں الٹنے پلٹنے کی وجہ سے اس کی نوک بھی شکستہ ہوسکتی ہے۔

(۷) فوج داری طریق کار کے مطابق ملزم کی باقاعدہ شناخت پریڈ کرائی گئی تھی۔ اسے نہ صرف آتمارام نے' بلکہ کدارناتھ' نانک چند اور پرمانند نے بھی شناخت کیا تھا۔

(۸) پیغمبر پر رکیک حملے کرنا واقعی افسوس ناک ہے مگر تعزیرات ہند میں اس جرم کی کوئی سزا نہیں۔ عدالت کا کام ملزم کو مروجہ قانون کے مطابق سزا دینا ہے نہ کہ تعزیرات ہند میں ترمیم کرنا یا خود ایک نیا قانون بنانا۔

عدالت نے فریقین کے دلائل سننے کے بعد حاضرین کو باہر نکال دیا۔ دیوان رام لال ایڈووکیٹ جنرل کے دلائل سنے بغیر غازی علم الدین کی اپیل خارج کر دی گئی اور عدالت ماتحت کا فیصلہ بحال رہا۔ ہائی کورٹ کا یہ فیصلہ جب غازی علم الدین کو اس شام جیل میں سنایا گیا تو ان کے جسم میں مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ چہرہ یہ شعر گنگنانے میں محو ہو گئے۔

بے تاب ہو رہا ہوں فراق رسولؐ میں
اک دم کی زندگی بھی محبت میں ہے حرام

اگرچہ مسلمان انگریز حکومت کے معاندانہ رویے سے دلبرداشتہ تھے مگر پریوی کونسل کے دروازے پر دستک دینے میں ایک خاص مصلحت کارفرما تھی۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری ابتدا سے مقدمہ بازی کے خلاف تھے۔ اس کی خواہش تھی کہ علم الدین اور عدالت کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ کیونکہ اس معاملے میں رحم کی اپیل گناہ ہے۔ اقبال فعل سے انحراف ایک عظیم جرم ہے اور علم الدین کو ایسی حسین موت کی آغوش سے چھین لینا' ان کی ذات پر بہت بڑا ظلم ہے لیکن سید

Marfat.com

حبیب شاہ اور علامہ اقبال کی رائے اس کے برعکس تھی۔اس کا کہنا تھا یہ بجا ہے کہ اپنے تئیں بے قصور ظاہر کرنا نا قابل عفو گناہ ہے اور غازی علم الدین کو ایسی مثالی موت' جو حقیقت میں موت نہیں ہے' اس سے بچانا ایک عظیم ترین جرم ہے لیکن اگر ہم خاموش بیٹھ کر حالات کے جائزے میں گم ہو جائیں تو غیر مسلم اس کا مطلب یہ اخذ کریں گے کہ علم الدین کا کوئی والی وارث نہیں ہے اور مسلمان اس سے کوئی خاص انس نہیں رکھتے۔اس لیے حجت پوری کرنے کے لیے ہمیں ہر طرح کی قانونی چارہ جوئی کرنا چاہیئے کیونکہ علم الدین کسی ایک فرد کا نام نہیں' پوری قوم کے تعارف کا معیار تھا۔وہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے ایک قابل فخر سرمایہ بن گیا تھا۔چنانچہ پریوی کونسل لندن میں دائر کردہ اپیل کا مسودہ ایم۔اے جناح کی نگرانی میں تیار ہوا' جس میں غلط قانونی ضابطوں کی نشاندہی کی گئی واقعات اور قانونی سقم کا بوضاحت تذکرہ کیا گیا۔علاوہ ازیں زور دیا گیا کہ فیصلہ کرتے وقت دفعہ ۱۵۳ الف کی وضاحت اور دفعہ ۳۰۴ جز واشتعال انگیز قتل کو زیر غور رکھا جائے قائداعظم اس سے فارغ ہوئے تو پنڈت دیوان چمن لال ایم۔اے ایل ایل بی نے آپ کو ایک پر وقار ضیافت میں مدعو کیا، جس کے بعد جناح صاحب ۱۷ جولائی ۱۹۲۹ء کی رات بمبئی جانے کیلئے فرنٹیر میل پر سوار ہو گئے اور آخر جولائی میں نامور وکلاء کی مساعی جمیلہ اور مسٹر فرخ حسین کی وساطت سے غازی علم دین کا مرافعہ پریوی کونسل لندن میں دائر کر دیا گیا۔

وہاں میاں طالع مند برطانیہ کے سابق وزیر اعظم لارڈ آکسفورڈ کے فرزند آسٹر آرل ایسکولتھ کی خدمات حاصل کرنا چاہتے تھے۔انہوں نے ایف۔ایل ولسن اینڈ کمپنی سویٹرز کو ان کے تقرر کیلئے لکھا اور پوچھا کہ وہ پیش ہونے کیلئے کتنی فیس لیں گے۔لیکن پریوی کونسل نے کسی وکیل کو پیروی کرنے کی اجازت نہ دی اور صرف مسودے کے مطالعہ پر اکتفا کیا۔فرنگی دور میں عدالتی آئین سازی کا سب سے بڑا اور قانون کا شارح ادارہ یہی تھا۔اس عدالت نے اپیل کنندگان کے موقف کو قابل اعتنا نہ سمجھا۔غازی علم دین کی اپیل نامنظور کر دی اور دفعہ ۱۵۳ الف کی

Marfat.com

وضاحت اور دفعہ ۳۰۴ کے جزو اشتعال انگیز کے معاملے کو بھی گول کر گئی اصل میں وہ مسلمانوں کے مقابلے میں ہندوؤں کو زیادہ خوش رکھنا چاہتی تھی۔ غازی علم دین کے مقدمے میں پریوی کونسل تک جو اخراجات آئے، ان کا کل تخمینہ اٹھارہ ہزار روپے ہے۔ وہ نہایت مہنگائی کا دور تھا۔ ابتداء میں آپ کے والد میاں طالع مند نے تمام مصارف خود برداشت کیے ساڑھے تین ہزار روپے اپنی گرہ سے اور کچھ رقم قرض لے کر خرچ کی مگر جب اس مقدمے نے شہرت پکڑی تو اسیر عشق سے وابستگی قومی وقار کا سوال ثابت ہوا اور غازی علم دین عوام الناس کی توجہ کا مرکز بن گئے۔ وہ نوعمر لڑکا جو کل تک گم نام تھا۔ چند دنوں میں اخباروں کے اولین صفحات کی سرخیوں کی زینت بن گیا اب قید خانہ اور مقدمے کی پیشیوں میں ایک بے پناہ ہجوم ہوتا تھا۔ جس میں ہر طبقہ اور ہر عمر کے لوگ شامل ہوا کرتے۔ عورتیں، مرد، بوڑھے، اور بچے ان کی صرف ایک جھلک دیکھنے کیلئے کچہری پر ٹوٹ پڑتے تھے۔ قصہ مختصر اب یہ مقدمہ ایک فرد کا نہیں، پوری قوم کا تھا۔ چنانچہ علم دین ڈیفنس کمیٹی عمل میں آئی جس کی تحریک پر قوم نے ہر طرح کی قربانیاں دیں۔ عوام الناس کے علاوہ خاص طور پر جن لوگوں نے مقدمے کے مصارف میں ہاتھ بٹایا ان میں قصور پورہ لاہور کے آرائیں (میاں فیملی) اور ضلع ساہیوال دیہہ کریا کے کھگے سید زمان علی شاہ وغیرہ ہم کے نام قابل ذکر ہیں۔ آمد و خرچ کا حساب مولوی محمد عبداللہ کے سپرد تھا، جنہوں نے یہ فرض نہایت دیانت اور ذمہ داری سے سرانجام دیا بقول شیخ رشید احمد صاحب کے مقدمے میں متعلقہ وکلاء نے خاص دلچسپی کا ثبوت دیا۔ انہوں نے غازی علم دین کے لواحقین سے فیس وغیرہ کا کبھی کوئی مطالبہ نہ کیا۔ حتی کہ وہ تھوڑے بہت متعلقہ اخراجات بھی خود اپنی جیب سے برداشت کرتے رہے۔ اس سلسے میں مسٹر فرخ حسین، میاں تصدق حسین خالد۔ میاں فیروز دین صاحب، اور خواجہ نیاز احمد ایڈووکیٹ کے نام ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ مسٹر ایم۔ اے جناح نے بھی بڑے بھاری دلائل عدالت کے گوش گزار کیے، جن کی قدر و قیمت کوئی ماہر قانون دان ہی جان

Marfat.com

سکتا ہے۔ پیر دستگیر نامی نے رقم کیا ہے۔ وکیل دوستوں کا کام اخلاص پر مبنی نہ تھا۔ سیشن کورٹ میں پیروی کے لئے مسٹر سلیم ایڈووکیٹ نے چھ سو روپیہ فیس وصول کی۔ اس روایت کی تردید کرنا آسان نہیں۔ یہ سوچنا پڑتا ہے اٹھارہ ہزار روپیہ آخر گیا کہاں! اکثر دیکھنے میں یہی آیا ہے کہ قانون دان طبقے میں ایثار عام نہیں اور اخلاص کم یاب ہے۔

روزنامہ ''الجمعیۃ'' نے ۲۰ جولائی ۱۹۲۹ء کے پرچے میں صفحہ ۴ پر لکھا ''لاہور ہائی کورٹ سے بھی علم الدین کی اپیل کا فیصلہ صادر ہو گیا اور پھانسی کا جو حکم سیشن عدالت سے ہوا تھا۔ وہی بحال رہا۔ قائداعظم کی مدلل اور موثر تقریر کو پڑھنے کے بعد اس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ان کے دلائل کس قدر وزنی تھے۔ اور انہوں نے ماتحت عدالت کی شہادتوں میں جن نقائص کا ذکر کیا، ان سے مقدمہ کس قدر جہ کمزور ہو گیا تھا۔

مگر ہائی کورٹ کے ججوں نے خدا معلوم کن وجوہ کی بناء پر ان دلائل کو قابل اعتناء نہیں سمجھا۔ ہم یہ نہیں سمجھتے کہ مسٹر جناح کی تقریر کے بعد پھانسی سزا کس طرح بحال رہ سکتی ہے۔

حیران کن پہلو یہ ہے کہ ہندو جرائد اور رسائل نے غازی علم الدین کے متعلق کئی افسانہ طرازیاں شروع کر دیں۔ علم الدین کئی دنوں سے پریشان خاطر ہے اور بعض اپنے خاص صفحات ان لطیفوں کے حوالے کر دیتے کہ وہ اب اپنے فعل پر پچھتا رہا ہے۔ اور ہر وقت کف افسوس ملتا رہتا ہے۔ جناب وقار اللہ عثمانی پانی پتی ایک راسخ العقیدہ مسلمان تھے۔ وہ غازی علم الدین سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ ان کے دل میں آپ کی بڑی قدر تھی۔ انہی دنوں وقار اللہ عثمانی پانی پتی صاحب نے آپ کے کنج اسارت میں ملاقات کی اور اگلے روز ۴ ستمبر کو اپنا ایک مضمون انقلاب کے حوالے کیا جس میں لکھا ''کل تین بجے شام لاہور سینٹرل جیل میں غازی علم الدین صاحب سے ان کے والد کی معیت میں ملا۔ ماشاء اللہ خوش و خرم ہیں اور نہایت اچھی صحت ہے۔ ہم نے بیس پچیس منٹ ملاقات کی۔ انہوں نے اتنی دیر جو بات کی ہنس کر کی۔ آزاد آدمیوں میں

Marfat.com

اتنا اطمینان قلب نہیں دیکھا، جتنا ان میں پایا گیا۔ ان کے والد نے کہا کہ اخبار ''پرتاب'' میں تمہارے متعلق لکھا ہے کہ بہت ہی کمزور ہو گئے ہیں اور ہر وقت مغموم و متفکر رہتے ہیں۔ یہ سن کر خوب ہنسے اور فرمایا کہ ''یہ ان لوگوں کی خبث باطن کی علامت ہے۔ وہ اپنی آگ میں خود جل رہے ہیں وگرنہ جس کو یہ یقین ہو کہ موت کا مقررہ وقت اٹل ہے، وہ اب آجائے یا بیس برس بعد، تو اس کو کیا غم، کیسی فکر؟ ایڈیٹر اخبار خود آ کر مجھے دیکھ جائے اور اپنے خشک شدہ زخموں کو تازہ کر جائے'' یہ بھی فرمایا کہ ''مجھے معلوم ہوا ہے کہ کل چوہدری افضل حق صاحب اور مولانا ظفر علی خان صاحب جیل میں آئے تھے۔ افسوس مجھ سے ملے بغیر چلے گئے۔ ہم نے کہہ دیا کہ اخباروں سے ہمیں تو مولانا کا جیل آنا معلوم نہیں ہوا اور اگر تشریف لائے ہوں تو علم نہیں۔

میاں صاحب کو کھانے پینے، نہانے دھونے اور وضو نماز کی کوئی تکلیف نہیں۔ معلوم ہوا کہ جمعہ کے جمعہ روزہ رکھتے ہیں اور دیگر نوافل کا معمول ہے اور ہر وقت درود شریف کا معمول رکھتے ہیں'۔

(از رائے کمال ص ۸۰)

۳۰ اکتوبر کو جب غازی موصوف سے عزیز و احباب ملنے گئے تو انہیں جیل والوں سے معلوم ہوا کہ آج غازی علم الدین صاحب بہت خوش ہیں۔ عزیزوں نے جا کر سبب پوچھا تو فرمایا ''مجھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دیدار نصیب ہوا ہے جو کہ مجھے خواب میں ملے ہیں اور خوشخبری بھی سنائی ہے۔ اے علم الدین تجھے مبارک ہو، رب غفور نے تیری قربانی قبول فرمالی ہے۔ اور نبی آخر الزمان کے دربار میں تیرا تذکرہ بہت کثرت سے ہوا کرتا ہے میں اس پر خوش ہوں کہ عنقریب دربار رسالت مآب ﷺ میں پہنچ جاؤں گا۔

غازی علم الدین نے آخری ملاقات کے وقت اپنی والدہ محترمہ سے گزارش کی کی ''میرے بعد مت رونا دھونا۔ اگر آپ ''یا مزمل'' کا ورد کرتی رہیں گی تو ہر ہفتے ملاقات ہوا کرے گی ''۔ پھر جب تک موصوفہ بقید حیات رہیں، بذریعہ خواب باقاعدہ سلسلہ ملاقات جاری رہا۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ غازی علم الدین شہید کو پھانسی دینے والے کا چہرہ موت کے وقت مسخ ہو گیا۔

Marfat.com

میانوالی شہر میں مدت سے ایک مجذوب رہتا تھا جو کسی سے کوئی بات نہ کرتا تھا۔ مگر جب غازی علم دین میانوالی جیل میں منتقل ہوئے، اس رات مجذوب گلی کوچوں میں دوڑتا پھر رہا تھا۔ اور بلند آواز سے نعرے لگا رہا تھا اور اعلان کر رہا تھا ''کہ میانوالی کے لوگو! تمہیں مبارک ہو تمہارے پاس ایک عاشق رسول ﷺ آیا ہے''۔ پھر وہ تالیاں پیٹتا اور قہقہے لگاتا دوسرے بازار میں چلا جاتا۔ وہ رات اس نے یوں ہی گزار دی اور سپیدہ سحر طلوع ہونے سے پہلے ایسا روپوش ہوا کہ آج تک اس کا کوئی سراغ نہیں مل سکا''۔

۲۷ اکتوبر کو غازی علم الدین شہید سے جب رشتہ دار ملنے آئے تو انہوں نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی بھی رو کر مجھے نہ ملے ورنہ اس سے منہ موڑ لیا جائے گا۔ میرا بھائی اب اکیلا رہ جائے گا، تم سب اس کو اپنا سمجھنا۔ مجھ کو وفات کے بعد یہاں غسل دینا اور جنازہ بھی یہاں پڑھنا تاکہ میں میاں والی کے مسلمانوں کی دعا سے بھی فائدہ اٹھاؤں اور پھر مجھے لاہور لے جانا۔ راستے میں جو اسٹیشن آئے اس پر گاڑی ٹھہرے، با آواز بلند کلمہ شریف کا ذکر کرنا۔ اس سے میری روح خوش ہوگی۔ لاہور لے جا کر مجھے دوبارہ غسل دینا اور اگر ہو سکے تو وہ چارپائی جس پر مولوی تاج الدین کی نعش لے جائی گئی تھی، ضرور مہیا کر لینا، پھر میرا جنازہ چوبرجی والی گراؤنڈ میں لاہور کے مسلمانوں کی دعائے خیر کیلئے پڑھیں۔ قبر کے متعلق آپ نے فرمایا: میری قبر پختہ نہیں بلکہ کچی تیار کرانا، ہاں اس کی حفاظت کیلئے ایک تھڑا بنا دینا اور قبر کے گرد میرے والد خود کٹہرہ اپنے ہاتھ سے تیار کریں گے اور گلاب کے چار گملے میری قبر کے چاروں کونوں پر ضرور رکھنا۔ قبر کے قریب درخت لگانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میری قبر ننگی ہو تاکہ باران رحمت کی بوندیں آنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ صندوق میں رکھ کر پختہ قبر نہ بنانا۔ میں سنت کے طریق پر دفن ہونا چاہتا ہوں۔ میں حضور آقائے دو عالم ﷺ کا کمترین غلام ہوں۔ سوائے اس کہ مجھ مین اور کوئی وصف نہیں ہے۔ جب تم میں سے کسی کو مجھ سے ملنے کی خواہش ہو تو درود شریف اور آیت کریمہ پڑھنا اور خدائے کریم سے

Marfat.com

میرے ملنے کی دعا کر کے سو جانا۔ میں انشاء اللہ ضرور ملوں گا۔ پھر والدہ محترمہ سے مخاطب ہو کر کہا: اماں تو اپنا دودھ بخش دے اور تو خوش ہو کہ مجھے ایسی موت نصیب ہوئی ہے جس کے بڑے بڑے غازی آرزو رکھتے تھے۔ یہ حق دین ہے کہ آگ لینے جائے اور پیغمبری لے کر آئے۔ میرے جیسا حقیر گناہگار اور یہ احسان ربی میں خوش ہوں اور آپ کیلئے بھی بڑی خوشی کا مقام ہے"۔

۳۱ اکتوبر ۱۹۲۹ء مطابق ۲۶ جمادی الاول ۱۳۴۸ھ جمعرات کی صبح صادق بطل حریت محافظ دین ملت، پروانہ شمع رسالت کی لئے خوشیوں کا پیغام لے کر آئی۔ ڈپٹی کمیشنر پھانسی گھر میں پہنچ چکا تھا۔ داروغہ جیل، سول سرجن اور دوسرے متعلقہ حکام بھی موقع پر موجود تھے۔ غازی علم الدین نماز پڑھ کر قبلہ رو ہو کر درود وظائف میں مشغول تھے کہ ساڑھے چھ بجے ڈاکٹر اور داروغہ جیل نے آ کر یہ خوشخبری سنائی کہ اے غازی جس گھڑی کا آپ کو انتظار تھا وہ مبارک ساعت آن پہنچی ہے۔ آپ نے کہا میں حاضر ہوں بسم اللہ چلیے جیل کے قواعد کے مطابق آپ کو سیاہ لباس پہنا دیا گیا۔ اس وقت ان کے چہرے پر بشاشت، طمانیت اور تسکین خاطر کا نور چمک رہا تھا۔ مجسٹریٹ نے پوچھا: کہ آپ کی کوئی آخری خواہش اس پر غازی علم دین مسکرائے اور فرمایا صرف دو رکعت نماز نفل ادا کرنے کی اجازت" چنانچہ آپ نے دو رکعت نماز نفل ادا کیے اور منزل شوق کی طرف جادہ پیما ہوئے۔ غور طلب بات یہ ہے کہ ایک شخص سوئے دار چلا جا رہا ہے، ہونٹوں پر تبسم کی کرنیں رقصاں ہیں۔ خوش چال ہرن اس کی گامزنی کی ادائیں چراتا ہے۔ چہرے پر ایسی شگفتگی کہ پھول رشق کہ نشہ میں چور چور، مستقل مزاجی کے سامنے پہاڑوں کے دل پگھل رہے ہیں۔ شادی مرگ کے ولولے محو طواف ہیں اور کائنات کی رعنائیاں ان کے پاؤں تلے بچھی بچھی جاتی ہیں۔

ایمان پرور نظارہ دید کے قابل تھا۔ اسلام کا فرزند موت کا جشن مناتا ہے اللہ اکبر کے نعروں سے فضا گونج اٹھتی ہے۔ فرش خاک کا ذرہ ذرہ مرحبا غازی مرحبا غازی پکار رہا ہے، موت کے نام سن کر تو بڑے بڑے بہادر کانپ جاتے ہیں آخر وہ وقت بھی آ گیا کہ جب واصل بحق ہونے میں ایک گھڑی

Marfat.com

باقی تھی تختہ دار پر کھڑے ہو کر آپ نے فرمایا ”حاضرین بلاشبہ شاتم رسول کا قاتل میں ہوں میں نے اسے جذبہ عشق سے سرشار ہو کر قتل کیا ہے اب سب میرے کلمے کے گواہ رہو چنانچہ آپ نے با آواز بلند کلمہ شہادت پڑھا اور رسن کر چوما اور درود سلام پڑھتے ہوئے پھندے کو گلے میں ڈال لیا۔

اس پر مجسٹریٹ نے کہا کہ اے غازی یہ تو خودکشی کے مترادف ہے اور گناہ بھی“ آپ نے فرماتے ہوئے کہ ”تمہارے علم کا مذہب اور میرا عشق“ پھندا گردن سے نکال دیا۔ آپ نے رسی کو اس لیے بوسہ دیا کہ وہ ہر اس شے کو متبرک اور مقدس سمجھ کر اس کی عزت و تعظیم کرتے تھے جو ان کو بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں پہچانے کا ذریعہ ہو۔

جامِ شہادت نوش کرتے وقت آپ کے چہرے سے مسرت ٹپکتی تھی۔ وہ بڑے ہوش سے اللہ اکبر کا نعرہ لگاتے۔ تمام قیدی اُن کے جواب میں اتنی زور سے نعرے کا جواب دیتے کہ باہر تک آواز پہنچ جاتی باہر سے بھی متواتر غازی علم دین کے حکم کے مطابق اللہ اکبر کے نعرے لگائے جا رہے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ کے ہاتھ اور پاؤں جیل کے قوائد کے مطابق رسی سے باندھ دیے گئے۔ سیاہ ٹوپی پہننے سے پہلے آپ جیل کے مسلمان ارکان کی طرف دیکھ کر مسکرائے۔

اور پھر آپ کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی گئی ا اور سات بجے جلاد نے تختہ کھینچ دیا۔ غازی علم دین شہید کو آٹھ بجے تختے سے اتارا گیا جیل کے باہر پر امن ہجوم شہید کو دیکھنے کیلئے بے تاب تھا۔ ان کی نگاہیں جیل کے دروازے پر لگی ہوئی تھیں۔ دس بجے شہید ناز کی لاش کو ایک چارپائی پر ڈال کر باہر لایا گیا۔ گروہ کے گروہ اس میدان کی طرف بڑھے جہاں سرور کونین ﷺ کے جانباز کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ ڈی۔ ایس۔ پی غالبا جس کا نام بی۔ ٹی تھا نے حکم دیا کہ چارپائی کو اٹھا کر لے چلو۔ لوگ بھی کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے جنازے کے پیچھے پیچھے چل دیے جب شہید کے جنازے کو لاوارثوں کے قبرستان میں کے جا کر رکھ دیا گیا تو اس وقت تمام ہجوم قبرستان سے متصل سڑک پر اپنے عاشق رسول کے چہرے کو دیکھنے کیلئے کھڑا ہو گیا۔ جب حکام نے دیکھا کہ لوگ گھروں کو نہیں جاتے تو سینیئر سپرڈنٹ پولیس نے سپاہیوں کو پر امن ہجوم پر سنگ باری کا حکم دیا جس پر لوگ پتھر

Marfat.com

کھاتے رہے۔ادھر ڈپٹی کمشنر نے فرزند توحید کو بغیر کفن کے گڑھے میں ڈال دیا اور نماز جنازہ کی اجازت تک نہ دی۔اس دوران بعض جوشیلے مسلمانوں نے بھی پولیس پر پتھر پھینکے جس سے ڈی۔ ایس۔ پی شدید زخمی ہو گیا۔جب آپ کو دفن کیا جا رہا تھا تو ایک مسلمان نمبر دار قیدی نے اپنا کمبل درود وسلام پڑھ کر آپ کے پاک جسم پر ڈال دیا اور شہید کو ایسی قبر میں ڈال دیا گیا جو ان کیلئے کافی نہ تھی اس شخص کو جس کے وارث کروڑوں مسلمان تھے لاوارثوں کے قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔

Marfat.com

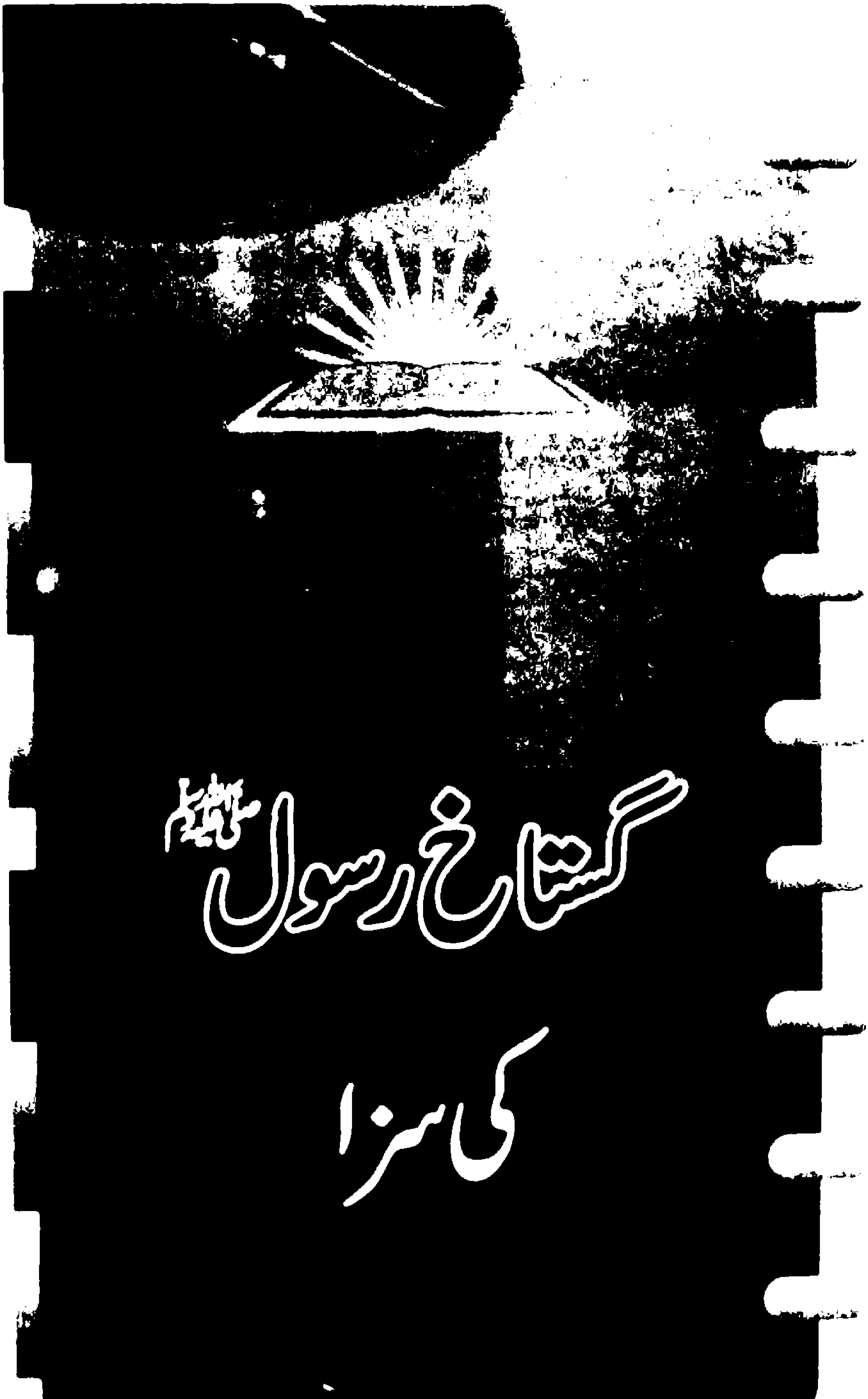

Marfat.com

امام ابو یوسف فرماتے ہیں:

''جس مسلمان نے رسول اللہ ﷺ کو گالی دی یا جھٹلایا یا عیب لگایا، پس اس نے اللہ سے کفر کیا اور اس کی بیوی کو طلاق ہوگئی پس اگر وہ توبہ کرے تو صحیح ہے وگرنہ اس کو قتل کر دیا جائے گا۔

(کتاب الخراج)

جس نے گستاخی کی وہ قتل کیا جائے گا۔ امام مالک کا فتویٰ یہی ہے، امام احمد بن حنبل کا فتویٰ یہی ہے امام اسحٰق کا فتویٰ یہی ہے اور یہ مذہب شافعی ہے۔ اور یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے قول کا مقتداء بھی ہے اور ان تمام کے نزدیک اس شخص کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی اور امام ابو حنیفہ کا قول بھی اس طرح ہے''۔

(فتاوی شامی ج۳ ص ۳۱۸)

''جس شخص نے نبی اکرم ﷺ کی یا کسی اور نبی کی گستاخی کی اس کو قتل کیا جائے گا۔ اور اصلا اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی اور یہ مذہب ہے حضرت ابوبکر صدیقؓ کا اور یہی مذہب ہے امام اعظم ابو حنیفہؒ کا ہے اور یہی امام مالک کا ہے اور ان کے اصحاب کا مذہب ہے اور یہی اہل کوفہ اور یہی مذہب مشہور ہے''۔

(فتاوی بزازیہ)

''عبداللہ (بن امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا جو رسول اللہ ﷺ کو گالی دے تو آیا کہ اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ قتل اس پر واجب ہو چکا ہے لہذا توبہ کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے ایک شخص کو قتل کیا جس نے رسول اکرم ﷺ کو گالی دی تھی۔ اور اس سے توبہ کا مطالبہ نہیں کیا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی صراحت کی ہے کہ اگر ایسا شخص مسلم ہو تو مرتد ہو گیا۔ اور اگر ذمی تھا تو اس نے اپنا عہد توڑ دیا۔ انہوں نے اپنے تمام جوابات میں علی الاطلاق فرمایا کہ اسے قتل

Marfat.com

کیا جائے اور توبہ طلب کرنے کا حکم نہیں دیا۔

(الصارم المسلول ص ۴۰۸)

علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے امام کے موقف کی صراحت انہی کے الفاظ میں مزید یوں فرماتے ہیں "امام احمد فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والے کی توبہ قبول نہ کی جائے گی۔ اس لیے کہ اس سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عار محسوس ہوتی ہے۔ ابن عقیل کا قول بھی یہی ہے ہمارے اصحاب (حنبلی) سب رسول کے بارے میں کہتے ہیں کہ ایسے شخص کی توبہ قبول نہ کی جائے گی۔ کیونکہ گالی دینے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی داغدار ہوتی ہے، نیز دشنام طرازی ایک آدمی کا حق ہے جس کے بارے میں معلوم نہیں کہ اس کو معاف کیا ہے کہ نہیں؟

(الصارم المسلول ص ۴۰۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرنے پر خدا عزوجل کے فیصلے

علامہ شبلی نعمانی لکھتے ہیں:

"ابوجہل کی شرارت اور دشمنی کا عام چرچہ تھا۔ اس بنا پر انصار میں سے دو بھائیوں میں سے معاذ اور معوذؓ نے عہد کیا تھا کہ یہ شقی جہاں نظر آئے گا اس کو مٹا دیں گے۔ حضرت عبدالرحمان بن عوف کا بیان ہے کہ غزوۂ بدر میں، میں صف میں تھا کہ دفعتاً مجھ کو دائیں بائیں وہ نوجوان نظر آئے اور مجھ سے کان میں پوچھا کہ چچا ابوجہل کون ہے؟ میں نے کہا کہ برادر زادے ابوجہل کا پوچھ کے کیا کرے گا؟ بولا میں نے خدا سے عہد کر رکھا ہے کہ ابوجہل کو جہاں دیکھوں گا، اسے قتل کر کے چھوڑوں گا۔ میں ابھی جواب نہیں دے پایا تھا کہ دوسرے نوجوان نے مجھ سے کانوں میں یہی بات کہی۔ میں نے دونوں کو اشارے سے بتایا کہ ابوجہل وہ ہے۔ بتانا تھا کہ دونوں باز کی طرح

Marfat.com

جھپٹے اور ابوجہل خاک پر تھا۔ یہ جوان عفرا کے بیٹے تھے۔ غزوہ ختم ہونے پر حضور علیہ السلام نے حکم دیا کہ کوئی جا کر خبر لائے کہ ابوجہل کا کیا انجام ہوا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے جا کر لاشوں میں دیکھا تو زخمی پڑا دم توڑ رہا تھا۔ بولے تو ابوجہل ہے۔ اس نے کہا کہ ایک شخص کو اس کی قوم نے قتل کر دیا تو یہ فخر کی کیا بات ہے۔ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ ابن مسعودؓ نے ابوجہل کی گردن پر پاؤں رکھا اور چھلانگ لگا کر اس کی چھاتی پر بیٹھ گئے۔ ابوجہل نے کہا: او بکری چرانے والے دیکھ تو کہاں پاؤں رکھتا ہے۔

فرمایا کہ تو وہ وقت بھول گیا ہے جب میں بفرمان نبوی تیرے لئے وعید کی آیت لے کر تیرے پاس گیا تھا تو، تو نے مجھے تھپڑ مارا تھا اور لاتوں سے پیٹا تھا۔ اب تیری ذلت کا سامان میرے ہاتھوں ہی ہوگا۔ (سیرت النبی ج ا ص ۳۲۵)

امام طبرانی اس سے آگے کی تفصیل لکھتے ہیں:

''ابوجہل نے پوچھا: فتح کس کی ہوئی؟ میں (ابن مسعودؓ) نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کی۔ ابوجہل کہنے لگا: اپنے نبی سے کہنا کہ میں اپنے مذہب پر اب بھی قائم ہوں اور تجھ پر ایمان نہیں لایا اور کہا کہ میرا سر ذرا گردن کے نچلے حصے سے کاٹنا تاکہ قریش کے بقیہ سرداروں میں میرا سر اونچا دکھائی دے اور کہا کاش میرا سر کوئی ہاشمی جوان کاٹتا۔

حضرت ابن مسعودؓ نے ابوجہل کا سر کاٹ کر اس کی ناک میں رسی ڈال کر اور پیشانی کے بل گھسیٹتے ہوئے حضور علیہ السلام کے قدموں میں ڈال دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کی اس کیفیت کو پہلے ہی بیان فرما دیا تھا۔

''ہاں ہاں، اگر باز نہ آیا تو ضرور ہم پیشانی کے بال پکڑ کر کھینچیں گے۔ کیسی پیشانی، جھوٹی، خطا کار''۔

(طبری، جلد اول، ص ۸۷)

Marfat.com

''صحیحین میں عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کعبہ شریف کے پاس نماز پڑھ رہے تھے۔ابو جہل اور اس کے چند ساتھی وہاں بیٹھے تھے۔انہوں نے آپس میں گفتگو کی۔کوئی تم میں سے ایسا ہے جو فلاں جگہ سے اونٹ کی اوجھری لاکر سجدہ کی حالت میں محمد ﷺ کی پیٹھ پر ڈال دے۔

یہ سن کر بد بخت عقبہ بن ابی معیط اٹھا اور اونٹ کی اوجھ لا کر آنحضور ﷺ کی پیٹھ پر سجدہ کی حالت میں رکھ دی اور آپس میں ہنسنے لگے۔آپ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ ؓ نے دیکھا تو گندگی آپ ﷺ کے کندھوں سے اتار پھینکی۔حضور ﷺ نے سر مبارک سجدہ سے اٹھایا۔تمام قریش پر بالعموم اور خاص طور پر ابو جہل، عقبہ بن ربیعہ، ولید بن عقبہ، ابی ابن خلف، عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن ولید کی تباہی کیلئے بددعا فرمائی۔آپ ﷺ کی یہ دعا کارگر ثابت ہوئی اور یہ سب ہلاک ہوکر رہے اور اکثر ان میں سے بدر میں مارے گئے اور قتل ہوئے''۔

(رسول اللہ ﷺ کے تین سو معجزات ص ۱۰۹)

Marfat.com

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن
کردار میں گفتار میں اللہ کی برہان

Marfat.com

جہاد کا ثبوت

Marfat.com

نوٹ:

ایک عرصے سے جہاد کے خلاف جو شور برپہ ہے اس کا مقصد بھی اسلام ختم کرنا ہے (معاذ اللہ) مولویوں سے جہاد کے خلاف فتوے لیئے گئے جب نام نہاد فتووں سے بھی مقصد پوری طرح حاصل نہ ہوا تو سوچا انکار جہاد کی بنیاد نام نہاد وحی پر رکھی جائے جب کوئی وحی کے زور پر جہاد کو منسوخ کرے گا تو جہاد منسوخ ہو جائے گا۔اور شیطانیت محفوظ ہو جائے گی۔ بحر حال انگریزوں کو نبوت کے جعلی مدعی کی ضرورت محسوس ہوئی تو امیدواروں سے ڈی سی آفس سیالکوٹ میں باقاعدہ انٹرویو لیے گئے مڈل فیل غدار اعظم ابن غدار مرزا غلام احمد قادیانی اس امتحان میں کامیاب ٹھرایا گیا اس کا باپ بھی 1857ء کی جنگ آزادی میں انگریزوں کا طرف دار تھا بیٹا باپ سے بازی لے گیا۔اور تیس مردود ملعون شخصیات جنہیں الصادق الامین ﷺ نے کذاب اور دجال کا لقب دیا ان گنتی کے افراد میں شامل ہو کر اپنے دور کا مسیلمہ کذاب بن گیا اس کا مسلمانوں کافروں، ہندوؤں، عیسائیوں، دہریوں غرض جس کے ساتھ بھی مقابلہ ہوا اس کو شکست فاش ہی ہوئی۔ کیونکہ مسلمانوں کے سوا دوسرے کافر تھے تو یہ اکفر، دوسرے کاذب تھے تو یہ کذاب، دوسرے فریب دینے والے تھے تو یہ دجال، اس نے جس کے خلاف بھی پشین گوئی کی جھوٹ نکلی انگریزوں کے سبب اس نے دنیا بہت کمائی مگر اللہ کی لعنت وہ اس کے کسی کام نہ آئی اس کا بچپن پر عیب، اس کی جوانی آوارہ، اس کا بڑاپہ شرم و حیا سے آری، اس کی سیرت پر کسی بھی زاویہ نظر سے غور کریں بدبو ہی بدبو، ظلمت ہی ظلمت، شر ہی شر، شیطانیت ہی شیطانیت انسان کو جس جس زاویے سے پرکھ جا سکتا ہے اسے پرخ لی جیئے یہ ہر معیار پر ملعون، کذاب، دجال، شیطان، مرتد نظر آئیگا۔

چونکہ یہ دینی جہاد کا منکر تھا اور اس نے دینی جہاد کی ممانعت کا فتوی دیا ہے جس کے شعر

Marfat.com

مندرجہ ذیل ہیں:

اب چھوڑ دو جہاد کے اے دوستو خیال
دین کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دین کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جواب کرتا ہے جہاد
منکر نبی کا ہے جو رکھتا ہے یہ اعتقاد

یہ اس کا دینی جہاد کی ممانعت کے خلاف فتویٰ ہے اور کہتا ہے کہ جواب جہاد کرے گا وہ خدا کا دشمن اور نبی کا منکر ہے:

تو چونکہ جہاد کا حکم خدا تعالیٰ اور اسکے رسول اللہ کی طرف سے ہے تو ہم نے جہاد کے ثبوت پر درج ذیل میں قرآن اور حدیث بحوالہ پیش کی ہیں :۔

جہاد کی شرعی تعریف:

دین اسلام کی سربلندی اور تحفظ کیلئے فی سبیل اللہ کفار کے خلاف اپنی جان، مال اور وقت کو خرچ کرنا جہاد ہے۔

مفردات امام راغب نے لکھا ہے کہ دشمن کے مقابلہ میں اپنے پوری قوت مدافعت کو صرف کر دینے کا نام جہاد ہے۔

جہاد کی غرض وغایت:

اسلام دین حق ہے اور دین و دنیا کا اعتدال و توازن اس کے نظام میں مضمر ہے اسلام کا

Marfat.com

مقصد خون ریزی نہیں بلکہ پر امن طریقے سے استیلاء اسلام ہے یعنی اسلامی نظام اور اس کی تعلیمات کو تمام عالم میں عام کرنا مقصود ہے۔اس کوشش میں حصہ لینے کا نام جہاد ہے۔

جہاد قرآن کی روشنی میں

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الۡقِتَالُ وھُوَ کُرہ لّکُم وعسٰیٓ ان تکرھوا شیئاً وّ ھُو خیرٌ لکم وعسٰیٓ ان تحبّوا شیئاً وّھو شرٌّ لّکُم واللّٰہ یعلم وانتُم لا تعۡلَمُوۡن"

(البقرہ)

ترجمہ:

تم پر فرض ہوا خدا کی راہ میں لڑنا اور وہ تمہیں ناگوار ہے اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"

آیت نمبر (۲)

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وقاتِلوھُم حتّیٰ لاتکُونَ فتنۃٌ"

(البقرۃ:۱۹۳)

ترجمہ:

اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے۔"

آیت نمبر (۳)

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"یا ایُّھا الّذین اٰمَنُوا کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الۡقِصاصُ فی القتلیٰ"

(البقرہ:۱۷۸)

Marfat.com

ترجمہ:

اے ایمان والوتم پرفرض ہے کہ جوحق مارے جائیں ان کےخون کا بدلہ لو۔''

آیت نمبر(۴)

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''یا ایّھا النّبیُّ جاھد الکفّارَ وَالمُنافِقین واغلظ علیھم ''

(التوبہ:۷۳)

ترجمہ:

اے غیب کی خبریں دینے والے(نبی) جہاد فرماؤ کافروں اورمنافقوں پراوران پرسختی کرو۔''

آیت نمبر(۵)

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''یاایّھا الّذین امنوا مالَکُم اذا قیلَ لَکُم انفِروا فی سبیل اللّٰہ اثّاقَلتُمْ الی الارْضِ ''

(التوبہ:۳۸)

ترجمہ:

اے ایمان والو!تمہیں کیا ہوا جب سے کہا جائے کی خدا تعالیٰ کی راہ میں کوچ کروتو بوجھ کے مارے زمین پربیٹھ جاتے ہو۔''

آیت نمبر(۶)

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''فقاتِلوا الّتی تبْغِی حتّٰی تفِیء الٰی امْرِاللّٰہ ''

(الحجرات:۹)

Marfat.com

ترجمہ :

اس زیادتی والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف پلٹ آئے۔"

آیت نمبر(۷)

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فضّل اللّٰہُ الْمُجَاھِدینَ بِا موالِھم وَانفسھم علی القاعِدینَ دَرَجَة کلّاً وَّ عَدَ اللّٰہ الحُسْنٰی"

(النساء:۹۵)

ترجمہ:

اللہ تعالیٰ نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کا درجہ بیٹھنے والوں سے بڑا کیا اور اللہ تعالیٰ نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا۔"

آیت نمبر(۸)

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اِنْفِروا خِفافاً وَّثِقالاً"

(التوبہ :۴۱)

ترجمہ:

کوچ کرو ہلکی جان سے چاہے بھاری دل سے۔"

آیت نمبر(۹)

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"الَّذِیْنَ امنُوا وھاجَروا وَجاھَدوا فی سبیل اللّٰہ باموالِھِمْ وَاَنفسھم اعظمُ دَرَجَة عندَاللّٰہ واولٰئِكَ ھمُ الفائِزون۔"

(التوبہ:۲۰)

Marfat.com

ترجمہ :

وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مال و جان سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑے، اللہ تعالیٰ کے یہاں ان کا درجہ بڑا ہے اور وہی مراد کو پہنچے۔"

آیت نمبر (۱۰)

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وقاتِلُوهم حَتّٰى لا تكونَ فِتنَةٌ وَّ يَكون الدِّيْنُ كلُّهُ لِلّٰهِ فاِنِ انتهَوا فاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُون بَصِير"

(الانفال ۳۹)

ترجمہ:

اور اگر ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فساد باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ تعالیٰ ہی کا ہو جائے اگر پھر وہ باز رہیں تو اللہ ان کے کام دیکھ رہا ہے۔"

آیت نمبر (۱۱)

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَ اِنْ نَّكَثُوا اَيْمانَهُمْ مِّن بعد عَهْدِهِم وَطَعَنوا فی دِينِكُمْ فَقاتِلوا اَئِمَّةَ الكُفْرِ"

(التوبہ:۱۲)

ترجمہ:

اور اگر عہد کر کے اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین پر منہ آئیں تو کفر کے سرغنوں سے لڑو۔"

آیت نمبر (۱۲)

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

Marfat.com

"وقاتِلوا فی سبیلِ اللّٰہِ الّذینَ یُقَاتِلُونَکُمْ وَلا تعتدوا انَّ اللّٰہ لا یُحبُّ المُعْتَدِین"

(البقرۃ:۱۹۰)

ترجمہ :

اور اللہ کی راہ میں لڑو ان سے جو تم سے لڑتے ہیں اور حد سے نہ بڑھو، اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا حد سے بڑھنے والوں کو۔"

آیت نمبر (۱۳)

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ولا تَعْتَدُوا"

(البقرہ:۱۹۰)

ترجمہ:

اور حد سے نہ بڑھو۔"

آیت نمبر (۱۴)

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اُذِنَ لِلّذِیْنَ یُقَاتِلُو نَ بِانَّھُم ظُلِموا وانَّ اللّٰہَ علی نَصْرِھم لقدیر"

(الحج ۳۹)

ترجمہ:

پروانگی (اجازت) عطا ہوئی انہیں جن سے کافر لڑتے ہیں اس بنا پر کہ ان پر ظلم ہوا اور بے شک اللہ ان کی مدد کرنے پر ضرور قادر ہے۔"

Marfat.com

آیت نمبر(۱۵)

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فَلَا عدوانَ اِلّا علی الظّٰلِمین" (البقرۃ :۱۹۳)

ترجمہ :

تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر۔"

آیت نمبر(۱۶)

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ومالکم لا تقاتلونهم فی سبیل اللّٰہِ ولمستضعفین منَ الرِّجال وَالنِّساء والولدانِ الَّذِیْنَ یَقولون ربَّنَا اَخْرِجْنا من هٰذِہ الْقریۃِ ن الظَّالِمِ اهلها واجعل لَّنَا من لَّدُنْکَ وَلِیّاًوَّ اجْعل لَّنا من لَّدُنْکَ نصِیراً"

(النساء :۷۵)

ترجمہ:

اور تمہیں کیا ہوا کہ نہ لڑو اللہ کی راہ میں اور کمزور مردوں اور عورتوں اور بچوں کے واسطے یہ دعا کررہے ہیں کہ اے ہمارے رب عزّ وجل ہمیں اس بستی سے نکال جس کے لوگ ظالم ہیں اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی حمایتی دے دے اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی مددگار دے دے۔"

آیت نمبر(۱۷)

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"الَّذین خرَجوا من دِیارِ هم بِغَیْر الحَقِّ اِلَّا انْ یَّقُو لوا ربُّنَا اللّٰہ"

(الحج :۴۰)

Marfat.com

ترجمہ :

اور وہ جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے صرف اتنی بات پر کہ انہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ عزّ وجل ہے۔"

آیت نمبر (۱۸)

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"یا ایُّھا الَّذِیْن امنُوا اذَا لَقِیتُم الَّذِین کَفَروا زحفاً فلا تُولُّو ھم الادبار"

(الانفال:۱۵)

ترجمہ :

اے ایمان والو جب کافروں کے لشکر سے تمہارا مقابلہ ہو تو انہیں پیٹھ نہ دو۔"

آیت نمبر (۱۹)

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"الَّذِین امَنوا یُقَاتِلوانَ فی سبیْلِ اللّٰہِ والَّذِیْنَ کَفَروا یُقَاتِلونَ فی سَبِیْلِ الطَّاغوت۔"

(النساء ۷٦)

ترجمہ:

ایمان والے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور کفار شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں۔"

آیت نمبر (۲۰)

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" وَ انکثُوا ایمانَھُمْ مِّن بعد عھدِھم وَطَعَنوا فی دینِکُمْ فَقاتِلوا اَئِمَّۃَ

Marfat.com

الکُفرِ انّھم لا ایمان لَھُم لعلّھم یَنتَھون "

(التوبہ:۱۲)

ترجمہ:

اور اگر عہد کر کے اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین پر منہ آئیں تو کفر کے سرغنوں سے لڑو، بیشک ان کے لیے نہیں ہیں قسمیں شاید کہ وہ باز آجائیں"

آیت نمبر (۲۱)

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" وَاقتُلوھُم حَیثُ ثَقِفتمُو ھُم وَاَخرَ جُو ھُم مِن حَیثُ اَخرجُو کُمْ"

(البقرہ:۱۹۱)

ترجمہ:

اور کافروں کو جہاں پاؤ مارو اور انہیں نکال دو جہاں سے انھوں نے تمہیں نکالا ہے۔"

آیت نمبر (۲۲)

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"قاتِلو الّذِین لا یؤمنون بِاللّٰہ وَلَا بِالیَومِ الآخِرِ ولایُحَرِّمونَ ما حَرَّم اللّٰہ وَرسولہ وَلَا یَدِیْنُونَ دِین الحَقِّ مِن الّذینَ اُتوا الکِتَابَ حَتّٰی یُعْطوا الجزیَۃَ عَن یَّد وَّ ھم صاغرون۔"

(التوبہ ۲۹)

ترجمہ:

لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ تعالیٰ پر اور قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سچے دین کے تابع نہیں ہوتے یعنی وہ جو کتاب دیے

Marfat.com

گئے جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہو کر۔"

آیت نمبر (۲۳)

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ما کانَ لاهل المدینة وَمَن حولهم من الْاَعرابِ ان یّتَخَلّفوا عن رّسُول اللّٰه ولا یَرْغَبُوا بِانفسهم عن نّفْسِهٖ ذٰلِكَ بانّهم لایَصِیبُهم ظمئا وّلا نَصَب وّلامَخْمَصَةٌ فی سبیل اللّٰه "

(التوبہ :۱۲۰)

ترجمہ:

مدینہ والوں اور انکے گرد دیہات والوں کو لائق نہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے بیٹھ رہیں اور نہ یہ کہ ان کی جان سے اپنی جان پیاری سمجھیں یہ اس لیے کہ انہیں کہیں پیاس یا تکلیف یا بھوک اللہ کی راہ میں نہ پہنچتی۔"

آیت نمبر (۲۴)

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فا قتلوا المشرِکیْنَ حَیثُ وَجدتُّمو هم "

(التوبہ :۵)

ترجمہ:

تو مشرکوں کو مارو جہاں پاؤ۔"

Marfat.com

آیت نمبر(۲۵)

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَاِن جَنَحُوا للسَّلم فا جْنَحْ لَهَا وَتَوَکّل علی اللّٰهِ"

(الانفال ۶۱)

ترجمہ :

اور اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی جھکو اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھو۔"

آیت نمبر(۲۶)

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ما قطعتُم مِّن لِّينَةٍ او تَرَكْتُمُوها قائِمةً علىٰ اُصُولِها فبِا ذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِ یَ الفاسِقين"

(الحشر ۵)

ترجمہ:

جو درخت تم نے کاٹے یا انکی جڑوں پر قائم چھوڑ دیئے یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت سے تھا اور اس لیے کہ فاسقوں کو رسوا کرے۔"

آیت نمبر(۲۷)

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"واعدُّوا لَهم مَّستَطعتم مّن قوَّة وَّمن رِّ باطِ الْخَيل ترهبون بِهٖ عَدُوٌّ اللّٰه وعدُوَّكُمْ"

(الانفال ۶۰)

Marfat.com

ترجمہ:

اوران کے لیے تیار رکھو جو قوت تمہیں بن پڑے اور جتنے گھوڑے باندھ سکو کہ ان سے ان کے دلوں میں دھاک بٹھاؤ جواللہ تعالیٰ کے دشمن اور تمہارے دشمن ہیں۔"

آیت نمبر(۲۸)

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَجَاهِدُوا فِى اللّٰهِ حقَّ جِهادِهٖ"

(الحج:۷۸)

ترجمہ:

اوراللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا حق ہے جہاد کرنے کا۔"

آیت نمبر(۲۹)

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَالَّذِين لا يجِدُو نَ اِلَّا جُهْدَ هُمْ"

(التوبہ۷۹)

ترجمہ:

اوران کو جو نہیں پاتے مگراپنی محنت سے۔"

Marfat.com

جہاد احادیث کی روشنی میں

جہاد کے ثبوت پر جس طرح قرآنی دلائل ہیں اس طرح بے شمار احادیث جہاد کے ثبوت پر موجود ہیں لیکن ہم نے بطور اختصار اس مختصر سی کتاب کے اندر 20 احادیث کا ذکر کیا ہے

حدیث نمبر (1)

"عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ لا هجرة بعد الفتح ولكن جهاد ونية وان استنفرتم فانفروا"

(صحیح مسلم: ج۲ ص۹۴)

ترجمہ:

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے لیکن جہاد اور نیت ہے اور اگر تمہیں حاکم وقت جہاد کے لیے طلب کرے تو تم ضرور جہاد کے لیے نکلو۔

حدیث نمبر (2)

"عن جابر قال قال رسول الله ﷺ الحرب خدعة"

(ابوداؤد ج ا ص ۳۶۱)

ترجمہ:

حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنگ دھوکہ ہے۔

Marfat.com

حدیث نمبر(3)

"عن عبد الله بن عمر وقال یا رسول الله ﷺ اخبرنی عن الجهاد والغزو فقال یا عبد الله بن عمر وان قاتلت صابرا محتسبا بعثك الله صابرا محتسبا وان قاتلت مرائیامکاثرا بعثك الله مرائیا مکاثرا یا عبد الله بن عمرو"

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمروؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! مجھے جہاد اورقتال کے بارے میں خبر دیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگرتو ثواب کی نیت سے جہاد کرے تو اللہ تجھے صبر کرنے والا،ثواب طلب کرنے والا اٹھائے گا۔اوراگرتو ریاکاری اورفخر کے اظہار کے لیے جہاد کرے تو اللہ تعالیٰ تجھے ریاکاراورفخر کرنے والا اٹھائے گا۔"

حدیث نمبر(4)

"ان ابا هريرة قال قال رسول الله ﷺ امرت ان اقاتل حتی یقولوا لا اله الا الله فمن قال لا اله الا اللّٰہ فقد عصم منی نفسه وماله الا بحقه وحسابه علی اللّٰہ "

(سنن نسائی ج۲ص۵۲)

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے ارشادفرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں جہادکرتا رہوں یہاں تک کہ وہ کلمہ توحید کا اقرار کرلیں پس جس نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا تو گویا اس نے مجھ سے اپنا نفس اور مال محفوظ کرلیا سوائے اسلام کے حق کے اور اس کا حساب اللہ جل جلالہ کے سپرد ہے۔

Marfat.com

حدیث نمبر(5)

"عن ابن عباس ﷺ فقال رسول الله ﷺ اخرجوا المشرکین من جزیرۃ العرب"

(صحیح بخاری ج۱ص۴۴۹)

ترجمہ:

حضرت ابن عباس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مشرکین کو جزیرۂ عرب سے نکال دو۔

حدیث نمبر(6)

"عبداللہ ابن عمر یقول جاء رجل الی النبی ﷺ فاستاذن فی الجهاد فقال احیّ والداك قال نعم قال ففیهما فجاهد"

(بخاری شریف ج۱ص۴۲۱)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوا اور جہاد کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ تو اس نے عرض کیا کہ ہاں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تو والدین کی خدمت میں کوشش کر۔

حدیث نمبر(7)

"عن ابی هریرۃ ان رجلا قال یارسول الله ﷺ رجل یرید الجهاد فی سبیل الله وهو یبتغی عرضا من عرض الدنیا فقا ل النبی ﷺ لا اجر له"

(ابوداؤد ج۱ص۳۴۸)

Marfat.com

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول پاک ﷺ سے عرض کی کہ ایک شخص جہاد فی سبیل اللہ کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ دنیا کا فائدہ حاصل کرے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کے لیے کوئی اجر نہیں۔

حدیث نمبر (8)

"عن ابی موسی قال جاء رجل الی النبی ﷺ فقال الرجل یقاتل للمغنم والرجل یقاتل للذکر والرجل یقاتل لیری مکانه فمن فی سبیل الله قال من قاتل لتکون کلمة الله هی العلیا فهو فی سبیل الله"

(جامع الترمذی ج ا ص ۱۹۸)

ترجمہ:

حضرت ابوموسیٰؓ رویت کرتے ہیں ایک شخص نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، پس اس نے عرض کیا کہ ایک شخص مال؛ غنیمت کے لیے لڑتا ہے اور ایک شخص شہرت کے لیے لڑتا ہے جبکہ ایک شخص شجاعت دکھانے کے لیے لڑتا ہے تو ان میں سے کون فی سبیل اللہ ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو صرف اللہ کے دین کی بلندی کے لیے لڑتا ہے وہ فی سبیل اللہ ہے۔

حدیث نمبر (9)

"ان ابا هریرة قال سمعت النبی ﷺ یقول والّذی نفسی بیده لولا انّ رجالا من المؤمنین لا تطیب انفسهم ان یتخلفوا عنی ولا اجد ما احملهم علیه ما تخلفت عن سریة تغزو فی سبیل الله"

(صحیح بخاری ج ا ج ۳۹۲)

Marfat.com

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی پاک ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر سب مؤمن میرے بغیر جانے کے لیے خوش ہو جاتے اور میرے پاس سب مؤمنوں کے لیے سواریاں بھی ہوتیں تو میں کسی بھی ایسے غزوے میں شریک ہونے سے نہ رہ جاتا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلا ہو۔

حدیث نمبر (10)

"عن ایاس بن سلمة بن الاکوع قال اتی النبی ﷺ عین من المشرکین وھو فی سفر فجلس عند اصحابه یتحدث ثم انفتل فقال النبی ﷺ اطلبوه واقتلوه"

(بخاری شریف ج ۱ ص ۴۲۸)

ترجمہ:

حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع ؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کے پاس مشرکین کا ایک جاسوس آیا اس حال میں کہ حضور ﷺ سفر میں تھے، تو وہ جاسوس صحابہ کرامؓ کے ہمراہ بیٹھ کر گفتگو کرنے لگ پڑا پھر اٹھ کر چلا گیا۔ پس نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ اسے پکڑو اور قتل کردو۔

حدیث نمبر (11)

"ان ابا ھریرة سمعت رسول اللہ ﷺ والذی نفسی بیده لوددت انی اقتل فی سبیل اللہ ثم احیی ثم اقتل ثم احیی ثم اقتل ثم احیی ثم اقتل"

(ابن ماجہ ص ۱۹۷)

Marfat.com

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہؓ نے نبی پاک ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ "قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے البتہ میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اللہ کی راہ میں شہید کردیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر میں شہید کردیا جاؤں، پھر میں زندہ کیا جاؤں، پھر میں شہید کردیا جاؤں، پھر میں زندہ کردیا جاؤں، پھر میں شہید کردیا جاؤں۔

حدیث نمبر (12)

"عن عمران بن حصين قال قال رسول الله ﷺ لا تزال طائفة من امتى يقاتلون على الحق ظاهرين على من ناواهم حتىٰ يقاتل اخرهم المسيح الدجال"

(صحیح بخاری ج ا ص ۳۹۲)

ترجمہ:

حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں سے ہمیشہ ایک جماعت حق پر جہاد کرتی رہے گی اور وہ ہر دشمن پر غالب رہے گی یہاں تک کہ اس امت کے آخری افراد مسیح الدجال کو قتل کردیں۔

حدیث نمبر (13)

"عن جابر ابن عبدالله عن النبى ﷺ قال من الكعب بن الاشرف فقال محمد بن مسلمة اتحب ان اقتله قال نعم قال فاتاه فقال ان هذا يعنى النبى ﷺ قد عنانا وسالنا الصدقة فقال ايضاً والله لتملنه قال فانا قد اتبعناه فنذكر ه ان ندعه حتى ننظر الى يصير امره قال فلم يزل يكلمه حتى استمكن منه فقتله"

(صحیح بخاری ج ا ص ۴۲۵)

Marfat.com

ترجمہ:

حضرت جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کعب بن اشرف کو کون پکڑے گا؟ تو محمد بن سلمہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ کیا آپ اس کا قتل چاہتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں! تو محمد بن سلمہ کعب بن اشرف کے پاس آئے اور کہا کہ اس شخص (محمد ﷺ) نے ہمیں بڑی مشقت میں ڈالا ہے اور ہم سے صدقہ کا سوال کرتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ کعب بن اشرف کہتا ہے کہ ابھی مزید تم اس سے تنگ پڑو گے محمد بن سلمہ کہتے ہیں کہ ہم نے تو اس کی پیروی کی ہم اس کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں؟ اب ہم تو اس بات کا انتظار کررہے ہیں کہ اس کا معاملہ کہاں تک پہنچتا ہے؟ محمد بن سلمہ مسلسل گفتگو کرتے رہے اور اس پر قدرت حاصل کرلی اور اسے قتل کردیا۔

حدیث نمبر (14)

"عن عبد الله بن اوفیٰ قال دعا رسول الله ﷺ علی الاحزاب فقال اللهم منزل الكتاب سريع الحساب اهزم الاحزاب اللهم اهزمهم وزلزلهم"

(صحیح مسلم ج۱ص۸۴)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن اوفیٰؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے احزاب (کفار کے گروہوں) کے خلاف دعائے ضرر کی۔ پس آپ نے دعا کی کہ اے اللہ اے کتاب کے اتارنے والے! اے جلد حساب لینے والے! ان کفار کو شکست دے اور ان کو متزلزل کر۔

حدیث نمبر (15)

"عن عبد الله ان رسول الله ﷺ قطع نخل بنی النضير وحرق"

(صحیح مسلم ج۲ص۸۵)

Marfat.com

ترجمہ:

حضرت عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے قبیلہ بنی نضیر کے درخت کٹوا کر جلوادیئے۔

حدیث نمبر (16)

"عن عبد الله ابن عمر ان رسول الله ﷺ قال تقاتلون الیھود حتی یختبی احدھم وراء الحجر فیقول یا عبد الله ھذا یھودی ورائی فاقتله"

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۱۰)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم یہود سے لڑتے رہو گے یہاں تک کہ ان میں سے کوئی پتھر کے پیچھے چھپے گا تو پتھر کہہ اٹھے گا کہ اے اللہ کے بندے یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے پس تم اسے قتل کردو۔

حدیث نمبر (17)

"عن ابی ھریرة ان النبی ﷺ قال لا تمنوا لقاء العدو واذا لقیتموھم فاصبروا"

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۸۴)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم دشمن سے مقابلہ کرنے کی آرزو مت کرو اور جب دشمن سے مقابلہ ہو جائے تو صبر کا مظاہرہ کرو یعنی ثابت قدم رہو۔

Marfat.com

حدیث نمبر(18)

"عن ابی سعید عن النبی ﷺ سئل ایّ المؤمنین اکمل الایمان قال رجل یجاهد فی سبیل الله بنفسه وماله "

(سنن نسائی ج۲ص۵۳)

ترجمہ:

حضرت ابوسعیدؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ سے پوچھا گیا کہ کامل ایمان والا کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرتا ہے۔

حدیث نمبر(19)

"عن ابن عمر قال وجدت امرأة مقتولة فی بعض تلك المغازی فنهی رسول الله ﷺ عن قتل النساء والصبیان "

(جامع الترمذی ج۱ص۱۹۰)

ترجمہ:

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے کہ کسی غزوہ میں ایک عورت مقتول پائی گئی تو نبی پاک ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمادیا۔

حدیث نمبر(20)

"یقول جابر بن عبد الله اخبرنی عمر بن الخطاب انه سمع رسول الله ﷺ یقول لا خرجن الیهود والنصاری من جزیرة العرب حتی لا ادع الامسلما "

(صحیح مسلم ج۱ص۹۴)

Marfat.com

ترجمہ:

حضرت جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب نے بتایا کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرۂ عرب سے ضرور نکال دوں گا اور یہاں سوائے مسلمان کے کسی کو نہیں رہنے دوں گا۔

Marfat.com

جہاد کا ثبوت فقہاء اور علماء کے اقوال سے

﴿اقوال احناف﴾

علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اگر جہاد کے لیے روانہ ہونے کا حکم نہ ہو تو جہاد ہر اس شخص پر فرض کفایہ ہوگا جو جہاد کرنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ جب بعض مسلمان جہاد کرلیں گے تو باقی مسلمانوں سے فرض ساقط ہو جائے گا کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کا بیٹھنے والوں پر درجہ بڑھا دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے سب سے بھلائی کا وعدہ کیا ہے، اگر ہر مسلمان پر جہاد فرض عین ہوتا تو جہاد نہ کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ اچھی عاقبت کا وعدہ نہ کرتا اور جہاد کے موقع پر بیٹھے رہنا حرام ہوتا۔ نیز جہاد اسلیے فرض کیا گیا ہے تاکہ اسلام کی دعوت دی جائے، دین حق کو بلند کیا جائے اور کفار کے شر اور ان کے قہر کو دور کیا جائے اور یہ مقصد بعض مسلمانوں کے جہاد کر لینے سے پورا ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کبھی لشکر روانہ فرما دیتے اور خود تشریف نہ لے جاتے پس اگر جہاد فرض عین ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لشکر کو روانہ کر دینے کے بعد خود نہ بیٹھے رہتے اور نہ ہی کسی مسلمان کو بیٹھے رہنے کی اجازت عطا فرماتے۔

(بدائع الصنائع ج ۷ ص ۹۸)

علامہ بابرتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ جہاد کے لیے تشریف لے جاتے اور بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس وقت مدینے میں چھوڑ جاتے تو اس سے معلوم ہوا کہ جہاد اسی وقت فرض عین ہوگا جب جہاد کے لیے روانہ ہونے کا حکم عام ہو۔

Marfat.com

علامہ عثمان بن زیعلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب جہاد کے لیے عام بگل بج جائے تو جولوگ دشمن کے قریب ہوں اور جہاد کرنے پر بھی قادر ہوں تو ان سب پر جہاد فرض عین ہو جائے گا۔

(تبین الحقائق شرح کنز الدقائق ج۱ص۲۴۲)

علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جہاد فرض کفایہ ہے کیونکہ جہاد سے مقصود محض لوگوں کو تکلیف میں مبتلا کرنا نہیں بلکہ مسلمانوں کی عزت بلند کرنا اور مؤمنوں سے کفار کا شر دور کرنا مقصود ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ''اوران سے لڑتے رہو یہاں تک کہ سارا دین اللہ کے لیے ہو جائے'' پس جب یہ مقصد بعض کے ساتھ حاصل ہو جاتا ہے تو باقی بعض سے جہاد ساقط ہو جائے گا۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ ج۷ص۲۶۵)

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب جہاد کی حاجت پیش آئے تو یہ فرض عین ہو جائے گا اور جہاد کرنا ہر اس شخص پر لازم ہوگا جس کو حاکم متعین کرے۔

(فتح الباری شرح بخاری ج۶ص۳۷۷)

علامہ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جولوگ دشمن سے دور ہو جائیں ان پر جہاد فرض کفایہ ہے حتی کہ اگر ان کی ضرورت نہ پڑے تو ان جہاد پر نہ کرنا جائز ہے لیکن اگر ان کی ضرورت پڑ جائے بایں صورت کہ قریب والے مسلمان دشمن سے مقابلہ کرنے میں کمزور ہوں یا سستی کی وجہ سے جہاد نہ کریں تو پھر جو مسلمان اِن مسلمانوں کی قریب ہیں ان پر نماز، روزہ کی طرح جہاد بھی فرض عین ہو جائے گا۔

(فتح القدیر ج۵ص۱۹۲)

علامہ ابو محمود بن احمد عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب عام بگل بج جائے بایں صورت کہ کفار

Marfat.com

نے جب کچھ مسلمانوں پر حملہ کیا اور کفار کا شر دور نہیں ہو رہا تھا تو پھر اس وقت ہر مسلمان پر جہاد فرض عین ہو جائے گا لہٰذا غلام آقا کی اجازت کے بغیر اور عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر جہاد کے لیے نکلیں گے۔

(البنایہ شرح ھدایہ ج ۶ ص ۴۹۲)

اقوال شافعی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جہاد کی دوسری قسم فرض عین ہے اور یہ اس وقت ہے جب کفار مسلمانوں کے شہروں کو پامال کر رہے ہوں یا مسلمانوں پر حملہ کرنے کے ارادے سے مسلمانوں کے شہروں کی سرحدوں پر جمع ہو جائیں تو اس وقت ان سے جہاد کرنا فرض عین ہوگا۔

(روضۃ الطالبین وعمدۃ المفتین ج ۱۰ ص ۲۰۸)

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مشہور قول کے مطابق جہاد فرض کفایہ ہے مگر جب اس حاجت پیش آئے تو یہ فرض عین ہو جاتا ہے اور جہاد کرنا ہر اس شخص پر لازم ہو جائے گا جس کو حاکم وقت متعین کرے اور جمہور علماء کے نزدیک اس فرض کفایہ کو سال میں ایک مرتبہ بالفعل ادا کیا جائے گا اور ان فقہاء کی دلیل یہ ہے کہ جزیہ جہاد کے بدلے میں واجب ہوتا ہے اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ جزیہ سال میں ایک سے زائد مرتبہ واجب نہیں ہوتا تو جزیہ کا بدل (جہاد) بھی سال میں ایک مرتبہ ہی فرض ہوگا۔

علامہ نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کفار اپنے شہروں میں ہوں تو ان سے جہاد کرنا فرض کفایہ ہے پس اگر کوئی مسلمان ان سے جہاد نہ کرے تو وہ تمام مسلمان گنہگار رہوں گے جن کو جہاد نہ کرنے کا کوئی عذر نہیں ہے۔

Marfat.com

﴿اقوال حنبلی﴾

علامہ ابن اقدام حنبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مندرجہ ذیل تین صورتوں میں جہاد فرض عین ہوتا ہے:

﴿1﴾ جب جنگ ہو رہی ہو اور دونوں طرف فوجیں صف آراء ہوں تو پھر مسلمانوں کا میدان جنگ سے بھاگنا اور پیٹھ دکھانا حرام ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اے ایمان والو! جب تمہارا دشمن کی فوج سے مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو، اور دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا" اور صبر کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"

﴿2﴾ جب مسلمانوں کے کسی شہر پر کفار حملہ آور ہوں تو اس شہر کے مسلمانوں پر ان سے جنگ کرنا اور ان کو بھگانا فرض عین ہوگا۔

﴿3﴾ جب امیر مملکت یا امام وقت کسی قوم کو جہاد کے لیے بلائیں تو ان پر جہاد کے لیے حاضر ہونا فرض عین ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ "اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا کہ جب تم سے اللہ کی راہ میں نکلنے کے لیے کہا گیا تو تم زمین سے جھپٹ کر رہ گئے۔

اور جہاد فرض کفایہ ہے اس طرح کہ جب ایک قوم جہاد کے لیے نکل پڑے گی تو باقیوں سے یہ فرض ساقط ہو جائے گا۔ اور فرض کفایہ کے معنی یہ ہیں کہ اگر بقدر کفایت لوگ جہاد کے لیے نہ نکلیں تو سب لوگ گناہ گار ہوں گے اور اگر بقدر کفایت لوگ نکل پڑیں تو باقی سب سے جہاد کا فرض ساقط ہو جائے گا۔ ابتداء میں خطاب سب کو شامل تھا جیسا کہ فرض عین ہے۔ پھر دونوں حکم مختلف ہو گئے اس طرح کہ فرض کفایہ بعض لوگوں کے فعل کے ساتھ ساقط ہو جائے گا اور عین کسی ایک کے کرنے سے ساقط نہ ہوگا۔ (المغنی لابن قدامہ ج ۸ ص ۳۴۵)

Marfat.com

﴿اقوال مالکی﴾

علامہ دشناتی ابی مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علامہ مارزی مالکی نے ''کتاب الکبیر'' میں لکھا ہے کہ جو مسلمان دشمنانِ اسلام کے قریب ہوں اور وہ جہاد کرنے پر بھی قادر ہوں تو ان پر جہاد کرنا فرض عین ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی علاقے کے مسلمانوں پر دشمن حملہ کرے اور وہ اس کے دفاع کی طاقت بھی رکھتے ہوں تو ان پر جہاد کرنا فرض عین ہوگا اور جو مسلمان دشمن سے دور ہوں تو ان پر جہاد کرنا فرض کفایہ ہے اسی طرح اگر کفار کسی علاقے پر حملہ کر دیں تو ان پر جہاد فرض عین ہے اور جن مسلمانوں پر کفار حملہ نہ کریں ان پر جہاد فرض کفایہ ہے۔

(اکمال اکمال المعلم ج ۵ ص ۴۴)

دہشت گردی کی تعریف:

شرعی طور پر دہشت گردی اس عمل یا اقدام کو کہتے ہیں جس میں امن عامہ خراب ہو معصوم اور بے گناہ شہری (چاہے وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہوں) کی جان و مال اور عزت و آبرو کو خطرہ ہو اور کسی کا حق غصب کر لیا جائے۔

اب دین اسلام میں جہاد کی تو اجازت دی گئی ہے جب کہ دہشت گردی کی شدید مذمت کی گئی ہے۔ مظلوم مسلمان اپنے علاقے کے دفاع کے لیے یا اپنی ماؤں بہنوں کی عزت بچانے کے لیے کوشش کرے تو یہ دہشت گردی کہلائے اصل بات تو وہی ہے کہ ظلم تو کریں ہندو عیسائی اور یہودی مگر ظالم اور دہشت کہلائیں مسلمان۔ یہ کیسا انصاف ہے۔

Marfat.com

نگاہ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں!
جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

Marfat.com

روئیداد مناظرہ

پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

ایک کشف کے متعلق حضرت کی قلمی تحریر:

ایک اور کشف کے متعلق حضرت قبلہ عالم مہر علی شاہ صاحب قدس سرہ کی ایک خودنوشتہ یادداشت آپ کے قدیم مسودات میں موجود پائی گئی ہے۔ جس کا متعلقہ حصہ درج ذیل کیا جاتا ہے:

''جن دنوں مرزا غلام احمد قادیانی نے بظاہر تحقیق حق کی غرض سے اشتہارات کے ذریعہ دعوت دی تھی اور میں اسے منظور کرنے کا ارادہ کر رہا تھا، مجھے اس نعمت عظمیٰ کا شرف حاصل ہوا میں اپنے حجرہ میں حالت بیداری میں آنکھیں بند کیے بیٹھا تھا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ قعدہ کی حالت میں جلوس فرما ہیں اور یہ عاصی بھی چار بالشت کے فاصلہ پر اسی حالت میں بہ ادب تمام شیخ کی خدمت میں مرید کی حاضری کی طرح بالمقابل بیٹھا ہے۔ اور غلام احمد اس جگہ سے دور مشرق کی طرف منہ کیے اور آنحضرت ﷺ کی طرف پشت کر کے بیٹھا ہے۔ اس رویت کے بعد میں بمع احباب لاہور پہنچا۔ لیکن مرزا اپنے تاکیدی وعدہ سے (بمثل انکار کرنے اور پھر جانے والے پر خدا کی لعنت ہو) پھر گیا اور لاہور نہ آیا''

قادیانی دعوت نامہ اور حضرت قبلہ عالم قدس سرہ کا جواب دعوت نامہ:۔

مرزا کا ایک مطبوعہ دعوت نامہ ان کے پیرو مولوی عبدالکریم سیالکوٹی نے حضرت قبلہ عالم قدس سرہ کی خدمت میں بھیجا۔ دعوت نامہ کا مضمون یہ تھا کہ مسیح موعود ہوں اور خدائے تعالیٰ کی طرف سے احیائے دین اور عروج اسلام کے لیے مامور کیا گیا ہوں۔ اور آپ اس مسئلہ میں میری اعانت کریں۔

جواب:۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں لکھوایا کہ میں تم کو مسیح موعود اور مامور من اللہ نہیں مانتا۔ آپ

Marfat.com

اپنی توجہ حسب سابق غیر مسلموں کے ساتھ مناظرات اور تبلیغ اسلام پر مرکوز رکھیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

مرزا قادیانی کی طرف سے تحریری مناظرہ کی دعوت:۔

چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ۲۲ جولائی ۱۹۰۰ء کو مندرجہ ذیل اشتہار جاری کر کے حضرت قبلہ عالم قدس سرہ کو عربی میں تفسیر نویسی کے مقابلہ کا چیلنج دیا:۔

''پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی، جو سخت مکذب ہیں ان کے ساتھ ایک طریق فیصلہ، مع ان علماء کے جن کے نام ضمیمہ اشتہار ہذا میں درج ہیں:۔

یہ صاحب جن کا نام عنوان میں درج ہے یعنی مہر علی شاہ صاحب ضلع راولپنڈی کے سجادہ نشینوں میں سے ایک بزرگ ہیں، وہ اپنی رسمی مشیخت کے غرور سے اس خیال میں لگے ہوئے ہیں کہ کسی طرح اس سلسلہ آسمانی کو مٹا دیں۔ چنانچہ اسی غرض سے انہوں نے دو کتابیں بھی لکھیں ہیں جو اس بات پر کافی دلیل ہیں کہ وہ علم قرآن اور حدیث سے کیسے بے بہرہ اور بے نصیب ہیں۔ اور چونکہ ان لوگوں کے خیالات بالکل پست اور محدود ہوتے ہیں اس لیے وہ اپنے تمام ذخیرہ لغویات میں ایک بھی ایسی بات پیش نہیں کر سکے جس کے اندر کچھ روشنی ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ صرف اسی دھوکہ میں پڑے ہوئے ہیں کہ بعض حدیثوں میں لکھا ہے کہ مسیح موعود آسمان سے نازل ہوگا۔ حالانکہ کسی حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ کبھی اور کسی زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چڑھ گئے تھے یا کسی آخری زمانہ میں جسم عنصری کے ساتھ نازل ہوں گے۔ اگر لکھا ہے تو کیوں ایسی حدیث پیش نہیں کرتے۔ ناحق نزول کے لفظ کے معنی الٹ کرتے ہیں۔

سوائے مسلمانوں کی نسل ،ان خیالات سے باز آجاؤ تمہاری آنکھوں کے سامنے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوئے اور کسوف وخسوف تم نے رمضان میں دیکھ لیا اور صدی میں سے بھی ستر برس گزر گئے۔ کیا اب تک مفاسد موجودہ کی اصلاح کے لیے مجدد پیدا نہ ہوا، خدا سے ڈرو ضد اور حسد سے باز آجاؤ۔ اس غیور سے ڈرو، جس کا غضب کھا جانے والی آگ ہے۔ اور اگر مہر علی شاہ اپنی ضد سے باز نہیں آتے تو میں فیصلہ کے لیے ایک سہل طریقہ پیش کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ جو لوگ درحقیقت خدائے تعالیٰ کے راست باز بندے ہیں ان کے ساتھ تین طور سے خدا کی تائید ہوتی ہے۔

(۱)

ان میں اور ان کے غیر میں ایک فرق یعنی مابہ الامتیاز رکھا جاتا ہے۔ اس لیے مقابلہ کے وقت بعض امور خارق عادت ان سے صادر ہوتے ہیں جو حریف مقابل سے صادر نہیں ہو سکتے۔ جیسا کہ یہ آیت مبارکہ:

"وَ یَجْعَلْ لَّکُمْ فرقَانًا"

(۲)

ان کو علم معارف قرآن دیا جاتا ہے۔ اور غیر کو نہیں دیا جاتا جیسا کہ یہ آیت مبارکہ:

"لَا یَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْن" اس کی شاہد ہے۔

(۳)

ان کی دعائیں اکثر قبول ہو جاتی ہیں اور غیر کی اس قدر نہیں ہوتیں جیسا کہ یہ آیت مبارکہ

Marfat.com

"اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ" اسکی گواہ ہے۔ سومناسب ہے کہ لاہور میں جو صدر مقام پنجاب ہے، صادق اور کاذب کے پرکھنے کے لیے ایک جلسہ قرار دیا جائے اور اس طرح پر مجھ سے مباحثہ کریں کہ قرعہ اندازی کے طور پر قرآن شریف کی کوئی سورت نکالیں اور اس میں سے چالیس آیات یا ساری سورت (اگر چالیس آیات سے زیادہ نہ ہو) لے کر فریقین یعنی یہ عاجز اور مہر علی شاہ صاحب اول تو یہ دعا کریں کہ یاالٰہی ہم دونوں میں سے جو شخص تیرے نزدیک راستے پر ہے اس کو تو اس جلسہ میں اس سورت کے حقائق اور معارف فصیح اور بلیغ عربی میں عین اس جلسہ میں لکھنے کے لیے اپنی طرف سے ایک روحانی قوت عطا فرما اور روح القدس سے اس کی مدد فرما اور جو شخص ہم دونوں میں سے تیری مرضی کے مخالف اور تیرے نزدیک صادق نہیں اس سے یہ توفیق چھین لے اور اس کی زبان کو فصیح عربی اور قرآنی معارف کے بیان سے روک لے تا کہ لوگ معلوم کرلیں کہ تو کس کے ساتھ ہے اور کون تیرے فضل اور روح القدس کی تائید سے محروم ہے ۔ پھر اس دعا کے بعد فریقین عربی زبان میں اس تفسیر کو لکھنا شروع کر دیں۔ اور یہ ضروری شرط ہو گی کہ کسی فریق کے پاس کوئی کتاب موجود نہ ہو اور نہ کوئی مددگار، اور ضروری ہوگا کہ ہر ایک فریق چپکے چپکے بغیر آواز سنانے کے اپنے ہاتھ سے لکھے تا کہ اس کی فصیح عبارت کے سننے سے دوسرا فریق کسی قسم کا اقتباس یا سرکہ نہ کر سکے، اور اس تفسیر کے لکھنے کے لیے ہر ایک فریق کو پورے سات گھنٹے مہلت دی جائے گی اور زانو بہ زانو لکھنا ہوگا نہ کہ کسی پردہ میں، ہر ایک فریق کو اختیار ہو گا کہ اپنی تسلی کے لیے فریق ثانی کی تلاشی کر لے۔ اس احتیاط سے کہ وہ پوشیدہ طور پر کسی کتاب سے مدد نہ لیتا ہو اور لکھنے کے لیے فریقین کو جو سات گھنٹے کے لیے مہلت دی جائے گی وہ صرف ایک ہی جلسہ میں اور ایک ہی دن میں اس تفسیر کو گواہوں کے روبرو ختم کرنا ہوگا۔ اور جب فریقین لکھ چکیں تو وہ دونوں تفسیریں بعد دستخط تین اہل علم کو جن کا اہتمام حاضری وانتخاب پیر مہر علی شاہ

Marfat.com

صاحب کے ذمہ ہوگا سنائیں جائیں گی۔اوران ہر سہ مولوی صاحبان کا یہ کام ہوگا کہ وہ حلفاً یہ رائے ظاہر کریں کہ ان دونوں تفسیروں اور دونوں عربی عبارتوں میں سے کون سی تفسیر اور عبارت تائید روح القدس سے لکھی گئی ہے۔اور ضروری ہوگا کہ ان تینوں عالموں میں سے کوئی نہ اس عاجز کے سلسلے میں داخل ہو۔اور نہ مہر علی شاہ کا مرید ہو۔اور یہ تینوں مولوی صاحبان حلفاً اپنی رائے ظاہر کریں کہ کس کی تفسیر اور عربی عبارت اعلیٰ درجے کی ہے۔اور یہ عبارت کسی حالت میں بھی بیس ورق سے کم نہ ہو اور ورق سے مراد اس اوسط درجہ کی تقطیع اور قلم کا ورق ہوگا۔جس پر پنجاب اور ہندوستان کے صدہا قرآن شریف کے نسخے چھپ چکے ہیں اور پائے جاتے ہیں۔ پس اس طرز کے مباحثہ اور اس طرز کے تینوں مولویوں کی گواہی سے اگر یہ ثابت ہوگیا کہ در حقیقت پیر مہر علی شاہ صاحب تفسیر اور عربی نویسی میں تائید یافتہ لوگوں کی طرح ہیں اور مجھ سے یہ کام نہ ہوسکا یا مجھ سے بھی ہوسکا مگر انہوں نے بھی میرے مقابلہ پر ایسے ہی کر دکھایا تو تمام دنیا گواہ رہے کہ میں اقرار کروں گا کہ حق پیر مہر علی شاہ صاحب کے ساتھ ہے اور اس صورت میں میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ اپنی تمام کتابیں جو اس دعوی کے متعلق ہیں جلادوں گا اور اپنے تئیں مخذول اور مردود سمجھ لوں گا۔میری طرف سے یہی تحریر کافی ہے۔جس کو میں آج بہ ثبت شہادت بیس لوگوں کے اس وقت لکھتا ہوں۔لیکن اگر میرے خدانے اس مباحثہ میں مجھے غالب کردیا اور مہر علی شاہ صاحب کی زبان بند ہوگئی، نہ وہ فصیح عربی پر قادر ہوسکے اور نہ وہ حقائق و معارفِ سورۂ قرآنی میں سے کچھ لکھ سکے، یا یہ کہ اس مباحثہ سے انہوں نے انکار کردیا تو ان تمام صورتوں میں ان پر واجب ہوگا کہ وہ توبہ کر کے مجھ سے بیعت کریں اور لازم ہوگا کہ یہ اقرار صاف صاف لفظوں میں بذریعہ اشتہار دس دن کے عرصہ میں شائع کردیں۔

"میں مکرر لکھتا ہوں کہ میرا غالب رہنا اسی صورت میں متصور ہوگا جب کہ مہر علی شاہ صاحب

Marfat.com

بجز ایک ذلیل اور قابل شرم اور رکیک عبارت اور لغو تحریر کے کچھ بھی لکھ نہ سکیں اور ایسی تحریر کریں جس پر اہل علم تھوکیں اور نفرین کریں، کیونکہ میں نے خدا سے یہی دعا کی ہے کہ وہ ایسا ہی کرے اور میں جانتا ہوں کہ وہ ایسا ہی کرے گا۔ اور اگر مہر علی شاہ صاحب بھی اپنے تئیں جانتے ہیں کہ وہ مؤمن اور مستجاب الدعوات ہیں تو وہ بھی ایسی دعا کریں اور یاد رہے کہ خدا تعالیٰ ان کی دعا ہرگز قبول نہیں کرے گا۔ کیونکہ وہ خدا کے مامور اور مرسل کے دشمن ہیں۔ اس لیے آسمان پر ان کی عزت نہیں۔

یاد رہے کہ مقام بحث بجز لاہور کے کہ جو مرکز پنجاب ہے اور کوئی نہ ہوگا۔ اور ایک ہفتہ پہلے مجھے بذریعہ رجسٹری شدہ خط کے اطلاع دینا ہوگا تا کہ اسی جگہ حاضر ہو جاؤں۔ اور اگر میں حاضر نہ ہوا تو اس صورت میں بھی میں ہی کاذب سمجھا جاؤں گا انتظام مکان جلسہ پیر صاحب کے اختیار میں ہوگا اگر ضرورت ہوگی۔ تو بعض پولیس کے افسر بلا لیے جائیں گے۔

المشتہر خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی۔ ۲۰ جولائی ۱۹۰۰ء

حضرت مولانا پیر مہر علی شاہ صاحب قدس سرہٗ کا جواب دعوت:۔

بِسْمِ اللّٰہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للّٰہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہٗ و آلہٖ وعترتہٖ۔

امّا بعد مرزا غلام احمد قادیانی کا اشتہار مؤرخہ ۲۰ جولائی ۱۹۰۰ء آج اس نیاز مند علمائے کرام اور مشائخ عظام کی نظر سے گزرا۔ مجھ کو دعوت حاضری جلسہ منعقدہ لاہور مع شرائط مجوزہ مرزا صاحب بسرو چشم منظور ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ مرزا بھی میری ایک ہی گزارش کو بہ سلک شرائط مجوزہ منسلک فرمادیں گے۔ وہ یہ ہے کہ مدعی مسیحت و مہدیت و رسالت لسانی تقریر سے

Marfat.com

بالمشافہ حضار جلسہ اپنے دعوی کو بپایہ ثبوت پہنچادیں۔ بجواب اس کے نیاز مند کی معروضات عدیدہ کو حضرات حاضرین خیال فرما کر اپنی رائے ظاہر فرمائیں گے۔ مجھ کو شہادت ورائے تینوں علمائے کرام مجوزہ مرزا (یعنی مولوی محمد صاحب بٹالوی، مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی، ومولوی عبداللہ صاحب ٹونکی پروفیسر لاہوری) کے قبول کرنے میں کچھ عذر نہیں ہوگا۔ بعد ظہور اس کے کہ مرزا اپنے دعوی کو بپایہ ثبوت نہیں پہنچا سکے۔ مرزا کو بیعت توبہ کرنی ہوگی۔

بعد اس کے عقاید معدودہ مرزا ہیں جن میں جناب ساری امت میں منفرد ہیں بحث تقریری واظہار رائے ہوکر، مرزا کو اجازت مقابلہ تحریری کی دی جائے گی۔ یہ وہ شرط ہے کہ جناب کے دعوی اور تحقیق حق کے لیے عند العقلاء مقتضی بالطبع ہے۔

ظاہر ہے کہ تیز نویسی اور قافیہ سنجی کو بعد بطلان مضامین کے کچھ بھی وقعت اور عظمت نہیں۔ حقیقت مضامین کا محفوظ رہنا عیاران صداقت کے لیے نہایت مہتم بالشان ہے۔ اظہار حقیت بغیر اس طریق کے متصور ہی نہیں۔ کیونکہ مرزا کے حقائق ومعارف قرآنیہ سے تو ان کی تصانیف بھری ہوئی ہیں۔ اور وہی جناب کے دعوی کو عدم حقیت کی وجہ سے دھبہ لگا رہے ہیں۔ علمائے کرام کی تحریرات اور اہل دیانت وفہم کامل کی تقریرات اس پر شاہد ہیں۔ تیز نویسی چونکہ بروز عیسوی اور بروز محمدی ﷺ سے بالکل اجنبی اور برطرف ہے۔ لہٰذا اس کو مؤخر رکھا جائے گا۔ اس شرط کی منظوری سے مع تاریخ مقررہ کے مشرف فرمادیں۔ نہایت ممنون ہوکر حاضر ہو جاؤں گا۔ قانون فطرت اور کرّات ومرّات کا تجربہ مع شہادت (ولن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰہ تبدیلا) کے پیش گوئی کر رہا ہے۔ کہ آپ کو عین وقت بحث میں الہام سکوتی ہو جائے گا۔ آپ فرمائیں اس کا کیا علاج ہوگا۔

Marfat.com

"والسلام علی من التبع الھدیٰ وأمن بخاتمیة افضل الاولین والآخرین سیدنا ابی القاسم محمد ن المصطفیٰ وصدّق بما جاء بہٖ من عند رب الارضین والسّموات العُلیٰ الکبریٰ صلوٰة تستجیب بھا دعائنا وتزکی بھا نفوسنا وتحیی بھا قلوبنا وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العلمین ۔"

العبد الملتجی الی اللّٰہ

مہر علی شاہ از گولڑہ

۲۵ جولائی ۱۹۰۰ء

نوٹ:۔

حسب الطلب یہ اشتہار بذریعہ رجسٹری ابلاغ ہے اور میں بروئے اختیار اشتہارِ دعوت ۲۵ اگست ۱۹۰۰ء بمقام لاہور مکرر کرتا ہوں ۔ براہ مہربانی اب آپ تاریخ مکررہ پر تشریف لے آویں۔

حضرت کی طرف سے تقریری بحث کی دعوت کا ردِّعمل:۔

حضرت قبلہ عالم قدس سرہ کی طرف سے تقریری بحث کی دعوت نے اس ہونے والے مباحثے کی قومی افادیت اور عوامی دلچسپی میں بے حد اضافہ کر دیا۔ مرزا قادیانی کے چیلنج میں تو اس مقابلہ کی حیثیت کم وبیش انفرادی تھی جس میں دو فاضل مضمون نگارِ تفسیر نویسی اور عربی علم وادب میں اپنی قابلیت کا مظاہرہ کر کے، بڑے چھوٹے ہونے کا فتویٰ حاصل کرتے۔ مگر حضرت قبلہ عالم قدس سرہ صاحب کی دعوت نے قادیانیت اور اسلام اور کفر وایمان کی دس سالہ کشمکش کو براہ

Marfat.com

راست بالمقابل کر کے تصفیہ اور قول فیصل کے مقام پر لا کھڑا کیا۔

مباحثہ کے ضمن میں مسلمانوں کا عظیم اجتماع:۔

چنانچہ جب وعدہ کا دن قریب آیا تو ملک کے طول وعرض سے ہزار ہا مسلمان لاہور پہنچ گئے۔ علماء مشائخ و درویش اور ہر طبقہ فکر کے مذہبی افتادطبع رکھنے والے مسلمان، شیعہ، سنی، اہل حدیث حتیٰ کہ قادیانی جماعت کے مرید، متفق، ہمدرد، اور مائل بھی دور اور نزدیک سے جمع ہو گئے۔ دہلی، سہارن پور، دیو بند، لدھیانہ، سیالکوٹ، گورداسپور، امرتسر، مظفر گڑھ، اور ملتان، پشاور کے ہر عقیدہ کے اسلامی مدارس اور مراکز نے بھی جو پہلے سے ہی قادیانی مباحث میں دلچسپی لے رہے تھے، اپنے اپنے نمائندے بھیجے۔ بعض سرکاری ملازم بھی دور دراز شہروں سے رخصت لے کر پہنچ گئے۔ مسلمانان لاہور نے اپنی روایتی مہمان نوازی کا حق ادا کیا۔ استقبالیہ کمیٹیاں بن گئیں۔ اور سرائیں مسجدیں، مدرسے اور لوگوں کے گھر مہمانوں سے بھر گئے۔ قریبی اضلاع، قصبوں اور مضافات سے آنے والی ریل گاڑیاں وغیرہ سواریوں سے بھری ہوئی پہنچنے لگیں۔ اور لاہور کے بازاروں میں لوگوں کے ٹھٹھ سے میلے کی سی کیفیت ہوگئی۔ ان دنوں ویسے بھی لوگ مذہبی جلسوں اور مباحثوں میں بہت دلچسپی لیتے تھے۔ لیکن اس خاص موقع پر تو ہجوم خلائق کی ایک بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ حضرت قبلہ عالم قدس سرہ جیسی مشہور زمانہ روحانی تقدس اور علمی احترام وشہرت رکھنے والی شخصیت پہلی بار، اسلام پر قادیانیت کے خطرناک حملوں کے دفاع میں علمائے دین کی اس قدر بڑی اور فقید المثال تعداد کے ساتھ میدان مناظرہ ومباحثہ میں تشریف فرما ہو رہی تھی۔ اور تمام موافق، متردد یا مخالف حضرات اپنی آنکھوں سے بیسویں صدی کی اس سب سے بڑی اشتہاری تحریک کا حشر دیکھنا چاہتے تھے۔

Marfat.com

لاہور میں قبلہ عالم قدس سرہ کی تشریف آوری:۔

۲۴ اگست کو گولڑہ شریف سے روانگی پر حضرت قبلہ عالم قدس سرہ نے مرزا کو ایک تار کے ذریعے پہلے راولپنڈی ریلوے اسٹیشن سے اور پھر اثنائے سفر لالہ موسیٰ جنکشن سے اطلاع دی کہ میں لاہور پہنچ رہا ہوں۔ جب آپکی ٹرین لاہور پہنچی تو پہلا سوال جو آپ نے دریافت فرمایا مرزا قادیانی کی آمد کے متعلق تھا۔ پچاس کے قریب نامی گرامی علماء آپ کے ہمراہ تھے جو پشاور، ہزارہ، اٹک، چھچھ، دمنی، کھیمی، پھوار، سوان اور سون وغیرہ علاقہ جات کے رہنے والے تھے۔ اضلاع جہلم، گجرات، گوجرانوالہ، شاہ پور، میانوالی، کے علماء اور مشائخ اثنائے راہ یا لاہور میں پہنچنے سے قبل یا بعد میں پہنچ کر شامل ہو گئے۔ اسی طرح بہاول پور، ملتان، مظفر گڑھ، ڈیرہ اسماعیل خان، وڈیرہ غازی خان کے ارباب علم پہلے پہنچ کر آپ کے استقبال کنندگان میں شامل تھے۔ آپ کے ایک صاحب علم و ثروت مخلص حاجی کریم بخش سیٹھی سکنہ پشاور ساٹھ ہزار روپے کی طلائی اشرفیاں ہمراہ لائے تھے۔ کہ اگر ارباب حکومت نے حفظِ امن کے پیش نظر ضمانت طلب کی تو نقد جمع کرادی جائے گی۔

مسلمان بہت بڑی تعداد میں آپ کے استقبال کے لیے اکٹھے ہو چکے تھے اور آپ کو جلوس کی صورت میں لے جانا چاہتے تھے۔ مگر آپ نے پسند نہ فرمایا اور ریلوے اسٹیشن سے باہر باغ میں تشریف فرما ہو کر تقریباً گھنٹہ بھر لوگوں سے مصافحہ فرماتے رہے اور ان کے شوق زیارت کی تسکین فرمائی۔

آپ کے قیام کا انتظام مع آپ کے رفقاء کے برکت علی محمڈن ہال اور اس کی ملحقہ عمارات بیرون موچی دروازہ میں کیا گیا تھا۔ جہاں ہر شام ہی مقامی اور بیرونی علماء اور زعماء کی آمد و رفت

Marfat.com

شروع ہوگئی جو بہت رات تک متعلقہ مسائل پر تبادلۂ خیالات کرتے رہے۔ اس مجلس میں حضرت قبلہ عالم قدس سرہ نے قادیانیت کے موافق ومخالف پہلوؤں پر بعض ایسے دلائل اور اسناد بیان فرمائے جو اس سے قبل کسی کے ذھن میں نہیں آئے تھے۔ یہاں تک کہ جب آپ نے قادیانیت کے موافق نقطہ نظر سے دلائل دیے تو مولوی غلام محمد بگوی امام شاہی مسجد لاہور بول اٹھے کہ حضرت اس سے تو ہمیں بھی شبہات پیدا ہونے لگے ہیں۔ مگر جب آپ نے تردیدی رخ اختیار فرمایا تو مولوی عبدالجبار غزنوی نے مجمع علماء کو مخاطب کر کے کہا کہ حضرت پیر صاحب نے جوان مسائل پر طرز استدلال اختیار فرمائی ہے اس سے بڑھ کر قادیانیت کی تردید نہیں کی جاسکتی۔ علماء کا خیال تھا کہ تقریری مناظرہ کی شرط کو واپس نہیں لینا چاہیئے۔ لیکن حضرت قبلہ عالم قدس سرہ نے ارشاد فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کسی طرح مرزا قادیانی ایک مرتبہ علماء مشائخ اسلام کی اس برگزیدہ مجلس میں شامل ہو جائے۔ کیا عجب کہ حدیث شریف "ھم قومٌ لَّا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ" (یہ وہ قوم جس کے پاس بیٹھنے والا بدبخت نہیں ہوتا) کی برکات سے بہرہ ور ہو کر، راہ راست پر آجائیں اور یہی چیز اس نیاز مند علماء و مشائخ کے حق میں اللہ سبحانہ، اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی کا باعث ہو کر مغفرت کا سبب بن جائے۔

کہتے ہیں حضرت قبلہ عالم قدس سرہ کو اس خیال پر بہت اسرار تھا۔ ثقہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب مرزا نے لاہور آنے سے بالکل ہی انکار کر دیا تو حضرت قبلہ عالم قدس سرہ علماء و مشائخ کی ایک چیدہ اور مختصر جماعت کے ساتھ قادیان جانے کو بھی تیار ہو گئے۔ مگر مسلمانوں کی اکثریت کے اس اقدام سے منع فرمانے پر اسے باطنی ارشاد سمجھتے ہوئے رک گئے۔

Marfat.com

مرزا کی آمد کا انتظار:۔

مباحثہ کا انعقاد شاہی مسجد میں قرار پایا تھا اس لیے مؤرخہ ۲۵ اگست کو پولیس نے وہیں حفظ امن کے انتظامات کر رکھے تھے۔ ۲۵ اور ۲۶ کو دونوں اطراف کے نمائندے اور عوام مسجد میں جمع ہو کر منتشر ہوتے رہے۔ اور قادیانیوں کی طرف سے کہا جاتا رہا کہ شرائط کے طے ہونے میں توقف ہو رہا ہے۔ مگر مرزا قادیانی ضرور آئے گا۔ لیکن مرزا کو نہ آنا تھا اور وہ نہ آیا۔

قادیانی جماعت میں انتشار:۔

جب قادیانی جماعت کا آخری وفد، قادیان سے مرزا قادیانی کا یہ پیغام لے کر ناکام لوٹا تو اس جماعت میں بہت انتشار پیدا ہو گیا۔ بعض نے اسی وقت توبہ کا اعلان کر دیا۔ بعض سخت مایوس ہو کر خانہ نشین بن گئے۔ لاہور کے اکثر وہ لوگ جو مرزا قادیانی کے بہت قریب تھے۔ حضرت قبلہ عالم قدس سرہ کی روزانہ مجالس سے اثر پذیر ہو کر، کم از کم مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کے منکر ہو گئے۔ بعض دیگر حضرات مثلاً بابو الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ وغیرہ نے جو قادیانیت کے سرگرم رکن رہ چکے تھے۔ حضرت قبلہ عالم قدس سرہ کے علم و فضل کی تعریف و توصیف میں اور آپکی خداداد کامیابی و نصرت کے بیان میں اشتہارات اور ٹریکٹ شائع کیے۔ لیکن قادیان سے آئے ہوئے تنخواہ دار مولویوں کی قیادت میں ایک گروہ اس گرتی ہوئی عمارت کی پشتیبانی پر برابر کمر بستہ رہا۔

شاہی مسجد میں مسلمانوں کا جلسہ:۔

جب مرزا قادیانی کی آمد سے قطعاً مایوسی ہو گئی تو ۲۷ اگست کو شاہی مسجد میں مسلمانوں کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں علمائے کرام نے اس دعوت مناظرہ کی مکمل داستان بیان

Marfat.com

کر کے قادیانیت کی واضح تصویر لوگوں کے سامنے رکھ دی۔ تمام اسلامی فرقوں کے سرکردہ علماء نے منبر پر کھڑے ہو کر ختم نبوت کی یہ تفسیر بیان کی کہ حضرت محمد ﷺ اس دنیا میں آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ اور جو شخص بھی اس عقیدہ کا منکر ہے دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

(۱):۔

سب سے پہلے مولوی محمد علی صاحب نے دربارۂ عقاید مرزا قادیانی وعظ فرمایا کہ یہ اس کے عقاید ہیں جو صریحاً مخالف قرآن کریم وسنت واجماع امت ہیں۔

(۲):۔

مولانا مولوی عبدالجبار صاحب بن مولانا مولوی عبداللہ صاحب مرحوم ومغفور غزنوی ثم امرتسری نے وعظ فرمایا جس کا ماحصل یہ تھا کہ رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے افعال واقوال یہ تھے۔ پس جو ان کے مطابق چلنے والا ہے وہ ان کا پیرکار ہے اور جو شخص ان کے مخالف ہے وہ مرتد اور کافر ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی کے افعال واقوال قطعاً مخالف سنت نبویہ وروش صحابہ کرامؓ ہیں اس لیے اہل اسلام کو اس سے بچنا چاہئے۔

(۳):۔

ابوالفیض مولانا مولوی محمد حسن صاحب مدرس دارالعلوم نعمانیہ نے دربارہ غرض انعقاد وجلسہ کاروائی مباحثہ ایک تحریر پڑھی جس کے آخر میں مولانا صاحب نے ایک پر زور تقریر میں بالتفصیل یہ بھی بیان کیا ہے کہ اس سے پہلے بھی دنیا میں مرزا جیسے بلکہ اس سے بڑھ کر بہت سے جھوٹے نبی، مسیح، مہدی، کا دعوی کرنے والے پیدا ہو کر اور اپنے کیفر کردار کو پہنچ کر حرف غلط کی

Marfat.com

طرح صفحہ ہستی سے مٹ چکے ہیں۔

(۴):۔

اس کے بعد مولوی تاج الدین احمد صاحب جوہر مختار کورٹ چیف پنجاب وسیکرٹری انجمن نعمانیہ نے مولوی محمد حسن صاحب کی تائید کی اور مرزا کے چند اشتہارات سے ان کی اس قسم کی کاروائیوں پر نہایت تہذیب اور شائستگی سے نکتہ چینی کی۔

(۵):۔

بعد ازاں جناب حضرت مولانا ابوسعد محمد عبدالخالق صاحب سجادہ نشین جہان خیل شریف نے مرزا قادیانی اور اس کی بیہودہ کارروائی کی نسبت چند ریمارکس دیے۔

(٦):۔

پھر ایک نابینا حافظ صاحب نے جو اپنے آپ کو ظریف متخلص کرتے تھے ایک ظریفانہ نظم پڑھی جس کی نسبت حضرت مولانا ابوسعد محمد عبدالخالق صاحب موصوف نے کھڑے ہو کر فرمایا یہ ظریفانہ نظمیں پڑھنے کا موقع نہیں بلکہ یہاں تو اقوال فیصل اہل الرائے علمائے کرام کے درکار ہیں۔

(۷):۔

اس کے بعد ابوالوفا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے مرزا قادیانی کی تمام پیش گوئیوں کے غلط ثابت ہونے کی نسبت زبردست دلائل بیان فرمائے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ ایسے شخص کو مخاطب کرنا یا اس کی کسی تحریر کا جواب دینا بھی گویا علمائے کرام کی ہتک اور ان کی شان سے بعید

Marfat.com

ہے۔

(۸):۔

مولانا حافظ سید جماعت علی شاہ صاحب سجادہ نشین نے عقاید مرزا قادیانی کے متعلق تردیداً اور کچھ جناب پیر مہر علی شاہ صاحب کی رحمۃ اللہ علیہ تشریف آوری کی نسبت تائیداً نہایت عمدگی سے بیان فرمایا۔

(۹):۔

اس کے بعد مولوی احمد دین صاحب ساکن موضع بادشاں ضلع جہلم نے مرزائی خیالات کی تردید میں ایک مؤثر وعظ فرمایا۔

(۱۰):۔

اور آخر میں حضرت پیر صاحب نے دعائے خیر کی اور تمام حاضرین نے آمین کے نعرے بلند کیے۔

Marfat.com

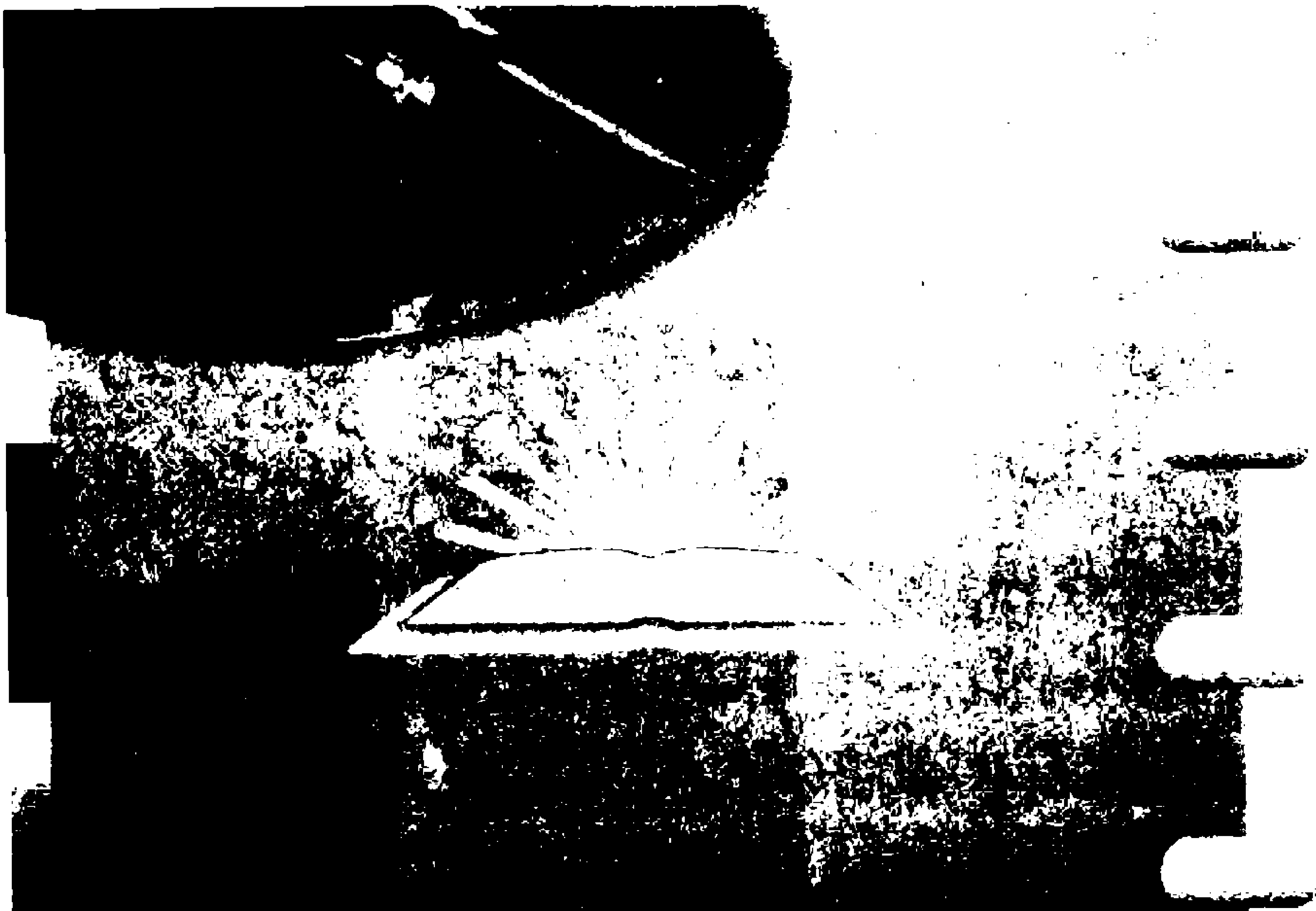

کمالاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

جسم مبارک کا اعجاز وکمالات:۔

نبی مکرم نور مجسم ﷺ کا جسد مبارک ساری مخلوق میں سے بے مثل ہے۔ساری خدائی میں سے کسی کا جسم حضور نبی اکرم ﷺ کے جسم اطہر جیسا نہیں بلکہ سارے ولیوں،قطبوں،غوثوں کی روحانیت سے سیّد العلمین ﷺ کا جسم مبارک لطیف تر ہے۔چنانچہ شیر ربانی میاں شیر محمد صاحب نے فرمایا دنیا میں ایک گروہ ہے جو کہ تین سو ہیں۔ایک چالیس ہوتے ہیں،ایک تین ہوتے ہیں۔ اور ایک ایک ہوتا ہے۔اور اس ایک روحانیت سے نبی کریم ﷺ کا جسم مبارک ستر درجہ لطیف تر ہے۔یعنی غوث کی روحانیت سے آپ کا جسد عنصری ستر درجہ لطیف تر ہے۔

(انقلاب حقیقت)

سبحان اللہ جب سرکار ﷺ کے جسم مبارک کی یہ شان ہے تو ان کی روحانیت کا اندازہ کون کرسکتا ہے۔لہٰذا جب حبیب خدا سیّد الانبیاء ﷺ کا جسد مبارک ساری مخلوق سے اعلیٰ وافضل، اطیب،اطہر،اکرم،اشہر،انور،ازہر،امجد ہے تو حبیب خدا ﷺ کے جسم پاک کا اعجاز اور کمال بھی سب سے افضل ہے۔یہی وجہ ہے کہ شفیع اعظم رحمت دو عالم ﷺ کے جسم مبارک سے ہر وقت ایسی خوشبو مہکتی تھی کہ جہان کی کوئی خوشبو اس خوشبوئے مبارک کا مقابلہ نہیں کرسکتی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب کریم ﷺ کی تخلیق ہی ایسے فرمائی ہے کہ رحمت کائنات ﷺ کے جسم انور سے کوئی چیز لطیف تر نہیں اور جس طرح یہ مسلم ہے کہ روح کا سایہ نہیں ہوتا اسی طرح یہ بھی مسلم ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ کے جسم پاک کا سایہ نہیں ہے ایمان والے کے لیے تو اتنا ہی کافی ہے۔دوسرا یہ کہ روشنی کے سامنے اس سے کم روشنی والی چیز کا سایہ ہوتا ہے۔بڑی روشنی کا سایہ نہ ہوگا مثال کے طور پر جب دیا جلایا جاتا ہے تو مکان میں جو کچھ ہوتا ہے سب کے سب کا

Marfat.com

سایہ ہوتا ہے لیکن جب دیے کے ہوتے ہوئے سو واٹ کا بلب روشن کر دیا جائے تو تب دیے کا سایہ نظر آئے گا اور جبکہ دیے کی وجہ سے بلب کا سایہ نظر نہیں آئے گا۔ پھر اگر تیز روشنی والا ہنڈا جلا دیا جائے تو تب بلب کا سایہ نظر آئے گا جب کہ اس ہنڈا کا سایہ نظر نہیں آئے گا۔ پھر جب سورج طلوع ہو کر آئے گا تو اس ہنڈا کا سایہ تو نظر آئے گا مگر سورج کا سایہ نہ ہوگا۔ بلاتشبیہ جبکہ روح کا سایہ نہیں تو جو جسم اطہر، انور اس سے ستر درجہ لطیف تر ہو اس کا سایہ کیسے ہوسکتا ہے۔ اور یہ صرف اپنی طرف سے عقلی دلیل نہیں بلکہ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ، محدّثین، اور مفسرین، کرام سے منقول ہے، چنانچہ علامہ ابن جوزی نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی یعنی:

(حدیث نمبر ۱)

سیدنا ابن عباس صحابیؓ نے فرمایا کہ رسول اکرم نور مجسم ﷺ کے جسم پاک کا سایہ نہ تھا کیونکہ جب بھی آنحضور ﷺ سورج کے سامنے کھڑے ہوتے تو حضور ﷺ کا نور مبارک سورج کے نور پر غالب آجاتا اور اگر چراغ کے پاس جلوہ گر ہوتے تو چراغ پر حضور نبی اکرم ﷺ کا نور مبارک غالب آجاتا۔ حافظ الحدیث امام سیوطی علیہ الرحمہ اپنی تصنیف خصائص الکبریٰ میں ایک باب باندھ کر اس میں حدیث ذکوان تحریر فرمائی اور وہ یہ ہے:

(حدیث نمبر ۲)

یعنی ابن سبع نے فرمایا یہ حبیب خدا سیّد الانبیاء ﷺ کے خصائص میں سے ہے کہ حضور ﷺ کا سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا کیونکہ حضور ﷺ نور تھے تو جب شاہ کونین ﷺ سورج کے سامنے یا چاند کے سامنے چلتے تو حضور ﷺ کا سایہ نہ دیکھا جاتا اور اس امر کی گواہی وہ حدیث پاک ہے جسمیں نبی اکرم ﷺ نے دعا کی تھی "اللھم اجعلنی نورا" یا اللہ مجھے سرتاپا نور کر دے۔

Marfat.com

جسم مبارک کی قوت وطاقت:۔

مشکوۃ شریف کے صفحہ نمبر ۵۱۵ پر یہ حدیث مبارکہ درج ہے کہ سیّدنا ابوذر غفاری صحابیؓ نے فرمایا میں نے ایک دن امت کے والی رسول محترم ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ فرمایئے کہ آپ کو کب اور کیسے یہ یقین ہوا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں یہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابوذر جب کہ میں ایک دن مکہ مکرمہ کی ایک وادی میں تھا دو فرشتے آئے ایک زمین پر اتر آیا اور دوسرا آسمان کے درمیان ہی رہا ان میں سے ایک نے کہا کیا ہمارے آقا یہی ہیں؟ دوسرے نے کہا ہاں ہاں یہی ہیں اوپر والا فرشتہ بولا ذرا اپنے آقا کا ایک مرد کے ساتھ وزن تو کرو، فرشتے نے جب میرا وزن کیا تو میں اس ایک مرد سے وزنی نکلا، پھر اوپر والے فرشتے نے کہا کہ ان کا دس مردوں کے ساتھ وزن کرو تو جب میرا دس مردوں کے ساتھ وزن کیا گیا تو میں وزنی نکلا پھر فرشتے نے کہا کہ اب ان کا سو مردوں کے ساتھ وزن کرو تو جب میرا سو مردوں کے ساتھ وزن کیا گیا تو میں وزنی نکلا۔ پھر فرشتے نے کہا (کیا شان وعظمت ہے ہمارے آقا کی) اب ان کا ہزار مردوں کے ساتھ وزن کرو تو جب (نور کے ترازو میں) میرا ہزار مردوں کے ساتھ وزن کیا گیا تو میں وزنی نکلا بلکہ (میرے جسم پاک کے وزن کی وجہ سے ہزار مردوں کا پلڑا یوں اوپر اٹھا گویا کہ وہ اچھل کر میرے اوپر گرنے والے ہیں) یہ دیکھ کر وہ فرشتے بھی خوش ہو گئے آخر کار اس اوپر والے فرشتے نے کہا کہ اب وزن کرنا چھوڑ دو کیونکہ اگر تو میرے آقا کو ان کی ساری امت کے ساتھ بھی وزن کرے گا تو پھر بھی میرے آقا ہی وزنی رہیں گے۔

مکہ مکرمہ میں ایک پہلوان رکانہ نامی رہتا تھا۔ جو کہ اپنی طاقت کی وجہ سے پورے عرب میں مشہور تھا کہ آج تک کسی نے اس کی پشت نہیں لگائی دور دور سے پہلوان اس کے ساتھ کشتی

Marfat.com

کرنے آتے تھے اور وہ سب پر غالب آجاتا تھا۔ایک دن نبی اکرم نور مجسم رحمت جان دو عالم ﷺ اس طرف تشریف لے گئے اور اس کے ساتھ واسطہ پڑ گیا باعث ایجاد عالم ﷺ نے فرمایا اے رکانہ کیا تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا اور میری دعوت اسلام کو قبول نہیں کرتا یہ سن کر رکانہ نے کہا کیا آپ کے سچے نبی ہونے پر کوئی دلیل بھی ہے۔رسول اکرم شفیع معظم ﷺ نے فرمایا میرے ساتھ کشتی کر لے اگر میں تجھے بچھاڑ دوں تو تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے گا اس نے کہا بالکل ایمان لے آوں گا، یہ سن کر امت کے والی جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ اٹھ کشتی کے لیے تیار ہو جا جب اس نے تیاری کر لی (یعنی کشتی کا لباس پہن لیا) تو سیّد الکونین نے بغیر کسی تیاری کے رکانہ کو پکڑا اور پشت لگا دی، رکانہ ہکّا بکّا حیران و پریشان دیکھنے لگ گیا کہ یہ کیا ہو گیا اور سوچ سوچ کر کہنے لگا اے محمد ﷺ یہ اتفاقی امر تھا ایک بار پھر کشتی کریں یہ سن کر سرکار مدینہ سرور قلب وسینہ ﷺ نے اسے دوبارہ پکڑا اور پھر بچھاڑ دیا اور رکانہ کہنے لگا ایک بار پھر کشتی کریں، سرکار ﷺ نے اس کو پکڑا اور پٹخ دیا اور رکانہ حیران و پریشان ہو کر بولا کہ آپ تو بہت عظیم انسان ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے نہ صرف رکانہ کو گرایا بلکہ بہت سارے زور آور سرکار علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ زور آزمائی کر چکے تھے مگر کسی کو کچھ بھی کامیابی نہ ہوئی ان میں سے ابوالاسود جمی نے بھی کشتی کر کے دیکھ لیا مگر شکست ہی کھائی یہ ابوالاسود ایسا شاہ زور تھا کہ گائے کی کھال بچھا کر اس پر کھڑا ہو جاتا اور لوگوں کو کہتا کہ میرے نیچے سے یہ کھال نکالو لہٰذا دس دس جوان مرد اس کھال کو کھینچتے کھال ٹکرے ٹکرے ہو جاتی مگر ابوالاسود کو جنبش تک نہ آتی اس نے بھی سیّد العلمین ؐ کو کشتی کی دعوت دی اور ساتھ ہی کہہ دیا کہ اگر آپ مجھے بچھاڑ دیں یعنی میری پشت لگا دیں تو میں آپ پر ایمان لے آوں گا سرکار ﷺ تشریف لائے اور اسے پکڑ کر اس کی پشت لگا دی اس ابوالاسود کو

Marfat.com

شکست ہوگئی مگر وہ بدقسمت ایمان نہیں لایا۔

درج ذیل حدیث مبارکہ مسلم شریف کی جلد نمبر ۲ اور صفحہ نمبر ۱۷۸ پر اور بخاری شریف کی بھی جلد نمبر ۲ کے صفحہ نمبر ۵۸۸ پر درج ہے کہ سیدنا جابر صحابی رسول ﷺ روایت کرتے ہیں کہ ہم جب خندق کھودرہے تھے تو اچانک ہمارے سامنے ایک چٹان آگئی جو کہ بڑی سخت تھی (بڑا زور لگایا مگر وہ ٹوٹتی نہ تھی) تو خندق کھودنے والے صحابہ کرام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ماجرا عرض کیا تو باعث ایجاد عالم نے فرمایا کہ میں آتا ہوں، بعدازاں سرکار ﷺ اٹھے اور تشریف لائے حالانکہ سرکار ﷺ کے پیٹ مبارک پر بھوک کی وجہ سے پتھر بندھا ہوا تھا اور تین دن سے آپ نے کوئی چیز نہ چکھی تھی اور باوجود اس حالت کے نبی اکرم ﷺ نے گینتی پکڑی اور اس چٹان پر ماری تو وہ چٹان ریت کی طرح بہ گئی (یہ ہے سرکار دو عالم ﷺ کے بازوؤں کی طاقت سبحان اللہ) بعدازاں میں اپنے گھر اپنی بیوی کے پاس آیا اور پوچھا کہ کیا گھر میں کوئی چیز کھانے کی ہے کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے شکم مبارک پر پتھر بندھا دیکھا ہے جو کہ بھوک کی وجہ سے ہے یہ سن کر بیوی صاحبہ نے ایک تھیلا نکالا جس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے ہاں ایک گھریلو بکری تھی میں نے اس بکری کو ذبح کیا اور میری بیوی نے جو پیس کر آٹا بنایا پھر ہم نے گوشت بنا کر ہنڈیا میں ڈالا اور میں دربار رسالت ﷺ میں حاضر ہوگیا اور کان مبارک میں آہستہ سے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ ہم نے ایک بکری ذبح کی ہے اور ایک صاع جو پیس کر آٹا بنایا ہے لہٰذا حضور تشریف لائیں اور آپ کے ساتھ چند احباب بھی آجائیں یہ سن کر والی امت نبی رحمت نے یہ اعلان فرمادیا اے خندق والو جابر نے دعوت فرمائی ہے سب چلو، اور اس اعلان کے بعد مجھے فرمایا کہ اے جابر جب تک میں نہ آؤں نہ تو ہنڈیا کو اتارو اور نہ ہی ابھی روٹیاں پکانا شروع کرو اور جب جان دو عالم رحمۃ للعٰلمین ﷺ تشریف لائے تو میری بیوی نے وہ آٹا گوندھا

Marfat.com

ہوا حاضر کر دیا سرکار ﷺ نے اس میں لعاب دہن مبارک ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر حضور ﷺ ہنڈیا کے پاس تشریف لائے اس میں بھی لعابِ دہن مبارک ڈالا اور برکت کی دعا کی اور پھر میری بیوی سے فرمایا کہ ایک روٹیاں پکانے والی بلا لو جو تیرے ساتھ روٹیاں پکائے اور ہنڈیا کو چولہے پر ہی رہنے دیں اور وہیں سے سالن نکال نکال کر کھلاتے جاؤ سب کو کھانا کھلایا اور کھانے والے ایک ہزار تھے تو میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ سب کھا کر چلے گئے اور ہماری ہنڈیا اسی طرح جوش مار رہی تھی اور آٹا بھی پک رہا تھا (روٹیاں پکائی جارہیں تھیں) اور وہ اتنا ہی تھا کہ جتنا پکانے سے پہلے تھا۔

جسم مبارک کی برکت اور جاذبیت:۔

حضرت سنان بن طلق یمامیؓ روایت کرتے ہیں کہ بنو حنیفہ سے میں پہلا شخص ہوں جو کہ وفد بن کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دیکھا کہ حضور ﷺ اپنا سر مبارک دھو رہے ہیں مجھے دیکھ کر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے بنو یمامہ بیٹھ جا اور تو بھی اپنا سر دھو لے میں نے اپنا سر دھویا اور پھر میں نے اسلام قبول کیا اور نبی اکرم ﷺ نے مجھے ایک خط لکھ کر عنایت فرمایا بعد ازاں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے اپنی قمیص کا ایک ٹکڑا مبارک عطا کر دیجئے تاکہ میں اس سے انس حاصل کیا کروں یہ سن کر شفیق امت ﷺ نے مجھے قمیص مبارک کا ٹکڑا مبارک عطا کر دیا۔ یعنی وہ قمیص مبارک کا تبرک ان کے پاس تھا اور وہ جب بھی اسے دھو کر کسی بیمار کو پلاتے تو اللہ تعالیٰ اس کو شفا عطا فرما دیتا۔ (حجۃ اللہ علی العلمین ص ۴۲۶)

حجۃ اللہ علی العلمین کے صفحہ نمبر ۲۳۴ پر درج ہے کہ ہر وہ جانور جس پر نبی رحمت والی امت نے کسی وقت بھی سواری کی تو آپ کے جسم مبارک کے مس ہو جانے کی برکت سے وہ جانور اسی

Marfat.com

حالت پر ہی رہا وہ کبھی بھی بوڑھا نہ ہوا۔

جسم مبارک کی حفاظت:۔

سیّدنا ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ابو جہل نے پوچھا کیا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سجدہ کرتا ہے۔لوگوں نے کہاہاں یہ سن کر اس ملعون نے کہا کہ مجھے لات وعزیٰ کی قسم اگر میں اسے سجدہ کرتے دیکھوں تو میں اس کی گردن کو مسل دوں یا اس کا منہ مٹی میں خاک آلود کردوں پھر وہ ایک دن آیا جب حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اس نے ارادہ کیا کہ گردن مبارک پر چڑھ جائے لیکن دیکھنے والوں نے دیکھا کہ وہ پیچھے کو بھاگا جا رہا ہے۔لوگوں نے پوچھا کہ کیا ہوا تو اس بدبخت نے جواب دیا میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان آگ کی خندق ہے اور مجھے خوف ہے۔یہ سن کرامت کے والی نے فرمایا کہ اگر یہ میرے قریب آتا تو فرشتے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے۔

(خصائص الکبریٰ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۲۶)

سیدنا ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن ابو جہل نے کہا کہ اے سرداران قریش تم دیکھتے ہو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کیا کیا ہے، ہمارے خداؤں کو برا کہتا ہے، ہمارے مذہب پر دھبے لگاتا ہے، ہمارے باپ دادا کو برا کہتا ہے اور ہمیں بیوقوف بناتا ہے لہٰذا میں اللہ سے وعدہ کرتا ہوں کہ کل میں پتھر لے کر بیٹھوں گا اور جب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نماز پڑھے گا تو میں یہ پتھر مار کر اس کا سر پھوڑ دوں گا اس کے بعد بنو عبد مناف نے جو کرنا ہو وہ کرلے گا اور پھر جب صبح ہوئی تو وہ پتھر لے کر بیٹھ گیا اور سرداران قریش بھی صبح کے وقت مجلس لگا کر بیٹھ گئے کہ دیکھیں کہ ابو جہل کیا کرتا ہے (کیونکہ اس نے کل قسم کھائی تھی) اور جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا تو ابو جہل نے پتھر اٹھایا اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی

Marfat.com

طرف آیا لیکن جب قریب آیا تو اچانک پیچھے گھبراتا ہوا گرتا پڑتا بھاگا حتیٰ کی پتھر اس کے ہاتھ سے گر گیا یہ منظر دیکھ کر سرداران قریش اٹھ کھڑے ہوئے اور پوچھا کہ سردار جی کیا ہوا ہے اس نے کہا کہ جب میں محمد (ﷺ) کے قریب گیا تو ایک بہت بڑا بیل دیکھا جس کا سر بہت بڑا ہے دانت لمبے لمبے ہیں اس نے چاہا کہ مجھے دبوچ لے تو میں ڈر کر بھاگ آیا ہوں یہ سن کر جان دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ جبرائیل علیہ السلام تھے اور اگر یہ ابوجہل تھوڑا سا اور آگے آتا تو جبرائیل اس کو پکڑ لیتے۔

(خصائص الکبریٰ جلد نمبر ۱ ص ۱۲۶)

موئے مبارک کی برکتیں اور کمالات:۔

حضرت ام المؤمنین امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں سیّد دو عالم ﷺ کے بال مبارک تھے جو انہوں نے ایک چاندی کی ڈبیہ میں رکھے ہوئے تھے آپ کے پاس جب کوئی بیمار آتا تو آپ فرماتی کہ جاؤ پانی کا پیالہ لاؤ پھر آپ اس مبارک ڈبیہ کو اس پیالہ میں چکر لگا کر دے دیتیں اس پانی کو جو بیمار پیتا وہ شفایاب ہو جاتا۔ چنانچہ صحیح بخاری اور مشکوٰۃ شریف میں یہ حدیث بحوالہ صحیح موجود ہے حضرت عثمان بن عبد اللہ بن موہب ؒ فرماتے ہیں میرے گھر والوں نے مجھے امّ المؤمنین امّ سلمہ کے ہاں پانی کا پیالہ دے کر بھیجا کیونکہ امّ المؤمنین امّ سلمہ ؓ کے پاس ایک چاندی کی ڈبیہ تھی اس میں آپ نے رحمت دو عالم ﷺ کے موئے مبارک سنبھال کر رکھے ہوئے تھے اور جب کوئی کسی قسم کا بیمار آتا آپ اس چاندی کی ڈبیہ مبارکہ کو پیالہ میں حرکت دے دیتیں وہ بیمار اس مبارک پانی کو پی لیتا اسے شفا مل جاتی راوی فرماتے ہیں میں نے اس ڈبیہ مبارکہ میں غور سے دیکھا تو سرخی مائل بال مبارک نظر آئے۔ (صحیح بخاری ص ۸۷۵ ج ۲)

Marfat.com

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے والد ماجد شاہ عبدالرّحیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک بار مجھے بخار کا عارضہ لاحق ہوا اور بیماری طول پکڑ گئی حتیٰ کہ زندگی سے نا امیدی ہوگئی اسی دوران مجھے غنودگی ہوئی تو میں نے شیخ عبدالعزیز کو دیکھا وہ تشریف لا رہے ہیں اور فرمایا بیٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیری عیادت (بیمار پرسی) کے لیے تشریف لا رہے ہیں اور غالباً اسی طرف سے تشریف لائیں گے جس طرف تیری چار پائی کی پائنتی ہے، لہٰذا اپنی چار پائی کو پھیر لو تا کہ تمہارے پاؤں اس طرف نہ ہوں یہ سن کر مجھے کچھ افاقہ ہوا اور چونکہ مجھے گفتگو کرنے کی طاقت نہ تھی میں نے حاضرین کو اشارہ سے سمجھایا کہ میری چار پائی پھیر دو انہوں نے چار پائی کا رخ پھرا ہی تھا کہ امت کے والی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا ”کیف حالك یا بنیّ“ اے میرے پیارے بیٹے کیا حال ہے۔ اس ارشاد گرامی کی لذت مجھ پر ایسی غالب ہوئی کہ مجھے وجد آ گیا اور زاری و بے قراری کی عجیب حالت مجھ پر طاری ہوئی پھر مجھے میرے آقا رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح گود میں لیا آپکی ریش مبارک میرے سر پر تھی اور پیراہن مبارک میرے آنسوؤں سے تر ہو گیا پھر آہستہ آہستہ یہ حالت سکون سے بدل گئی۔ بعد ازاں میرے دل میں خیال آیا کہ مدت گزر گئی ہے اس شوق میں کہ کہیں سے سیّد دو عالم امّت کے والی صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک نصیب ہوں۔ آج کتنا کرم ہو اگر مجھے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم یہ دولت عطا فرمائیں۔ بس یہ خیال آنا ہی تھا کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے اس خیال پر مطلع ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ریش مبارک پر ہاتھ پھرا اور دو بال مبارک مجھے عطا فرمائے پھر یہ خیال آیا کہ بیدار ہونے کے بعد یہ بال مبارک میرے پاس رہیں گے یا نہیں تو یہ خیال آتے ہی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹا یہ دونوں بال مبارک تیرے پاس رہیں گے۔ بعد ازاں حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم نے درازی عمر اور کلی صحت کی بشارت دی تو مجھے اسی وقت آرام ہو گیا۔ میں بیدار ہوا اور میں نے چراغ منگوایا اور دیکھا تو وہ دونوں بال

Marfat.com

مبارک میرے ہاتھ میں نہیں تھے میں غمگین ہوا اور پھر دوبارہ جناب رسالت مآب ﷺ کی طرف متوجہ ہوا پھر دیکھا کہ امت کے والی سرکار دو عالم ﷺ جلوہ افروز ہیں اور فرما رہے ہیں بیٹا ہوش کر میں نے دونوں بال مبارک تیرے تکیے کے نیچے احتیاط سے رکھ دیے ہیں وہاں سے لے لو میں نے بیدار ہوتے ہی تکیے کے نیچے سے وہ دونوں موئے مبارک لے لیے اور ایک پاکیزہ جگہ میں نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ محفوظ کر لیے۔ چونکہ بخار کے بعد کمزوری غالب آ گئی تھی بدیں وجہ حاضرین نے سمجھا کہ شاید موت کا وقت آ گیا ہے لہٰذا وہ رونے لگ گئے۔ مجھے چونکہ کمزوری غالب تھی اس وجہ سے مجھ میں بات کرنے کی طاقت نہ تھی تو میں نے اشارہ سے سمجھایا میں ابھی مرتا نہیں پھر کچھ عرصہ بعد مجھے طاقت حاصل ہوگئی اور میں بالکل تندرست ہو گیا۔

روح البیان کے صفحہ نمبر ۲۵۹ جلد نمبر ۳ پر یہ حدیث درج ہے کہ سید دو عالم ﷺ کا بال مبارک یا آپ کا عصا مبارک یا کوڑا مبارک کسی بڑے سے بڑے گناہگار کی قبر پر رکھ دیے جائیں (بشرطیکہ وہ صحیح العقیدہ مومن ہو) تو ضرور وہ گنہگاران تبرکات کی وجہ سے بخشا جائے گا۔

زبان مبارک کے اعجاز و کمالات:۔

سیدنا سلمہ بن اکوع صحابیؓ راوی ہیں

"انَّ رجلاً اَکَلَ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ ﷺ بِشِمَالِه فَقَالَ کُلۡ بِیَمِیۡنِكَ قَالَ لَا اَسۡتَطِیۡعُ قَالَ لا اسۡتَطَعۡتَ مَا مَنَعَهٗ اِلَّا الۡکِبۡرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا اِلیٰ فِیۡهِ"

(مسلم شریف ص ۱۷۲ ج ۲)

یعنی ایک آدمی اپنے بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا حالانکہ رسول اللہ ﷺ بھی تشریف فرما تھے اسے دیکھ کر فرمایا دائیں ہاتھ سے کھا اس نے براہ تکبر کہہ دیا میں دائیں ہاتھ سے کھا نہیں سکتا یہ سن کر سیّد

Marfat.com

دوعالم ﷺ کی زبان حق ترجمان سے یہ لفظ صادر ہوا "لا استطعت" تو دائیں ہاتھ سے نہیں کھا سکے گا راوی فرماتے ہیں پھر مرتے دم تک اس بے ادب کا دایاں ہاتھ منہ تک جا ہی نہ سکا۔

حکیم بن ابوالعاص حبیب خدا ﷺ کی مجلس میں بیٹھا کرتا تھا اور جب رسول اکرم ﷺ جو کچھ ارشاد فرماتے تو وہ اپنا منہ ٹیڑھا کرتا نبی اکرم ﷺ نے دیکھ لیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی زبان پر یہ جملہ جاری کردیا "کن کذالك" تو ایسا ہی ہوجا پھر اس گستاخ کا منہ مرتے دم تک سیدھا ہوا ہی نہیں۔

(خصائص الکبریٰ ص ۷۹ ج ۲)

سیدنا ابن عمر صحابیؓ راوی ہیں کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ اچانک ایک اعرابی آیا اس کو سرکار ﷺ نے ایمان کی دعوت دی تو اس نے کہا کہ آپ کے رسول ہونے پر کیا دلیل ہے حضور ﷺ نے فرمایا یہ جو درخت نظر آرہا ہے اگر یہ آکر گواہی دے تو ایمان لائے گا اس نے کہا کہ ہاں کیوں نہیں تو سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا یعنی اس درخت کو بلایا تو سب نے دیکھا کہ وہ درخت جلدی سے زمین کو چیرتا ہوا حاضر ہوگیا تو آپ ﷺ نے اس سے تین مرتبہ گواہی طلب کی تو اس نے تینوں مرتبہ باآواز گواہی دی پھر وہ رسول اکرم ﷺ سے اجازت طلب کر کے واپس اپنی جگہ چلا گیا (مشکوۃ المصابیح ص ۵۴۱)

سیدنا خبیب بن یساف راوی ہیں کہ میں ایک جنگ میں شریک ہوا تو دوران جنگ کسی نے میرے بازو پر حملہ کیا۔ میرا بازو کٹ گیا۔ میں اسے پکڑ کر دربار رسالت میں حاضر ہوگیا۔ یہ دیکھ کر امام الانبیاء نے آب دہن مبارک لگا کر میرا بازو میرے کندھے سے جوڑ دیا اور میں اسی وقت ٹھیک ہوگیا اور میں نے اسی بازو کے ساتھ اسی دشمن کو قتل کردیا جس نے میرا بازو کاٹا تھا۔

(شفا شریف ج ۱ ص ۲۱۳)

سیدنا خلاد بن رافع اور ان کے بھائی رفاعہ بدر کی طرف نکلے اور ایک اونٹ پر دونوں سوار

Marfat.com

تھے۔ جب وہ روحا کے قریب پہنچے تو چونکہ اونٹ نہایت ہی لاغر تھا وہ بیٹھ گیا، کمزوری کی وجہ سے اٹھتا نہیں تھا، دونوں بھائی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے دعا کی کہ یا اللہ ہمیں بدر تک پہنچا دے تو ہم اس اونٹ کو ذبح کر کے تقسیم کر دیں گے اچانک نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور دیکھ کر فرمایا کیا ہوا ہم نے ماجرا عرض کیا تو نبی رحمت ﷺ سواری سے اترے اور وضو فرمایا پھر پانی میں کلی مبارک ڈال دی اور فرمایا کہ یہ پانی اس کے منہ میں ڈال دو اور اس کے سر پر گردن پر اور کوہانڈ پر ڈال دو ، ہم نے ایسا ہی کیا اور سرکار ﷺ نے دعا کی اونٹ اٹھا اور دوڑنا شروع کیا حتیٰ کہ ہم سب سے اگلے قافلے تک پہنچ گئے اور بدر پر جا کر ہی رکے۔ پھر ہم نے اپنی اس نذر کے مطابق اس اونٹ کو ذبح کیا اور پھر اس کے گوشت کو لوگوں میں تقسیم کر دیا۔

(حجۃ اللہ علی العلمین ص ۴۳۴)

سیّدنا ابوامامۃ صحابیؓ نے فرمایا کہ ایک عورت جو کہ بڑی زبان دراز تھی لوگوں کو گالی گلوچ بہت کیا کرتی تھی۔ ایک دن وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزری اور حضور ﷺ ثرید تناول فرما رہے تھے اس عورت نے ثرید طلب کیا تو حضور ﷺ نے عطا فرمایا۔ وہ کہنے لگی کہ جو لقمہ آپ کے منہ میں ہے وہ عنایت کریں، سرکار ﷺ نے عطا کر دیا اس عورت نے اس لقمہ کو کھا لیا وہ حیادار بن گئی اور آخر دم تک کبھی کسی کو بھلا برا نہیں کہا۔

(حجۃ اللہ علی العلمین ص ۴۳۶)

بیہقی نے سیّدنا انسؓ سے روایت کیا ہے کہ ایک یہودی نے سرکار ﷺ کی داڑھی مبارک کو صاف کیا (اس میں کوئی چیز پڑ گئی تھی) پس آپ نے فرمایا "اللھمّ جمّلہ" یا اللہ اس کو خوبصورت کر دے۔ اس یہودی کی داڑھی کے سارے بال سفید ہو چکے تھے آپ ﷺ کی دعا سے پھر سیاہ ہو گئے۔

(حجۃ اللہ علی العلمین ص ۴۳۷)

Marfat.com

سیّدنا نابغہ صحابیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو شعر سنایا تو آپ نے پسند فرما کر یہ دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تیرے دانت نہ گرائے تو اس دعا کی ایسی برکت ہوئی کہ سو سال سے زیادہ عمر شریف ہوگئی مگر ایک دانت بھی نہ گرا۔

(سیرت رسول عربی ﷺ)

آنکھ مبارک کا کمال واعجاز:۔

صحیح مسلم شریف کی یہ حدیثِ مبارکہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو لپیٹ دیا تو میں نے اسے مشرق ومغرب سے دیکھ لیا۔

(صحیح مسلم شریف ج۲ص۳۹۰)

سیّدنا انس صحابیؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم سیّدنا فاروق اعظمؓ کے ہاں تھے آپ نے ہمیں جنگ کی باتیں سنانا شروع کیں اور فرمایا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے پہلے ہی بتادیا تھا کہ کل یہاں فلاں کافر مرے گا اور یہاں فلاں کافر مرے گا۔ سیّدنا فاروق اعظم نے فرمایا کہ قسم ہے مجھے اس ذات کی جس نے اپنے حبیب کو سچا نبی بنا کر بھیجا ہے جو نشان شاہ کونین نے لگائے تھے دوسرے دن دوران جنگ وہ کافر اسی جگہ پر مرے پڑے تھے۔ پھر ان کفار وغیرہ (ابوجہل) کو گھسیٹ کر بدر کے کنویں میں ڈال دیا گیا، ایک دوسرے کے اوپر پھینکے گئے اور جب حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ سارے کافر کنویں میں ڈال دیے گئے ہیں تو رسول اکرم ﷺ کنویں پر تشریف لائے اور فرمایا اے فلان بن فلان کیا جو وعدہ تم سے تمہارے رب نے اور اس کے رسول نے کیا تھا وہ تم نے پالیا ہے یا نہیں، بیشک جو میرے ساتھ میرے رب کریم نے وعدہ فرمایا

Marfat.com

تھا وہ برحق ہمیں پہنچا ہے یہ سن کر سیّدنا فاروق اعظم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ان کافروں کی بے جان لاشوں سے گفتگو فرما رہے ہیں کیا یہ سن رہے ہیں اس پر والی امت نے فرمایا تم ان سے زیادہ نہیں سنتے مگر ہاں یہ بات ہے کہ اب یہ جواب نہیں دے سکتے۔

(صحیح مسلم شریف ص۱۰۲ ج۲)

سیّدنا سہل بن حنظلہؓ روایت کرتے ہیں کہ اسلامی لشکر اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کی معیت میں حنین کی طرف روانہ ہوا اور رات گئے تک چلتے رہے پھر ایک گھوڑ سوار آیا اور عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ میں نے پہاڑ پر چڑھ کر دیکھا ہے بنو ہوازن سارے کے سارے اپنی عورتوں اور مال مویشی سمیت حنین میں اکٹھے ہو رہے ہیں یہ سن کر امت کے والی مسکرائے اور فرمایا "تِلْكَ غَنِيمَةُ الْمُسْلِمِيْن غَداً انشاء اللّٰه تعالیٰ" یعنی یہ سب کچھ کل انشاءاللہ تعالیٰ مسلمانوں کو غنیمت ہاتھ آئے گا۔ (اور پھر ایسا ہی ہوا)

(مشکوۃ شریف ص۵۴۲)

سیدنا ابو ہریرہؓ نے فرمایا جب صدقہ فطر جمع ہوا تو حبیب مکرم نے اس کی حفاظت پر مجھے مأمور کیا رات کو اچانک ایک شخص آیا اور اس نے اس صدقہ فطر کے مال سے جھولی بھرنا شروع کر دی تو میں نے اسے پکڑ لیا اور اسے کہا میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر کروں گا، یہ سن کر اس نے منت سماجت شروع کر دی کہ میں محتاج ہوں عیالدار ہوں اور بڑا ہی مجبور ہوں، یہ سن کر میں نے اسے چھوڑ دیا اور جب صبح ہوئی اور میں دربار رسالت میں حاضر ہوا تو جاتے ہی سرکار ﷺ نے پوچھا کہ اے ابو ہریرہ رات والے چور کا کیا ہوا میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ جب اس رات والے چور نے زیادہ ہی منت سماجت شروع کر دی تو مجھے رحم آیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔ یہ سن کر شاہ کونین ﷺ نے فرمایا کہ اس نے جھوٹ بولا تھا وہ آج پھر آئے گا

Marfat.com

۔اب مجھے یقین ہوگیا کہ اب وہ ضرور آئے گا کیونکہ سرکار ﷺ نے فرمادیا ہے چنانچہ میں دوسری رات اس کا انتظار کرتا رہا پھر وہ آیا اور اس نے جھولی بھرنی شروع کردی تو میں نے اسے دبوچ لیا اور کہا کہ اب میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا، اب تجھے ضرور سرکار ﷺ کی عدالت میں پیش کروں گا، اس نے پھر منت سماجت شروع کردی اور بعد میں کہا کہ میں آئندہ نہیں آؤں گا مجھے رحم آگیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا اور جب صبح ہوئی اور میں دربار رسالت ﷺ میں حاضر ہوا تو سرکار ﷺ نے جاتے ہی پوچھا کہ اے ابوہریرہ رات والے چور کی سناؤ میں نے سارا ماجرہ بیان کردیا، یہ سن کر سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ جھوٹ بول گیا ہے وہ پھر آئے گا، اور مجھے پھر یقین ہوگیا کہ وہ ضرور آئے گا کیونکہ سرکار ﷺ کی زبان حق ترجمان سے صادر ہوگیا ہے کہ وہ پھر آئے گا۔ چنانچہ تیسری رات پھر میں انتظار کرنے لگا تو وہ آیا اور آتے ہی جھولی بھرنا شروع کردی پھر میں نے دبوچ لیا اور کہا کہ یہ آخری اور تیسری بار ہے اب نہیں چھوڑوں گا، ضرور سرکار دوجہاں ﷺ کی عدالت میں پیش کروں گا، پھر اس نے منت سماجت شروع کردی، میں نے کہا تو وعدہ کرتا ہے کہ اب نہیں آؤں گا اور تو پھر آجاتا ہے، لہٰذا اب میں نہیں چھوڑتا تو اس چور نے کہا اے ابوہریرہ میں تجھے چند ایسے کلمات سکھاتا ہوں کہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تجھے نفع عطا فرمائے گا، یہ سن کر میں نے کہا کہ بتا، تو اس نے کہا اے ابوہریرہ رات کو جب تو بستر پر لیٹے تو آیت الکرسی پڑھ لیا کر تو اللہ تعالیٰ تجھ پر ایک حفاظت کرنے والا بھیج دے گا اور پھر رات بھر شیطان تیرے قریب نہ آئے گا تو میں نے اس کو چھوڑ دیا اور جب صبح ہوئی تو حاضرِ دربار رسالت ہوا تو سرکار دوعالم ﷺ نے پوچھا کہ ابوہریرہ رات والے چور کی سناؤ تو میں نے سارا ماجرہ بیان کردیا تو سرکار ﷺ نے فرمایا وہ بڑا جھوٹا ہے لیکن تجھ سے سچ کہہ گیا ہے، ابوہریرہ جانتے ہو تین رات آپ کا واسطہ کس کے ساتھ پڑا میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میں نہیں جانتا تو فرمایا وہ شیطان تھا۔

(بخاری شریف ج ا ص ۳۱۰)

Marfat.com

سیّدنا زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں مجھے میرے آقا ﷺ نے فرمایا کہ اے زید جاؤ ابو بکرؓ کے پاس وہ آپ کو ملیں گے اپنے گھر میں انہوں نے احتبا کیا ہو گا، جا کر ان کو جنت کی خوشخبری سناؤ، اس کے بعد عمر کے ہاں جا کر ان کو جنت کی خوشخبری سناؤ اور آپ کو ثنیہ کے پاس ملیں گے اور وہ گدھے پر سوار جا رہے ہوں گے، پھر عثمان کو جا کر جنت کی خوشخبری سناؤ اور وہ آپ کو بازار میں خرید و فروخت کرتے ملیں گے ان کو جنت کے ساتھ سخت آزمائش کی بھی خبر دینا، میں مندرجہ بالا حکم لے کر گیا تو جیسے شاہ کونین ﷺ نے بتایا تھا بالکل اسی طرح ہی میں نے پایا۔

(حجۃ اللہ علی العلمین ص ۴۷۱)

چہرہ انور کے اعجاز و کمالات:۔

امّ المؤمنین عائشہ صدیقہ بنت الصدیقؓ نے فرمایا میں سحری کے وقت گھر میں کپڑا سی رہی تھی کہ اچانک سوئی گر گئی اور چراغ گل ہو گیا اتنے میں رسول اکرم رحمت کائنات ﷺ تشریف لے آئے تو سارا گھر سرکار کے چہرہ انور کے نور سے روشن ہو گیا اور سوئی مل گئی۔

(خصائص الکبریٰ ص ۶۲)

حضرت سعید بن مطرفؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے پر لازم کیا ہوا تھا کہ اتنی مقدار میں درود پاک پڑھ کر سویا کروں گا، اور روزانہ پڑھتا رہا ایک دن اس بالاخانہ میں جہاں میں درود پاک پڑھا کرتا تھا وہاں میری بیوی آ کر سو گئی درود پاک پڑھتے پڑھتے میری آنکھ سو گئی اور قسمت جاگ اٹھی کیا دیکھتا ہوں کہ جس ذات پاک پر درود پاک پڑھتا ہوں وہ میرے بالاخانہ میں جلوہ گر ہوئے ہیں دروازہ سے اندر تشریف لائے تو سرکار ﷺ کے چہرہ انور سے سارا بالاخانہ جگمگا اٹھا پھر شاہ کونین میرے قریب تشریف لائے اور فرمایا میرے پیارے امتی اے سعید جس منہ

Marfat.com

سے تو مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے میں اس کو بوسہ دوں تو میں نے از راہ ادب اپنا رخسار آگے کر دیا، رحمت دو عالم ﷺ نے میرے رخسار پر بوسہ دیا تو ایسی پیاری خوشبو مہکی کہ دنیا کی تمام خوشبوئیں اس کے سامنے ہیچ ہیں اور اس خوشبو مبارک کی مہک سے میری سوئی ہوئی بیوی بیدار ہو گئی اور ہم کیا دیکھتے ہیں کہ سارا گھر خوشبو سے معطر ہے بلکہ آٹھ دن تک خوشبو کی لائٹیں نکلتی رہیں۔

(القول البدیع ص ۱۳۵)

سیّدنا عمار بن یاسرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ربیع بنت معوذؓ سے عرض کیا کہ آپ رسول اکرم ﷺ کی صفت بیان کریں یہ سن کر آپ نے فرمایا اگر تو سرکار علیہ الصلوۃ والسلام کے چہرہ انور کو دیکھے تو کہے گویا سورج نکلا ہوا ہے۔

(مشکوۃ شریف ص ۵۱۷)

کان مبارک کے اعجاز و کمالات:۔

سیّدنا یعلی بن مرۃ ثقفیؓ فرماتے ہیں میں نے تین معجزے رحمت کائنات ﷺ کے دیکھے ہیں ایک یہ کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے اچانک ایک اونٹ جس پر پانی لایا جا رہا تھا وہ گزرا اور جب اس نے اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کو دیکھا تو اس نے ایک آواز نکالی یہ آواز سن کر رحمت دو عالم ﷺ ٹھہر گئے اور فرمایا اس کا مالک کہاں ہے مالک حاضر ہو گیا تو رحمت کائنات ﷺ نے فرمایا یہ اونٹ میرے ہاتھ فروخت کر دے یہ سن کر اس مالک نے عرض کیا حضور ہم بغیر قیمت کے آپکو پیش کر دیتے ہیں لیکن یہ ایک ایسے گھرانے کا اونٹ ہے جن کا کاروبار یہی اونٹ ہے (اس پر محنت مزدوری کر کے پانی لا کر گزارا کرتے ہیں) اس پر والی کونین ﷺ نے فرمایا جو تو نے کہا ہے درست ہے لیکن اس اونٹ نے میرے دربار میں شکایت کی ہے

Marfat.com

میرا مالک مجھ سے کام زیادہ لیتا ہے اور چارہ کم دیتا ہے۔ لے جا اس کو اور آئندہ ایسا مت کرو پھر ہم آگے چلے اور ایک جگہ سرکار ﷺ نے آرام فرمایا تو ہم نے کیا دیکھا کہ ایک درخت زمین کو چیرتا دوڑتا آرہا ہے وہ حاضر ہوا اور اس نے اپنی ٹہنیاں اور پتے حبیب ذوالجلال ﷺ پر جھکا دیے، تھوڑی دیر بعد وہ درخت واپس ہوا اور اپنی جگہ جا کر کھڑا ہو گیا اور جب آقا دو جہاں ﷺ بیدار ہوئے تو ہم نے درخت والا واقع بیان کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا اس درخت نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی تھی کہ میں تیرے حبیب کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کرنا چاہتا ہوں اور اس کو اجازت مل گئی تھی اور یہ مجھے سلام کرنے آیا تھا، پھر ہم آگے اور ایک پانی پر سے گزرے تو ایک عورت ایک دیوانے بچے کو لیکر حاضر ہوئی اور ماجرہ عرض کیا رحمت کائنات ﷺ اس بچے کا نتھنا پکڑ کر فرمایا اے بلا نکل جا میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں میرا نام محمد (ﷺ) ہے اور ہم آگے چلے گئے اور جب واپس لوٹے تو وہ عورت حاضر ہوئی اس سے رسول اللہ ﷺ نے بچے کے متعلق پوچھا تو وہ عورت بولی قسم ہے مجھے اس ذات کی جس نے آپ کو رسول برحق بنایا ہے آپ کے تشریف لے جانے کے بعد اس کو کوئی کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۴۰)

سیّدنا ابوایّوب صحابیؓ نے فرمایا رسول اکرم ﷺ باہر نکلے حالانکہ سورج غروب ہو چکا تھا اچانک ایک آواز سنی تو فرمایا یہ یہودیوں کے عذاب کی ہے جو ان یہودیوں کو ان کی قبروں میں ہو رہا ہے۔ (بخاری شریف ص ۲۸۴ ج ۱)

صحیح مسلم شریف کے صفحہ نمبر ۳۹۰ اور جلد نمبر ۲ پر یہ حدیث درج ہے کہ عبداللہ بن یزید حضرت حذیفہ صحابیؓ سے روایت ہے کہ مجھے رحمت دو عالم ﷺ نے وہ سب کچھ بتا دیا جو کہ قیامت کے دن تک ہونے والا ہے اور میں نے ہر چیز کے متعلق رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام

Marfat.com

سے سوال کیا لیکن میں یہ سوال حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے نہ کرسکا کہ مدینہ والوں کو مدینہ منورہ سے کیا چیز نکالے گی۔

(صحیح مسلم شریف ص ۳۹۰ ج ۲)

سیّدنا جریر بجلیؓ کو سرکار ﷺ نے فرمایا اے جریر کیا تو مجھے خلصہ بت کے پجاریوں سے نہیں بچائیگا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں گھوڑے پر بیٹھ نہیں سکتا میں گر جاتا ہوں تو حبیب مکرم ﷺ نے یہ سن کر میرے سینے پر ہاتھ مارا اور دعا کی

"اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْہُ وَاجْعَلْہُ ھَادِیاً مَھْدِیّاً" تو پھر میں کبھی گھوڑے سے نہیں گرا اور میں ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر ذوالخلصہ پر حملہ آور ہوا اور اسے گرا کر جلا دیا۔

(بخاری شریف ج ۲ ص ۶۲۴)

سیّدنا عکاشہ بن محصنؓ راوی ہیں کہ جنگ بدر میں میری تلوار ٹوٹ گئی تو سیّد العلمین ﷺ نے مجھے ایک لکڑی پکڑا دی، جب میں نے اپنے ہاتھ میں لکڑی پکڑی تو وہ ایک سفید رنگ کی لمبی تلوار بن گئی جسکے ساتھ میں لڑتا رہا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو شکست دے دی اور وہ تلوار حضرت عکاشہ کے ہاتھ میں موت تک رہی۔

(الخصائص الکبری ص ۲۰۵ ج ۱)

سیّدنا جعیلؓ فرماتے ہیں کہ ایک جنگ میں میں سیّد العلمین ﷺ کے ساتھ تھا، میرا گھوڑا جو کہ نہایت ہی کمزور اور مریل تھا جس کی وجہ سے میں سب سے پیچھے رہ گیا۔ اچانک پیچھے سے حبیب کریم ﷺ تشریف لائے اور اپنی چھڑی مبارک سے اس گھوڑے کو تیز کیا تو وہ ایسا تیز ہوا کہ میں لگام کھینچ کھینچ کر تھک گیا وہ رکتا ہی نہیں تھا حتیٰ کہ سب سے آگے گزر گیا۔

(خصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۶۳،۶۴)

Marfat.com

سیّدنا محمد بن صالح راوی ہیں کہ محارب کا وفد دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اس وفد میں حضرت خذیمہ ؓ بھی شامل تھے سیّد دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خذیمہ کے چہرے پر دست مبارک پھیرا تو وہ روشن اور چمکدار ہو گیا۔

(حجۃ اللہ علی العلمین ص ۴۳۵)

سیدنا عتبہ بن فرقہ سلمیؓ کی چار بیویاں تھیں وہ آپس میں سوکن پن کی بنا پر اچھی اچھی خوشبو منگوا کر لگاتیں لیکن جب ان کے خاوند حضرت عتبہؓ گھر تشریف لاتے تو سب خوشبوئیں مات ہو جاتیں اور حضرت عتبہ کی خوشبو ہی غالب رہتی حالانکہ آپ کبھی خوشبو نہ لگایا کرتے تھے بلکہ جب حضرت عتبہ باہر نکلتے تو لوگ کہتے کہ ہم نے کبھی ایسی خوشبو نہیں دیکھی جیسا کہ حضرت عتبہ کے جسم سے آتی ہے۔ایک دن چاروں بیویاں اکٹھی ہو کر استفسار کرتی ہیں کہ آپ سے ایسی خوشبو کہاں سے آتی ہے کہ جس سے ہم سب بیگمات کی خوشبوئیں مات ہو جاتیں ہیں حالانکہ آپ نے کبھی خوشبو بھی لگائی نہیں تو حضرت عتبہ صحابی نے فرمایا کہ مجھے پت نکل آئی تھی جو کہ بہت تکلیف دیتی تھی میں دربار رسالت میں حاضر ہو گیا اور شکایت کی، میری شکایت سن کر شاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کہا کہ کرتا اتار کر بیٹھ جائیں، میں بیٹھ گیا نبی رحمتؐ نے دونوں ہاتھوں پر پھونک لگا کر میرے جسم پر پھیر دیے اس وقت سے میرے جسم سے خوشبو مہکتی رہتی ہے۔

(خصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۸۴)

سیّدنا معاذ بن عفراؓ کی بیوی کو برص کی بیماری تھی، وہ دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی تو شاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اپنا عصا مبارک اس کے جسم پر پھیر دیا تو وہ اسی وقت تندرست ہو گئی۔ (سیرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم)

Marfat.com

سیدنا جابرؓ بیان فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے موقع پر لشکر کو پیاس لگی اور رحمت کائنات کے سامنے پانی کا پیالہ تھا سرکار ﷺ نے اس سے وضو کیا تو لشکری سرکار ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر عرض گزار ہوئے یارسول اللہ ﷺ اور پانی نہیں جس کے ساتھ ہم لوگ وضو کریں اور پئیں پس یہی پانی ہے جو جناب ﷺ کے برتن میں ہے یہ سن کر رحمت والے نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک اس برتن میں رکھ دیا تو پانی نے جوش مارنا شروع کر دیا اور انگشتہائے مبارکہ کے درمیان سے پانی یوں نکلا جیسے چشمے بہہ نکلے ہیں حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہم سب نے وضو کیے اور پانی پیا یہ بیان سن کر حضرت جابرؓ سے کسی نے استفسار کیا کہ آپ کتنے لوگ تھے تو آپ نے فرمایا کہ اگر ہم لاکھ لوگ بھی ہوتے تو پانی ختم نہ ہوتا مگر ہم پندرہ سو تھے۔

(بخاری شریف ج۲ص۵۹۸)

سیّدنا انس صحابیؓ راوی ہیں کہ جب سیّد العلمین ﷺ نے امّ المؤمنین زینبؓ سے نکاح کیا تو میری والدہ امّ سلیمؓ نے کھجور اور گھی، پنیر سے حلوہ تیار کیا اور اس کو ایک برتن میں ڈال کر مجھے فرمایا بیٹا انس یہ لے جا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اور عرض کر کہ یہ میری والدہ نے ہدیہ حاضر کیا ہے اور ساتھ سلام بھی عرض کرتی ہے نیز میری والدہ عرض کرتی ہے کہ یہ میری طرف سے حقیر سا ہدیہ ہے قبول فرمایئے میں نے وہ حلوہ اٹھایا اور دربار رسالت میں حاضر کر دیا، سرکار ﷺ نے فرمایا انس اسے رکھ دے اور فلاں فلاں صحابی کو بلا لاؤ کچھ صحابیوں کے سرکار ﷺ نے نام لیے اور ساتھ فرمایا کہ جو بھی تجھے راستے میں ملے سب کو دعوت دے اور جن جن کا حضور ﷺ نے نام لیا تھا ان سب کو دعوت دی اور جو راستے میں ملے سب کو دعوت دی اور جب میں پیغام دے کر واپس آیا تو سارا گھر بھرا ہوا ہے راوی فرماتے ہیں میں نے حضرت انس سے پوچھا کہ تم کتنے تھے فرمایا تقریباً تین سو تھے اور پھر میں نے دیکھا کہ شاہ کونین ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک اس حلوے پر

Marfat.com

رکھا اور کچھ پڑھا بعدازاں سرکار ﷺ دس دس کو بلاتے گئے اور کھلاتے گئے اور ساتھ یہ بھی تبلیغ کرتے گئے کہ اللہ کا نام لیکر کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ حضرات انس صحابی فرماتے ہیں کہ سب نے کھایا اور سیر ہو کر کھایا پھر حضور ﷺ نے فرمایا اے انس اپنا حلوہ اٹھالے۔ جب میں نے اٹھایا تو میں نہیں جانتا تھا کہ جب رکھا تھا اس وقت زیادہ ہے یا اب زیادہ ہے۔

(مشکوٰۃ شریف ص۵۳۹ ج۲)

سیّدنا جابر بن عبداللہ اور سیّدنا ابن مسعودؓ راوی ہیں کہ خانہ کعبہ کے اردگرد تین سو ساٹھ بُت رکھے ہوئے تھے بلکہ ان کو سکہ (قلعی) کے ساتھ مضبوط گاڑا ہوا تھا اور جب فتح مکہ کے دن سیّد دوعالم ﷺ تشریف لائے اور اپنی چھڑی مبارکہ کے ساتھ بتوں کی طرف اشارہ فرماتے جاتے اور بت اوندھے گرتے جاتے اور کچھ منہ کے بل گرتے جاتے تھے سرکار ﷺ ساتھ ساتھ یہ پڑھتے جاتے تھے:"قل جآء الحقُّ وزھَق البَاطِلُ"

(حجۃ اللہ علی العٰلمین ۴۵۲)

سیدنا نافع بن حارثؓ راوی ہیں کہ ایک سفر میں نبی رحمت ﷺ کے ساتھ چار سو ہمراہی تھے اور ایک جگہ اترے جہاں پانی نہیں تھا جس کی وجہ ہم سفروں کو شاق گزرا تو اچانک ایک بکری آئی جس کے سینگ بڑے تیز تھے اس کو شاہ کونین ﷺ نے دوہا اور دودھ لشکر کو پلایا جس سے سارا لشکر سیر ہو گیا پھر فرمایا اے نافع اس بکری کو سنبھال رکھ لیکن میں جانتا ہوں کہ تو اسے سنبھال نہیں سکے گا، میں نے ایک لکڑی گاڑ کر اس کے ساتھ بکری مضبوط کر کے باندھ دی اور ہم سو گئے اور جب اٹھے تو دیکھا کہ بکری غائب ہے اور جب میں نے نبی اکرم ﷺ کو خبر دی تو آپ نے فرمایا کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ تو اس کو سنبھال نہیں سکے گا بس جس نے بھیجی تھی وہی لے گیا ہے۔

(خصائص الکبریٰ ج۲ ص۵۹)

Marfat.com

''بغیر سرمہ لگائے بھی حضور علیہ السلام کی چشمانِ مقدس سرمگیں ہوتیں''

''حضرت عزرائیل علیہ السلام کائنات کی ہر جاندار چیز کو ہر وقت دیکھتے ہیں جس کی موت کا وقت آجائے فوراً اس کی روح قبض کر لیتے ہیں۔ منکر نکیر کی آنکھیں ساری دنیا کے مُردوں کو ہر وقت دیکھتی ہیں اور ہر میت کے پاس پہنچ کر سوالات کرتے ہیں۔ میکائیل علیہ السلام بحکم الٰہی ہر ایک کی روزی کا انتظام کرتے ہیں۔ اور مخلوق اور اس کے رزق کو ہر وقت دیکھتے ہیں مگر سرکار علیہ السلام نے فرمایا!'' میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم سب نہیں دیکھ سکتے۔

(ترمذی ص ۵۵، مشکوٰۃ ص ۴۵۷)

''اور سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا!'' خدا کی قسم میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ یہ کمالات آج تک دنیا کی کسی آنکھ کو حاصل نہیں، تمام فلاسفر اور ماہرین نظر کا اتفاق ہے کہ دیکھنے کے لیے شرط ہے کہ وہ شے آنکھ کے سامنے ہو،''

(مشکوٰۃ ص ۸۲)

''آپ ﷺ نے نجاشی کا جنازہ حبشہ میں دیکھ لیا اور اس پر نماز بھی پڑھی اور مکہ معظمہ میں بیت المقدس کو دیکھ لیا جبکہ قریش نے آپ ﷺ سے بیت المقدس کا حال پوچھا (واقعہ معراج کے سلسلہ میں) اور جب آپ نے مدینہ منورہ میں اپنی مسجد کی تعمیر شروع کی تو وہیں سے مکہ میں خانہ کعبہ کو دیکھ لیا اور آپ کو ثریا میں گیارہ ستارے نظر آیا کرتے تھے۔

(خصائص الکبریٰ ج ۲، شواہد النبوۃ ص ۲۳۷)

''حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمۃ حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ آپؐ کے موئے مبارک کے متعلق یوں نقل فرماتے ہیں :::::::'' آپ ﷺ کے گیسوئے پاک نہ بالکل سیدھے تھے نہ بالکل گھنگھریالے بلکہ اس کے درمیانے درجے کے تھے۔ اگر بال مبارک دو طرف ہوتے

Marfat.com

تو مانگ نکل آتی ورنہ نہیں۔ جب آپ بالوں کو چھوڑ دیتے تو دونوں کانوں کی لو سے بڑھ جاتے"

(الشفاج اصفحہ نمبر ۱۵۵)

"روح البیان میں ہے کہ اگر کسی کی قبر پر حضور علیہ اسلام کا بال مبارک رکھ دیا جائے تو امید ہے کی اللہ اس کو عذاب نہیں دے گا۔"

"حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور علیہ السلام سے سنا جب کہ آپ نے اپنا ایک بال مبارک پکڑا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا۔" جس نے میرے ایک بال کی بھی بے ادبی کی اس پر جنت حرام ہے (پکا دوزخی ہے)

(کنز العمال ج ۲ ص ۲۷۶)

ایک بڑا حسین واقعہ ہے کہ" بلخ کا رہنے والا ایک تاجر بڑا دولت مند تھا اور علاوہ دنیا کی دولت کے اس کے پاس حضور علیہ السلام کے تین بال مبارک بھی تھے، تاجر فوت ہو گیا، دو ہی اس کے بیٹے تھے، آدھا آدھا مال اور ایک حضور علیہ السلام کا بال تو ان میں تقسیم ہو گیا اب تیسرے بال کا سوال آیا تو بڑے نے کہا اس کے دو ٹکڑے کر دیتے ہیں آدھا تو لے لے اور آدھا میں، چھوٹے نے کہا میں ہرگز سرکار علیہ السلام کے بال مبارک کے ٹکڑے نہیں ہونے دوں گا بڑے (لالچی) نے کہا اگر تجھے موئے مبارک سے اتنی محبت ہے تو تو تینوں بال لے لے اور ساری دولت و دنیا مجھے دے دے چھوٹے نے خوش ہو کر منظور کر لیا اپنا حصہ بھی دولت و دنیا کا اس کو دے دیا اور سرکار علیہ السلام کے تینوں موئے مبارک لے لیے، اب وہ روزانہ بالوں کی زیارت بھی کرتا اور کثرت سے درود سلام بھی پڑھتا، قدرت خداوندی سے بڑے کا مال کم ہونا شروع ہو گیا اور چھوٹے کے مال و عظمت میں دن بدن اضافہ ہونا شروع ہو گیا اور پھر کچھ ہی دنوں کے بعد چھوٹا بھائی فوت ہو گیا تو حضور علیہ السلام نے اس زمانہ کے ایک بزرگ کو خواب میں فرمایا کہ لوگوں

Marfat.com

سے کہہ دو کہ کوئی بھی حاجت یا مشکل کسی کو ہو تو اس لڑکے کی قبر پر جا کر دعا کرو مقصد پورا ہو جائے گا، چنانچہ اس کے بعد اس لڑکے کے مزار کی بڑی عظمت ہو گئی، لوگ وہاں جانے لگے یہاں تک کہ اتنی عزت وتوقیر اس مزار کی ہوئی کہ بڑے بڑے لوگ بھی اس مزار کے ادب کے پیش نظر سوار ہو کر نہیں گزرتے تھے۔ بلکہ بوجہ غایت ادب سواری سے اتر کر پیدل گزرتے تھے۔

''حضور پرنور، شافع یوم النشور ﷺ کے لبہائے مبارک نہایت ہی سرخی مائل تھے، یہی وہ مبارک ہونٹ تھے کبھی ہلتے تو قرآن نکلتا کبھی حرکت کرتے تو نبی کا فرمان نکلتا، یہی لب مبارک عرش معلیٰ پر جا کر بھی امت کی بخشش کے لیے متحرک رہے اور پیدائش سے لیکر قبر مبارک میں تشریف لے جانے تک امت کی بخشش کے لیے حرکت کرتے رہے۔

''حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور ﷺ کو قبر میں اتارا گیا تو میں نے آخری دیدار کی غرض سے چہرہ مبارک کی زیارت کی، میں نے دیکھا کہ لبہائے مبارک حرکت کر رہے ہیں۔ میں نے کان لگا کر سنا تو دعا فرما رہے تھے

''اللّٰھم اغفر لامتی'' اے اللہ میری امت کو بخش دے۔

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۴۴۲)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور علیہ السلام مسکراتے تو دندان مبارک سے ایسا نور نکلتا کہ دیواریں روشن ہو جاتیں۔

(ترمذی شریف)

''سیدنا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب آپ گفتگو فرماتے تو آپ کے سامنے والے دانتوں سے نور نکلتا دکھائی دیتا۔

(مواہب لدنیہ جلد ۱ صفحہ نمبر ۲۷۰)

''اس قدر آپ کے دندان مبارک کی چمک دمک کی وجہ یہ تھی کہ حضور علیہ السلام

Marfat.com

مسواک کثرت کے ساتھ فرماتے پتہ چلا کہ صرف دانت صاف کرنے کے لیے ہی مسواک نہیں کی جاتی بلکہ مسواک کرنا اللہ کی رضا و خوشنودی کا باعث بھی ہے۔ ارشاد نبوی ہے دو رکعتیں جو مسواک کر کے پڑھی جائیں بے مسواک پڑھی جانے والی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو ہر نماز کے لیے مسواک کرنا لازم قرار دے دیتا۔

(مشکوۃ صفحہ نمبر ۳۶)

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور علیہ السلام دن یا رات کو جب بھی سو کر اُٹھتے تو ضرور مسواک فرماتے۔

(مشکوۃ صفحہ نمبر ۳۷)

نوٹ:

ہم نے اس کتاب کو حصول برکت کے لیے اکابرین علماء اہلسنت والجماعت کی اصل عبارتوں سے مزین کیا ہے۔

ماخذ و مراجع

(1) قرآن پاک

(2) کنز الایمان — الشاہ احمد رضا خان بریلوی

(3) تبیان القرآن — علامہ غلام رسول سعیدی

Marfat.com

(4)	صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری
(5)	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری
(6)	سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید ابن ماجہ
(7)	فتاوی رضویہ	الشاہ احمد رضا خان بریلوی
(8)	ختم نبوت	الشاہ احمد رضا خان بریلوی
(9)	مہر منیر	پیر مہر علی شاہ صاحب
(10)	فہم دین کورس	ڈاکٹر محمد اشرف آصف

تمت بالخیر

دعا

اے اللہ! میری یہ حقیر کوشش قبول فرما۔ قیامت کے دن مجھے، میرے والدین کو، میرے خاندان کو، میرے اساتذہ کرام کو، میرے دوست احباب کو، میرے شاگردوں کو اور تمام مسلمانوں کو اپنے حبیب مکرم ﷺ کے صدقے بخش دے۔

(آمین)

مفتی غلام جیلانی مجددسیفی
گلی نمبر 1، علم دین بلاک، معراج پارک، شرقپور شریف روڈ، بیگم کوٹ لاہور

Marfat.com

فضائل درود شریف

ابن ابی کعبؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول ﷺ اللہ میں آپ ﷺ کی ذات پر درود بھیجتا ہوں پس عبادت کے اوقات میں سے کتنا وقت آپ کے درود شریف پر وقف کروں تو سرکارِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس قدر تم خود چاہومیں نے عرض کیا چوتھا حصہ تو سرکار دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس قدر تم خود چاہو لیکن اگر اس سے زیادہ کرلو تو تمھارے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ کے درود کے لیے تمام وقت مقرر کرتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا اب تمہارے لیے دین ودنیا کے مقاصد حاصل ہونے لگیں گے اور تمہارے سارے گناہ معاف ہوجائیں گے۔ (ترمذی۔ مشکوۃ)

Marfat.com